قرآن مجید کا مطالعہ

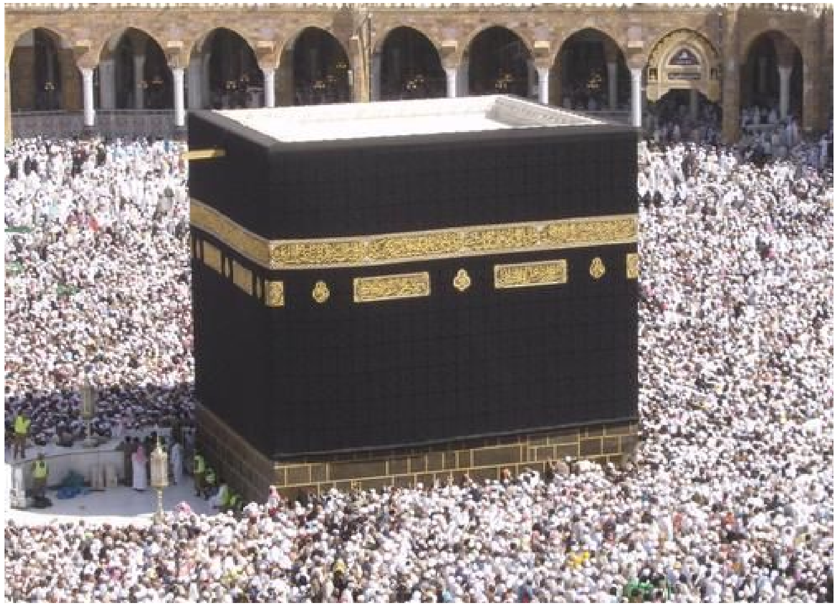

سورۃ آل عمران 3۔۔۔اہل کتاب عیسائیوں کے لیے دعوت، امت مسلمہ کا تزکیہ نفس اور جنگ احد میں مشکلات سے متعلق سوالات کا جواب

Muhammad Mubashir Nazir (MS Islamic Studies, MBA, FCCA, CIA, CISA, CRMA)
www.mubashirnazir.org & mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ آل عمران 3 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-9: کتاب الہی کا مطالعہ کرنے کا طریقہ کار
- آیات 10-32: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب عیسائی حضرات) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وارننگ۔۔۔اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 33-63: اہل کتاب عیسائی حضرات کی تاریخ اور ان میں فائنل وارننگ
  - ✓ تاریخ
  - ✓ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت
  - ✓ مباحلہ۔۔۔اپنے لیے ہلاکت کی دعا کی وارننگ
- آیات 64-99: عیسائی حضرات کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت
- آیات 100-189: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس۔۔۔تعمیر شخصیت
  - ✓ غلو اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ فرقہ پرستی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذمہ داریاں
  - ✓ جنگ احد سے متعلق مشکلات میں سوالات کے جوابات
  - ✓ اکنامکس اور سوشل اصلاح
- اختتام 190-200۔۔۔ایمان اور دعا

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ آل عمران 3: قرآن مجید کا مقصد

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ.	اللہ کے نام سے جو سراسر رحمت ہے کیونکہ اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
الم۔ (1)	یہ سورۃ 'الم (ALM)' ہے۔
اللَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ۔ (2)	اللہ تعالیٰ ہی ہے کہ اس رب کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور یہی اللہ زندہ اور سب کو قائم رکھنے والا ہے۔
نَزَّلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ مُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيْهِ وَأَنْزَلَ التَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ۔ (3) مِنْ قَبْلُ هُدًى لِلنَّاسِ وَأَنْزَلَ الْفُرْقَانَ ۗ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِ اللَّهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ ذُو انْتِقَامٍ۔ (4) إِنَّ اللَّهَ لَا يَخْفَىٰ عَلَيْهِ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَاءِ۔ (5)	(انسانوں کو امتحان میں ڈال کر وہ ان کی ہدایت سے بے پروا نہیں ہو سکتا تھا، لہٰذا) اس رب نے یہ کتاب (قرآن) آپ پر فائنل ہدایت کے ساتھ نازل کی ہے۔ یہ کتاب ان پہلے سے موجودہ شدہ پیش گوئیوں کی کنفرمیشن کے لیے ہے جو تورات و انجیل کو بھی اس سے پہلے اسی رب نے انسانوں کے لیے ہدایت بنا کر نازل کی تھی۔ فیصلہ کن نتیجہ کہ (نیکی و برائی کا فرق Proof Evidence about Right & Wrong) اسی رب نے نازل کیا ہے۔ جو لوگ (جانتے بوجھتے) اللہ تعالیٰ کی آیات کے منکر ہونا چاہیں تو ان کے لیے بڑا سخت عذاب ہے جبکہ اللہ تعالیٰ زبردست ہے چنانچہ وہ (انہی لوگوں کے جرائم کی بنیاد پر) انتقام لینے والا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ سے نہ زمین میں کوئی چیز چھپی ہوئی ہے، نہ آسمان میں۔

'الم' (ALM) کو اصطلاح میں حروف مقطعات کہتے ہیں یعنی یہ حروف کی شکل میں آتے ہیں جیسا کہ انگلش میں بھی ہوتے ہیں جس میں مختصر حروف میں پورا جملہ ہوتا ہے۔ آپ دیکھیے کہ یہ حروف مقطعات "الم" سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران میں آئی ہے اور اس کی وضاحت ساتھ ہی اگلی آیات (جملوں) میں موجود ہوتی ہے۔ آپ سورۃ البقرۃ اور سورۃ آل عمران کے شروع جملوں میں ہی اس کتاب "قرآن مجید" کا مقصد موجود ہے۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ نے فائنل ہدایت کے طور پر نازل کی گئی ہے تاکہ جو لوگ ہدایت میں دلچسپی رکھنا چاہیں کہ موجودہ زندگی میں درست طریقہ کار کیا ہے اور غلطیاں کیا ہیں؟ پھر اس موجودہ زندگی کا رزلٹ کیا ہوگا کہ جو انسان درست طریقہ کار اور نیکیوں پر عمل کریں گے تو وہ کامیاب ہوں گے جبکہ گناہ یعنی غلطیاں کرنے والوں کا نتیجہ کیا ہوگا؟

تورات، انجیل اور قرآن کا تقابلی مطالعہ

1. تورات۔۔۔ بائبل کی پانچویں کتاب ''استثناء'' 5th Book Deuteronomy (Old Testament)
2. زبور۔۔۔ بائبل میں زبور موجود ہے جس میں حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام نے خوبصورت دعائیں موجود ہیں۔
3. انجیل۔۔۔ بائبل کی کتابیں ''متی، مرقس، لوقا اور یوحنا'' میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لیکچرز۔ 40-43 (New Testament)
4. قرآن مجید۔۔۔ Final Testament

بائبل اللہ تعالی کی کتاب نہیں ہے بلکہ بنی اسرائیل کے انسان اسکالرز نے 55 کتابیں لکھی ہیں جس میں انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی سیرت اور تاریخ سے متعلق ہیں۔ بائبل کے اندر شریعت کے احکامات استثناء (Deuteronomy) میں تورات کی شریعت کے احکامات زیادہ تر موجود ہیں۔ اس کے ساتھ پھر دیگر کتابوں میں بھی تورات کے احکامات ضمنی طور پر مل جاتے ہیں۔ زبور میں حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت ہے لیکن اس میں خاص طور پر اللہ تعالی سے دعائیں عرض کی گئی ہیں جو اللہ تعالی کی کتاب زبور ہے۔ اسی طرح حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت پر چار کتابیں متی، مرقس، لوقا اور یوحنا موجود ہیں جو انسانی کتاب ہے۔
اس میں جہاں جہاں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لیکچرز ہیں تو وہ اللہ تعالی کے ارشادات ہیں جنہیں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے انجیل کو سمجھاتے رہے ہیں۔ اللہ تعالی نے آخری کتاب قرآن مجید میں ایمان، اخلاقیات اور شریعت میں واضح کر دیا ہے اور اسے ''الفرقان (Final Testament)'' فرمادیا ہے۔ اب بائبل کی کسی بھی کتاب میں جو جملہ قرآن مجید کے ساتھ میچ ہو رہا ہے تو وہ اللہ تعالی کے احکامات ہیں لیکن جو جملہ بھی قرآن مجید کے ساتھ میچ نہیں ہو رہا ہے تو پھر وہ اللہ تعالی کے احکامات نہیں ہیں بلکہ انسانوں نے خود لکھا ہے۔ ہم اس طرح تقابلی مطالعہ (Comparative Studies) کر سکتے ہیں۔

تفاسیر اور ترجمہ کا تقابلی مطالعہ: (1) تفسیر البیان۔ (2) تفسیر تفہیم القرآن۔ (3) تدبر القرآن۔ (4) ضیاء القرآن۔ (5) معارف القرآن۔ (6) تفسیر المیزان۔ (7) The Message of Quran

سورۃ آل عمران 3: قرآن مجید کا مقصد

هُوَ الَّذِي يُصَوِّرُكُمْ فِي الْأَرْحَامِ كَيْفَ يَشَاءُ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.(6)	وہی اللہ تعالی ہی ہے جو ماؤں کے پیٹ میں آپ کی صورتیں، جس طرح چاہتا ہے، بنا دیتا ہے اور اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں ہے۔ وہی رب زبردست اور بڑی حکمت (Wisdom) کا مالک ہے۔

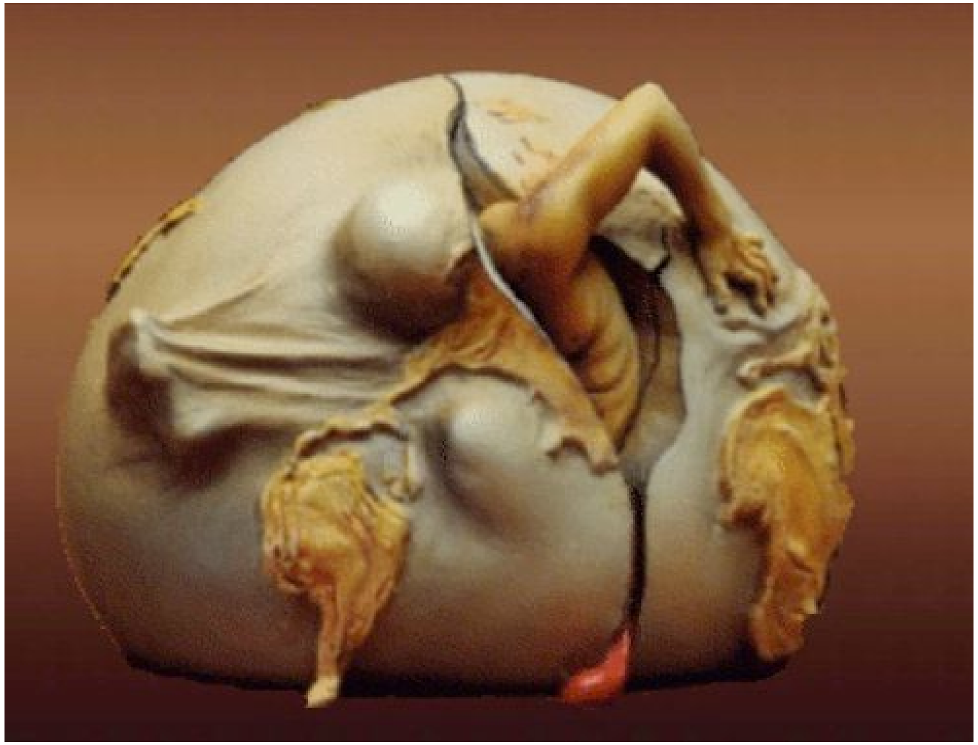

سورۃ آل عمران 3: کتاب الہٰی کا مطالعہ کرنے کا طریقہ کار

هُوَ الَّذِي أَنْزَلَ عَلَيْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ آيَاتٌ مُحْكَمَاتٌ هُنَّ أُمُّ الْكِتَابِ وَأُخَرُ مُتَشَابِهَاتٌ ۖ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ ۗ وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلَّا اللَّهُ ۗ وَالرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ يَقُولُونَ آمَنَّا بِهِ كُلٌّ مِنْ عِنْدِ رَبِّنَا ۗ وَمَا يَذَّكَّرُ إِلَّا أُولُو الْأَلْبَابِ. (7)	وہی اللہ تعالی ہے جس نے آپ پر یہ کتاب نازل کی ہے جس میں انتہائی واضح آیات (Clear Evidence) موجود ہیں جو اس کتاب کی اصل بنیاد ہیں۔ ہاں چند دوسری متشابہات (Items & Material in the Hereafter) بھی موجود ہیں۔ • جن کے دل ٹیڑھے ہوئے ہیں، وہ اس میں سے ہمیشہ متشابہات کے درپے ہوتے ہیں تاکہ وہ فتنہ (Confusion) پیدا کریں حالانکہ وہ اس کی حقیقت معلوم کرنا بھی چاہیں لیکن ان کی حقیقت اللہ تعالی کے سوا کوئی اور نہیں جانتا ہے۔ • اس کے بر خلاف جو لوگ اس علم میں کھلا ذہن رکھتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے ہیں کہ یہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح وہی سمجھتے ہیں جنہیں اللہ تعالی نے عقل عطا فرمائی ہے۔

اللہ تعالی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ ایمان، اعلی اخلاقیات اور شریعت سے متعلق جو دینی احکامات فرمائے ہیں تو آپ انہیں تک فوکس کر دیجیے کہ یہ کھلی اور واضح آیات ہیں اور ان میں کوئی کنفیوژن نہیں ہوتی ہے۔ ہاں! یہ ضرور ہے کہ جو آخرت میں جنت اور جہنم کی وضاحت موجود نہیں ہے، جس کی وجہ سے یہ متشابہات (Similar but not Clear) آیات بھی موجود ہیں، اس لیے آپ اس میں کنفیوژن میں نہ رہیے۔ عربی زبان میں متشابہ لفظ سے مراد یہ ہوتی ہے جو ملتی جلتی ہو۔ آخرت میں جو کچھ اشیاء سامنے آئیں گی تو انسان ابھی نہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ ابھی اسے دیکھا اور تجربہ نہیں کر سکے ہیں۔ اس لیے کنفیوژن آسکتی ہے تو اس لیے آپ ان کنفیوژن میں غور نہ کیا کریں۔

اس کی مثال یہ دیکھیے کہ اگر آپ کسی 1000 سال پرانے انسان سے ملاقات ہو اور وہ آپ سے پوچھیں کہ آپ کے پاس کیسی اشیاء ہیں؟ اب آپ انہیں ماڈرن اشیاء جیسے کمپیوٹر، موبائل، انٹرنیٹ، ٹرین، ہوائی جہاز وغیرہ الفاظ کہیں تو اس پرانے انسان کو کیا معلوم ہو گا کہ یہ کیا چیز ہے؟ چنانچہ وہ اس میں کنفیوژن میں رہیں گے اور واضح نہیں ہو گا کیونکہ جب وہ زندہ تھے تو اس وقت یہ اشیاء ہی نہیں تھیں جس میں تجربہ کر کے سمجھ لیتے۔ اگر مجبوراً انہیں سمجھانا بھی پڑے تو انہیں 1000 سال پرانی اشیاء کی مثال سے ہی آپ سمجھا سکتے ہیں۔ مثلاً آپ انہیں بتا سکتے ہیں کہ ہمارے پاس ایسی روشنی ہے جس سے ہم چند لمحوں میں کئی ممالک تک بات کر لیتے ہیں۔ ایسے ہی ہماری ایسی سواری ہے کہ ہم ایک دن میں کئی ممالک سے آگے چلے جاتے ہیں۔ اب وہ پرانا انسان ہمیں اس روشنی اور سواری کی بحث کرنا شروع کرے تو احمقانہ حرکت ہو گی۔ اللہ تعالی نے مستقبل کی اشیاء کو موجودہ زندگی کی اشیاء کی مثالوں سے بتا دیا ہے جیسے جنت میں باغ اور نہروں کا ذکر ہے اور جہنم میں آگ کی سزا ہو گی۔ اس میں بہت سی احمقانہ بحثیں پرانے لوگوں نے کیں کہ درخت اور پھل کیسے ہوں گے اور اس کی کیمسٹری کیسی ہو گی؟ وغیرہ۔ اس لیے قرآن مجید میں آخرت کی اشیاء پر بحث نہیں کرنی چاہیے۔

سورۃ آل عمران 3: کتاب الٰہی کا مطالعہ کرنے کا طریقہ کار

رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا وَهَبْ لَنَا مِنْ لَدُنْكَ رَحْمَةً ۚ إِنَّكَ أَنْتَ الْوَهَّابُ. (8)	(معقول لوگ درخواست کرتے ہیں:) ہمارے رب! آپ نے ہمیں ہدایت بخشی ہے تو اس کے بعد اب آپ ہمارے ذہن کنفیوژن میں نہ رکھیے گا اور ہمیں اپنے پاس سے رحمت عطا فرما دیجیے جبکہ یقیناً آپ ہی عطا فرمانے والے ہیں۔
رَبَّنَا إِنَّكَ جَامِعُ النَّاسِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيعَادَ. (9)	اے رب! آپ یقیناً سب لوگوں کو ایک ایسے دن کے لیے جمع کر کے رہیں گے جس کے آنے میں کوئی کنفیوژن نہیں ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ اللہ تعالی اپنے وعدوں کی خلاف ورزی کبھی نہیں کرتا ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ هُمْ وَقُودُ النَّارِ. (10)	اس کتاب کے منکروں کو اللہ تعالی کے حضور میں ان کا مال اور ان کی اولاد کچھ بھی فائدہ نہیں دے سکیں گے۔ یہی وہ لوگ ہیں جو جہنم کا ایندھن بنیں گے۔
كَدَأْبِ آلِ فِرْعَوْنَ وَالَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۚ كَذَّبُوا بِآيَاتِنَا فَأَخَذَهُمُ اللَّهُ بِذُنُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ شَدِيدُ الْعِقَابِ. (11)	ان کا معاملہ بھی وہی ہے جیسے فرعون کی پارٹی اور ان سے پہلے کے لوگوں کا تھا۔ انہوں نے ہماری آیات کو جھٹلا دیا تو اللہ تعالی نے ان کے گناہوں کی پاداش میں انہیں پکڑ لیا تھا۔ چنانچہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی انہیں سخت سزا دینے والا ہے۔

اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ معقول لوگ مستقبل کی اشیاء پر بحثیں نہیں کرتے ہیں بلکہ وہ اسے اللہ تعالی کی عنایت پر شکر ادا کرتے ہیں۔ قرآن مجید کا مطالعہ کرتے ہوئے بالکل لاجیکل طریقے سے اپنا فوکس اس پر کرتے ہیں کہ آپ ایمان لائیں اور آخرت میں یقین رکھیں کہ ہماری موجودہ زندگی کا فائنل ریزلٹ ہمیں ملے گا۔ اس لیے موجودہ زندگی میں اعلی اخلاق قائم رکھیں اور شریعت پر عمل کرتے رہیں اور ساتھ ہی برائیوں سے بچیں۔ یہی فوکس ہمیں موجودہ زندگی سے متعلق رہنا چاہیے اور قرآن مجید کی اکثر آیات کا اسی سے تعلق ہے۔ ابھی آپ لاجیکل سوچ سکتے ہیں کہ موجودہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ اس موجودہ زندگی میں ہمیں مکمل فائدہ نہیں ملتا ہے جبکہ مجرم، ڈاکو، دہشت گرد اور کرپشن کرنے والے لوگوں پر صحیح طرح مکمل سزا بھی نہیں ملتی ہے بلکہ وہ کنفیوژن کر کے بچ جاتے ہیں۔ اس لیے اللہ تعالی کو چاہیے کہ وہ ان مجرموں کو سزا دے۔ اس کا جواب اللہ تعالی نے بتا دیا ہے کہ آخرت ہوں گی جس میں جزا و سزا ہمیشہ کے لیے ہو گی۔

سورۃ آل عمران 3 کا موضوع (Topic)

- ❑ آیات 1-9: کتاب الٰہی کا مطالعہ کرنے کا طریقہ کار
- ❑ آیات 10-32: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب عیسائی حضرات) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وارننگ۔۔۔اس میں جزا و سزا کا قانون
- ❑ آیات 33-63: اہل کتاب عیسائی حضرات کی تاریخ اور ان میں فائنل وارننگ
  - ✓ تاریخ
  - ✓ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت
  - ✓ مباحلہ۔۔۔اپنے لیے ہلاکت کی دعا کی وارننگ
- ❑ آیات 64-99: عیسائی حضرات کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت
- ❑ آیات 100-189: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس
  - ✓ غلو اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ فرقہ پرستی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذمہ داریاں
  - ✓ جنگ احد سے متعلق مشکلات میں سوالات کے جوابات
  - ✓ اکنامکس اور سوشل اصلاح
- ❑ اختتام 190-200۔۔۔ایمان اور دعا

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ آل عمران 3: عہد رسالت میں ایک خاص عرب قوم کے لیے اسی زندگی میں جزا و سزا کا اعلان

قُلْ لِلَّذِينَ كَفَرُوا سَتُغْلَبُونَ وَتُحْشَرُونَ إِلَىٰ جَهَنَّمَ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ.(12)	(اے رسول!) آپ ان منکرین سے اعلان کر دیجیے کہ عنقریب تم بھی (اسی طرح) مغلوب ہو جاؤ گے اور (اس کے بعد) جہنم کی طرف پھینکے جاؤ گے تو پھر وہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے؟
قَدْ كَانَ لَكُمْ آيَةٌ فِي فِئَتَيْنِ الْتَقَتَا ۖ فِئَةٌ تُقَاتِلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَأُخْرَىٰ كَافِرَةٌ يَرَوْنَهُمْ مِثْلَيْهِمْ رَأْيَ الْعَيْنِ ۚ وَاللَّهُ يُؤَيِّدُ بِنَصْرِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِأُولِي الْأَبْصَارِ.(13)	(تمہیں اگر ہماری اس سزا کی وارننگ میں کوئی کنفیوژن ہے تو پھر دیکھ لو کہ) جن دو گروہوں میں جنگ (بدر) ہوئی، ان کی شکل میں تمہارے لیے ایک بڑا ثبوت (Evidence) موجود ہے۔ اہل ایمان کا ایک لشکر اللہ تعالی کی راہ میں جہاد کر رہا تھا جبکہ دوسرا کافر لشکر شیطان کی راہ میں جنگ کر رہا تھا۔ وہ (بدر کے میدان میں) ماننے والوں کو کھلم کھلا اپنے سے دوگنا سمجھ رہے تھے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی جسے (مخلص انسان کو) چاہتا ہے، اپنی تائید سے مدد فرماتا ہے۔ اس میں ان کے لیے یقیناً بڑی بصیرت ہے جو آنکھوں والے ہوں۔

اللہ تعالی نے انسان کی اپنی زندگی کا فائنل رزلٹ، تاریخی ثبوت کے ساتھ اپنی کتاب میں اتنا واضح کر دیا ہے کہ اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ تورات، زبور، انجیل اور قرآن مجید میں یہی بتایا گیا ہے کہ موجودہ زندگی صرف امتحان کے لیے ہے اور آپ کی پرفارمنس کے لحاظ سے جنت یا جہنم میں پہنچنا ہے۔ اس کے لیے اللہ تعالی نے موجودہ زندگی میں ثبوت یہ دیا ہے کہ اپنے رسولوں کے ذریعے چند منتخب اقوام کو لیبارٹری کی طرح جزا یا سزا دی گئی ہے۔ آخری رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے جنگ بدر میں جزا اور سزا کو پریکٹیکل کر کے دکھا دیا ہے کہ اہل ایمان کو فتح اور مجرم لیڈرز کو موت کی سزا دے دی ہے۔ تمام تاریخی کتابوں میں آپ پڑھ سکتے ہیں کہ مشرکین کی فوج میں 1000 فوجی تھے جبکہ اہل ایمان میں صرف 313 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے۔ اتنی چھوٹی فوج ان منکرین سے مقابلہ کر ہی نہیں سکتے ہیں لیکن اللہ تعالی نے مدد کی اور اہل ایمان میں صرف 14 صحابہ شہید ہوئے جبکہ منکرین کے تمام بڑے 70 کمانڈرز قتل ہوئے۔ اس کے بعد باقی منکرین بھاگنے لگے تو ان میں سے 70 فوجی قیدی بنے۔

اس کے بعد کفار نے کئی مرتبہ مدینہ منورہ پر حملے کی کوشش کی لیکن ہمیشہ شکست حاصل ہوئی۔ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مکہ مکرمہ کو فتح کرنے کے بعد تمام عرب ممالک جو موجودہ سعودی عرب، امارات، قطر، کویت اور یمن فتح ہو گئے۔ اس کے بعد اس زمانے کی 2 سپر پاورز رومن ایمپائر اور ایرانی سلطنت کے بادشاہوں کو شکست دی اور مذہبی جبر کا خاتمہ کر کے عوام کو مکمل آزاد کر دیا تا کہ وہ چاہیں تو ایمان لائیں یا نہ لائیں۔ یہ ثبوت کافی ہے کہ ایسا ہی رزلٹ ہر انسان کو موجودہ زندگی کی پرفارمنس میں ملنا ہی ہے۔ یہ تاریخ آپ غیر مسلم اسکالرز کی کتابوں میں پڑھ سکتے ہیں کہ ایسا ہی ہوا ہے اور اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں ہے۔

جنگ بدر

https://mubashirnazir.org/2022/11/25/%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d8%a7%d9%88%d8%b1-%d8%a8%d8%a7%d8%a6%d8%a8%d9%84-%da%a9%db%92-%d8%af%db%8c%d8%b3-%d9%85%db%8c%da%ba-2/

https://youtu.be/_yqu11DsAlg

https://www.google.com/maps/place/Battle+Of+Badr/@23.7740182,38.7923264,2121m/data=!3m1!1e3!4m6!3m5!1s0x15bed7574f4c8c07:0x994d3e179edc2d64!8m2!3d23.7744113!4d38.7940161!16s%2Fg%2F11fmlwrpqq?entry=ttu&g_ep=EgoyMDI1MDQwNy4wIKXMDSoASAFQAw%3D%3D

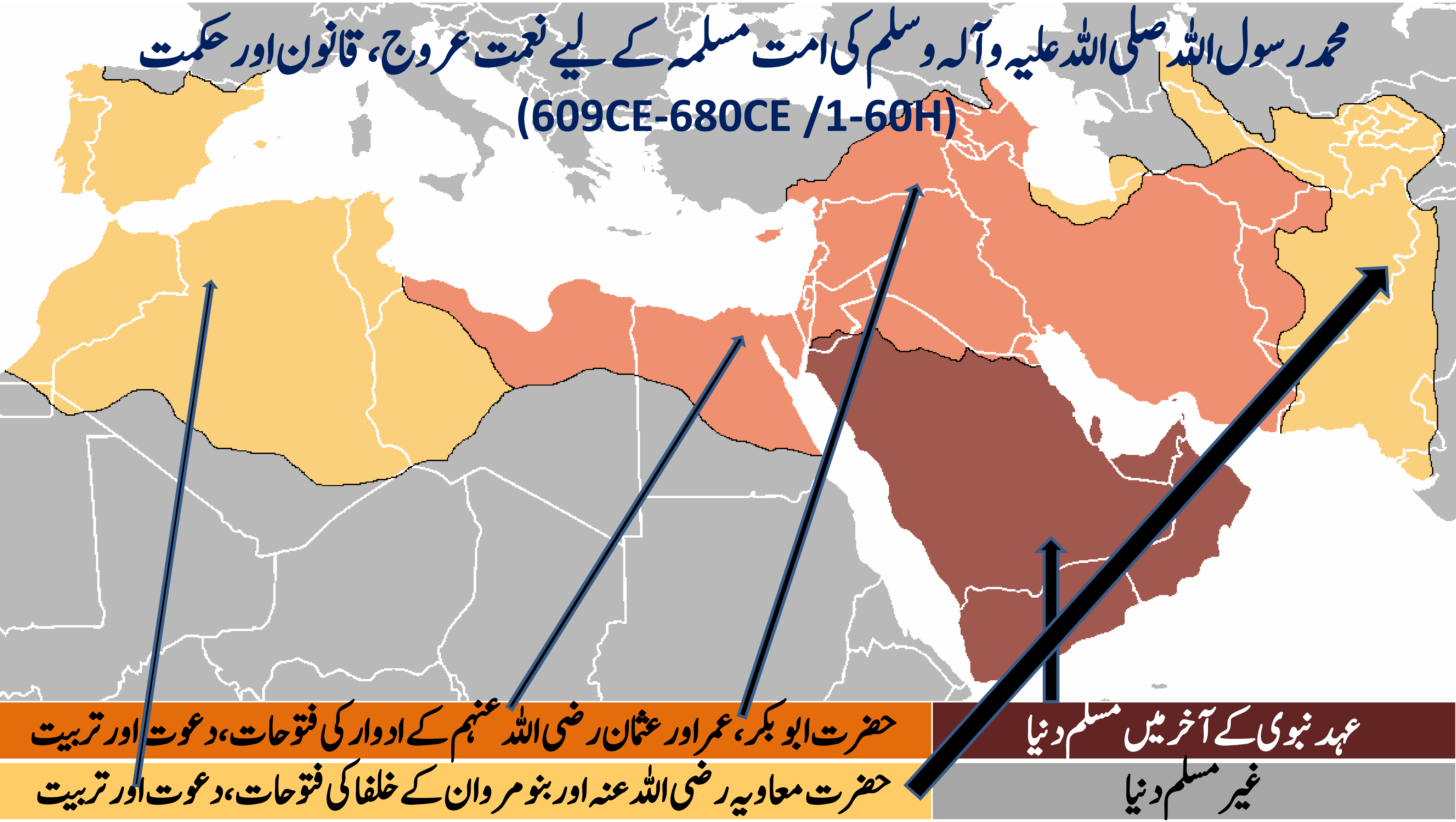
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مسلمہ کے لیے نعمت عروج، قانون اور حکمت
(609CE-680CE /1-60H)
عہد نبوی کے آخر میں مسلم دنیا
حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار کی فتوحات، دعوت اور تربیت
غیر مسلم دنیا
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنو مروان کے خلفا کی فتوحات، دعوت اور تربیت

سورۃ آل عمران 3: دنیا پرستی (Materialism) اور تزکیہ نفس

زُيِّنَ لِلنَّاسِ حُبُّ الشَّهَوَاتِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْبَنِينَ وَالْقَنَاطِيرِ الْمُقَنْطَرَةِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَالْخَيْلِ الْمُسَوَّمَةِ وَالْأَنْعَامِ وَالْحَرْثِ ۗ ذَٰلِكَ مَتَاعُ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الْمَآبِ. (14)	(جو اس نتیجے میں لاجیکل غور نہیں کرتے ہیں تو) ان لوگوں کے لیے دنیا کے مرغوبات جیسے خواتین، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، نشان زدہ گھوڑے (ماڈرن لائف میں کاریں)، جانور اور کھیت (مسلسل آمدنی) کی محبت بہت لبھانے کی چیز بنا دی گئی ہے۔ یہ سب دنیا کی زندگی کا سروسامان ہے جبکہ شاندار ٹھکانا تو صرف اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے۔
قُلْ أَؤُنَبِّئُكُمْ بِخَيْرٍ مِنْ ذَٰلِكُمْ ۚ لِلَّذِينَ اتَّقَوْا عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَأَزْوَاجٌ مُطَهَّرَةٌ وَرِضْوَانٌ مِنَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ. (15)	ان سے فرما دیجیے کہ میں آپ کو بتا دوں کہ اس سے بہتر کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ سے وارننگ کرنے والوں کے لیے ان کے رب کے ہاں باغ ہیں، جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی، وہ لوگ اس میں ہمیشہ رہیں گے اور پاکیزہ فیملی ملے گی جبکہ سب سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی ہو گی۔ اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں کو دیکھ رہا ہے۔
الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (16)	یہ جو دعائیں کرتے ہیں کہ اے رب! ہم ایمان لائے ہیں چنانچہ آپ ہمارے گناہ بخش دیجیے اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیجیے۔
الصَّابِرِينَ وَالصَّادِقِينَ وَالْقَانِتِينَ وَالْمُنْفِقِينَ وَالْمُسْتَغْفِرِينَ بِالْأَسْحَارِ. (17)	یہ صبر کرنے والے، سچے، فرمانبردار، اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے اور رات کے آخری منٹس میں اٹھ کر اپنے گناہوں کی مغفرت چاہنے والے لوگ ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے موجودہ زندگی کی اچھی اشیاء جیسے خواتین، اولاد، سونے چاندی کے ڈھیر، نشان زدہ گھوڑے جانور اور کھیت کی مثالیں عنایت فرمائیں کہ قرآن مجید جب 609-632CE میں نازل ہو رہا تھا تو یہ سب سے بڑی ایٹریکشن موجود تھی۔ انہی مثالوں کو ہم موجودہ زندگی کی ایٹریکیشن جیسے آج کل کی بہت بڑی مہنگی گاڑیاں، موجودہ زمانے میں بڑی کمپنیاں اور ان کی پروڈکشن پرافٹ کو دیکھ سکتے ہیں۔ ان تمام اشیاء کا رزلٹ بتا دیا ہے کہ یہ سب ایٹرکشن جائز ہے لیکن بس چند سال کے لیے انجوائے منٹ کے لیے موجود ہے لیکن لامحدود زندگی نہیں ہے۔ کچھ ہی عرصے بعد ہماری زندگی ختم ہو جاتی ہے اور ساری ایٹریکشن ختم ہو جاتی ہے۔ اب ہم کیا کریں؟

سورۃ آل عمران 3: دنیا پرستی (Materialism) اور تزکیہ نفس + اہل کتاب کے لیے دعوت

شَهِدَ اللَّهُ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ وَالْمَلَائِكَةُ وَأُولُو الْعِلْمِ قَائِمًا بِالْقِسْطِ ۚ لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ.(18)	اللہ تعالی،اس کے فرشتوں،اورسب لاجیکل اہل علم نے کنفرم کر لیا ہے کہ اس اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے۔ وہ انصاف قائم کرنے والا ہے، اس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور وہ زبردست اور بڑی وزڈم کامالک ہے۔
إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ ۗ وَمَا اخْتَلَفَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ بَغْيًا بَيْنَهُمْ ۗ وَمَنْ يَكْفُرْ بِآيَاتِ اللَّهِ فَإِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ.(19)	اللہ تعالی کے نزدیک دین صرف اسلام ہے، (اس لیے کہ وہی اللہ تعالی کواِس طرح ماننے کی دعوت دے رہا ہے۔) جنہیں کتاب دی گئی تھی، انہوں نے تو(اللہ تعالی کی طرف سے) اس حقیقت کا علم تو ان کے پاس آجانے کے بعد محض آپس کے ضد کی وجہ سے اختلاف کر رہے ہیں۔ اللہ تعالی کی آیات کے پھر جو لوگ اس طرح منکر ہوں تو پھر یاد رکھیے کہ اللہ تعالی بہت جلد (آپ کی پرفارمنس کی) کیلکولیشن کرنے والا ہے۔
فَإِنْ حَاجُّوكَ فَقُلْ أَسْلَمْتُ وَجْهِيَ لِلَّهِ وَمَنِ اتَّبَعَنِ ۗ وَقُلْ لِلَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْأُمِّيِّينَ أَأَسْلَمْتُمْ ۚ فَإِنْ أَسْلَمُوا فَقَدِ اهْتَدَوْا ۖ وَإِنْ تَوَلَّوْا فَإِنَّمَا عَلَيْكَ الْبَلَاغُ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِالْعِبَادِ.(20)	(اے رسول!) وہ لوگ اگر آپ سے بحث کریں تو آپ فرما دیجیے گا کہ میں نے اور میرے پیروکاروں نے تو اپنے آپ کو اللہ تعالی کے حوالے سرنڈر کر دیا ہے۔ اہل کتاب اور ان ان پڑھ لوگوں سے پوچھ لیجیے کہ کیا آپ بھی اسی طرح اپنے آپ کو اللہ کے حوالے سرنڈر کرتے ہیں؟ پھر اگر کریں تو راستہ پا گئے لیکن اگر منہ موڑیں تو آپ پر صرف یہ پیغام پہنچانے کی ذمہ داری ہے۔ اپنے بندوں کو تو اللہ تعالی خود دیکھنے والا ہے۔

یہاں سے کنفرم ہو گیا کہ اللہ تعالی نے اپنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی ذمہ داری صرف یہ تھی کہ وہ اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیں اور بس۔ جب نبوت ختم ہو گئی تو پھر اہل علم پر یہی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن مجید کے ذریعے لوگوں تک اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیں۔ اس میں کبھی دکھ نہیں ہونا چاہیے کہ فلاں دوست ہدایت کو نہیں مان رہے یا سن رہے ہیں۔ ہر انسان کی نیت درست ہے تو وہ نیکی طرف آجاتے ہیں اور جو نیکی اختیار نہیں کرتے ہیں تو ہمیں اس پر غور نہیں کرنا چاہیے۔ وہ شخص جانے اور اللہ تعالی۔ ہماری ذمہ داری ختم ہو گئی ہے۔

سورۃ آل عمران 3: اسلام اور اہل کتاب کا رویہ

إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ۔ (21)	رہے یہ لوگ جو اللہ تعالی کی آیات کا انکار کرتے رہے ہیں اور اس رب کے انبیاء کرام کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں، پھر اللہ تعالی کے انصاف پر قائم رہنے کی دعوت کرنے والے لوگوں کو بھی قتل کرتے رہے ہیں تو انہیں ایک دردناک عذاب کی خوشخبری سنا دیجیے۔
أُولَٰئِكَ الَّذِينَ حَبِطَتْ أَعْمَالُهُمْ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ۔ (22)	یہی لوگ ہیں کہ جن کے اعمال دنیا اور آخرت، دونوں میں ضائع ہو گئے اور اب ان کا کوئی مددگار نہیں ہو سکے گا۔
أَلَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيبًا مِنَ الْكِتَابِ يُدْعَوْنَ إِلَىٰ كِتَابِ اللَّهِ لِيَحْكُمَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ يَتَوَلَّىٰ فَرِيقٌ مِنْهُمْ وَهُمْ مُعْرِضُونَ۔ (23)	آپ نے انہیں نہیں دیکھا جو کتاب سے فائدہ نہ لے سکے تو انہیں اللہ تعالی کی کتاب ہی کی طرف دعوت دے رہے ہیں تاکہ ان کے (اختلافات کا) فیصلہ ہو جائے۔ پھر آپ دیکھیے کہ انہی میں سے ایک گروپ اس سے منہ پھیر لیتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہی لوگ جان چھڑا رہے ہیں۔
ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلَّا أَيَّامًا مَعْدُودَاتٍ ۖ وَغَرَّهُمْ فِي دِينِهِمْ مَا كَانُوا يَفْتَرُونَ۔ (24)	ان کے اس رویے کی وجہ یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں: "جہنم کی آگ ہمیں ہرگز نہ چھو سکتی ہے۔ ہاں، گنتی کے چند دنوں کی تکلیف، البتہ ہو سکتی ہے۔" اس طرح یہ (جعلی عقائد) وہ گھڑتے رہے ہیں، اسی رویے نے اپنے دین کے معاملے میں انہیں دھوکے میں ڈال دیا ہے۔
فَكَيْفَ إِذَا جَمَعْنَاهُمْ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيهِ وَوُفِّيَتْ كُلُّ نَفْسٍ مَا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ۔ (25)	لیکن اس وقت کیا ہو گا جب انہیں ہم ایک ایسے دن کی عدالت کے لیے اکٹھا کریں گے جس کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔ اس میں ہر شخص کی پرفارمنس کا رزلٹ اسے پورا دے دیا جائے گا اور لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کیا جائے گا۔

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کا زوال اور مغلوبیت کی سزا

قُلِ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَاءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَاءُ ۖ بِيَدِكَ الْخَيْرُ ۖ إِنَّكَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (26)	(اے رسول!) آپ دعا کیجیے: اے اللہ! حکومت کے مالک، آپ جسے چاہیں، حکومت دے دیجیے اور جسے چاہیں، اس سے حکومت چھین لیجیے۔ جسے چاہیں، آپ عزت عطا فرما دیجیے اور جسے چاہیں، ذلیل کر دیجیے۔ تمام خیر آپ ہی کی اختیار میں ہے۔ بے شک آپ ہر معاملے پر طاقت رکھتے ہیں۔
تُولِجُ اللَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَتُولِجُ النَّهَارَ فِي اللَّيْلِ ۖ وَتُخْرِجُ الْحَيَّ مِنَ الْمَيِّتِ وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنَ الْحَيِّ ۖ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (27)	آپ تو رات کو دن میں اور دن کو رات میں نکالتے ہوئے لے آتے ہیں اور آپ ہی مردے کو زندہ اور زندہ کو مردہ بنا دیتے ہیں۔ آپ جسے چاہتے ہیں تو بے حساب رزق عطا فرماتے ہیں۔
لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُونَ الْكَافِرِينَ أَوْلِيَاءَ مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ ۖ وَمَنْ يَفْعَلْ ذَٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللَّهِ فِي شَيْءٍ إِلَّا أَنْ تَتَّقُوا مِنْهُمْ تُقَاةً ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَإِلَى اللَّهِ الْمَصِيرُ. (28)	اب آپ اہل ایمان کو چھوڑ کر ان منکرین کو اپنا دوست نہ بنایئے گا کیونکہ جو کچھ یہ کریں گے تو اللہ تعالیٰ سے ان کو کوئی تعلق نہیں ہو گا۔ چنانچہ آپ ان سے بچیں، جیسا کہ بچنے کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے آپ سے وارننگ اس لیے کر رہا ہے کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔
قُلْ إِنْ تُخْفُوا مَا فِي صُدُورِكُمْ أَوْ تُبْدُوهُ يَعْلَمْهُ اللَّهُ ۗ وَيَعْلَمُ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (29)	(اے رسول!) آپ ان سے فرما دیجیے کہ جو کچھ آپ کے دلوں میں ہے، آپ اسے چھپائیں یا ظاہر کریں، اللہ تعالیٰ تو اسے جانتا ہے کیونکہ زمین و آسمان میں جو کچھ ہے، وہ رب اسے بھی جانتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ ہر معاملے پر طاقت رکھتا ہے۔

مذہبی لیڈرز نے بہت سے جعلی عقائد اور جعلی احکامات ایجاد کرتے رہے تاکہ لوگوں کو دین کے نام پر اپنا غلام بنا دیں۔ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کو سمجھا دیا کہ مذہبی لیڈرز سے بچ کر رہیں اور قرآن مجید کے ذریعے ہی دین پر غور کیا کریں۔

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کا زوال اور مغلوبیت کی سزا اور فائنل وارننگ

يَوْمَ تَجِدُ كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ مِنْ خَيْرٍ مُّحْضَرًا وَمَا عَمِلَتْ مِن سُوءٍ تَوَدُّ لَوْ أَنَّ بَيْنَهَا وَبَيْنَهُ أَمَدًا بَعِيدًا ۗ وَيُحَذِّرُكُمُ اللَّهُ نَفْسَهُ ۗ وَاللَّهُ رَءُوفٌ بِالْعِبَادِ. (30)	جس دن ہر انسان اپنی نیکی اور جو برائی کی ہو گی تو اسے دیکھے گا تو اس دن وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس دن کی عدالت سے پہلے مجھے ایک لمبے ٹائم کی مہلت مل جاتی۔ اللہ تعالی آپ کو اپنے آپ سے وارننگ کرتا ہے جبکہ اللہ تعالی اپنے بندوں کے لیے بڑا مہربان ہے (کہ وہ توبہ بھی قبول کر لیتا ہے۔)
قُلْ إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. (31)	(اے رسول! اہل کتاب) سے فرما دیجیے کہ اگر آپ اللہ تعالی سے محبت کرتے ہیں تو میری پیروی کیجیے تاکہ اللہ تعالی آپ سے محبت کرے گا اور آپ کے گناہوں کو بخش دے گا۔ اللہ تعالی بخشنے والا ہے اور اس رب کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ ۖ فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ لَا يُحِبُّ الْكَافِرِينَ. (32)	کہہ دیجیے کہ اللہ تعالی اور اس کے رسول کی اطاعت کیجیے۔ لیکن اس کے بعد اگر یہ اپنا منہ موڑ لیں تو (انہیں بتا دیجیے کہ) اس طرح کے منکروں کو اللہ تعالی پسند نہیں کرتا۔

پہلے ہر قوم میں انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام ہی اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دیتے تھے کہ دین کیا ہے؟ اللہ تعالی نے حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام (2000BC) کے بعد یہ تبدیلی کی کہ ان کی امت مسلمہ کے اسکالرز کو ذمہ داری دی کہ وہ دیگر تمام اقوام تک اللہ تعالی کے دین کی دعوت پہنچا دیا کریں اور اس امت کو جزا و سزا کا سیمپل بن کر رہے ہیں۔ اس کے لیے آپ کے بیٹے حضرت اسحاق علیہ الصلوۃ والسلام کی امت بنی اسرائیل پر ذمہ داری تھی کہ فلسطین، ترکی، عراق، ایران اور افریقہ میں اللہ تعالی کا دعوت پہنچائیں۔ اسی طرح دوسرے بیٹے حضرت اسماعیل علیہ الصلوۃ والسلام کی ذمہ داری عرب ممالک میں دعوت کا سلسلہ جاری رہا۔ ان کے ساتھ معاہدہ یہ تھا کہ وہ اللہ تعالی پر ایمان، اخلاقیات اور شریعت پر عمل کریں تاکہ دیگر اقوام کو اللہ تعالی کے احکامات سامنے آ جائیں۔ اس پر پریکٹیکل نتیجہ بھی دکھا دیا کہ اگر بنی اسرائیل کے لیڈرز نیکی کریں گے تو موجودہ زندگی میں ہی انہیں اجر ملے گا کہ وہ سپر پاورز بن جائیں گے۔ لیکن اگر شرک، غیر اخلاقی حرکتیں اور شریعت کے خلاف عمل کریں گے تو پھر موجودہ زندگی میں سزائیں بھی ملیں گی کہ وہ سپر پاور بننے کی بجائے مغلوب ہوں گے۔

اس کا رزلٹ ہے کہ جب بنی اسرائیل نے صحیح کام کیا تو اجر یہ ملا کہ وہ دنیا کے بڑی سپر پاور (1000-930BC) بن گئے لیکن جب شرک، غیر اخلاقی حرکتیں اور فرقہ واریت کی تو پھر ان پر مغلوبیت کی سزا نافذ ہوئی کہ وہ عراق کے غلام بن گئے۔ جب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو شہید کرنے کی کوشش کی تو پھر ان پر قیامت تک کی مغلوبیت (70CE-Today) کی سزا گئی کہ وہ یورپ کے غلام بن کر رہ رہے ہیں۔ قرآن مجید کے نزول کے وقت مسلمان لیڈرز کو یہی ذمہ داری دی کہ وہ دیگر اقوام میں دعوت پہنچائیں۔ شروع میں صحیح عمل کیا تو وہ دنیا کی سپر پاور (630-1258CE) رہے لیکن جب انہوں نے قرآن مجید کو چھوڑ کر توہم پرستی اور فرقہ واریت میں رہے تو پھر وہی مغلوبیت کی سزا دی (1258CE-Today) جو آج تک جاری ہے کہ ہم یورپ اور امریکہ کے غلام بن کر رہے ہیں۔ ابھی ہم دیکھتے ہیں کہ اسرائیل اور مسلم ممالک کے لیڈرز مسلسل امریکہ کے غلام بن کر رہ رہے ہیں۔ یہی ثبوت کافی ہے کہ جزا یا سزا کا یہ معاملہ ہر انسان کے ساتھ آخرت میں ہونا ہے۔

سورۃ آل عمران 3 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-9: کتاب الہی کا مطالعہ کرنے کا طریقہ کار
- آیات 10-32: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب عیسائی حضرات) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وارننگ۔۔۔اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 33-63: عیسائیت کی تاریخ اور ان میں فائنل وارننگ
  - ✓ تاریخ
  - ✓ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت
  - ✓ مباحلہ۔۔۔اپنے لیے ہلاکت کی دعا کی وارننگ
- آیات 64-99: اہل کتاب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت
- آیات 100-189: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس
  - ✓ غ غلو اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ فرقہ پرستی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذمہ داریاں
  - ✓ جنگ احد سے متعلق مشکلات میں سوالات کے جوابات
  - ✓ اکنامکس اور سوشل اصلاح
- اختتام 190-200۔۔۔ایمان اور دعا

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ آل عمران 3: حضرت زکریا، یحیی، مریم اور عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کی تاریخ اور عیسائیوں کے لیے فائنل دعوت

إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَىٰ آدَمَ وَنُوحًا وَآلَ إِبْرَاهِيمَ وَآلَ عِمْرَانَ عَلَى الْعَالَمِينَ. (33)	(اے رسول! آپ عیسائیوں سے ارشاد فرما دیجیے کہ) اس میں شبہ نہیں کہ اللہ تعالی نے آدم، نوح، ابراہیم اور عمران کے خاندان کو تمام دنیا والوں پر (دینی دعوت کی) ترجیح دے کر (ان کی رہنمائی کے لیے) منتخب فرمایا۔
ذُرِّيَّةً بَعْضُهَا مِنْ بَعْضٍ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (34)	یہ ایک دوسرے کی اولاد ہیں اور (جو کچھ کرتے رہے ہیں تو) اللہ تعالی سننے اور جاننے والا ہے۔
إِذْ قَالَتِ امْرَأَتُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ لَكَ مَا فِي بَطْنِي مُحَرَّرًا فَتَقَبَّلْ مِنِّي ۖ إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ. (35)	انہیں یاد دلائیے کہ جب عمران کی بیگم نے دعا کی: "اے رب! یہ میرے پیٹ میں جو بچہ ہے، اسے میں نے ہر ذمہ داری سے فارغ کر کے صرف آپ کے حضور کر دیا ہے [تاکہ وہ مسجد اقصٰی میں فلسطین کے دوران دینی دعوت کا کام کریں۔] چنانچہ آپ میری طرف سے اسے قبول فرما لیجیے کہ یقیناً آپ ہی سننے اور علم و حکمت کے مالک ہیں۔"
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ إِنِّي وَضَعْتُهَا أُنْثَىٰ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا وَضَعَتْ وَلَيْسَ الذَّكَرُ كَالْأُنْثَىٰ ۖ وَإِنِّي سَمَّيْتُهَا مَرْيَمَ وَإِنِّي أُعِيذُهَا بِكَ وَذُرِّيَّتَهَا مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ. (36)	پھر جب انہوں نے اس بچے کو جنا تو کہنے لگیں: "اے رب! یہ تو میری لڑکی پیدا ہوئی ہے (تو اب کیا کروں؟)" جو کچھ انہوں نے جنا تھا تو اللہ تعالی اسے جانتا تھا۔ (وہ عرض کرنے لگیں کہ) اگر وہ لڑکا ہوتا تو اس لڑکی کی طرح نہ ہوتا۔ میں نے اس کا نام مریم رکھ دیا ہے اور اسے اور اس کی اولاد کو میں شیطان مردود سے آپ کی پناہ میں دیتی ہوں۔"

سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی والدہ کی خواہش تھی کہ ان کے ہاں ایک بیٹا پیدا ہو اور اللہ تعالی انہیں نبی بنا کر بنی اسرائیل میں اللہ تعالی کا پیغام پہنچائیں۔ ان کی تربیت کریں اور ساتھ ہی بنی اسرائیل کی گمراہیوں کو ختم کر کے انہیں ہدایت پر لائیں اور ساری اقوام تک اللہ تعالی کا پیغام پہنچا دے۔ لیکن جب بیٹی پیدا ہوئیں تو وہ سوچنے لگیں کہ اب کیا کروں؟ چنانچہ انہوں نے سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی تعلیم و تربیت کے لیے اپنے بہنوئی حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام سے درخواست کی کہ وہ خواتین میں عالم بنا دیں۔

سورۃ آل عمران 3: حضرت زکریا، یحیی، مریم اور عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کی تاریخ اور عیسائیوں کے لیے فائنل دعوت

فَتَقَبَّلَهَا رَبُّهَا بِقَبُولٍ حَسَنٍ وَأَنْبَتَهَا نَبَاتًا حَسَنًا وَكَفَّلَهَا زَكَرِيَّا ۖ كُلَّمَا دَخَلَ عَلَيْهَا زَكَرِيَّا الْمِحْرَابَ وَجَدَ عِنْدَهَا رِزْقًا ۖ قَالَ يَا مَرْيَمُ أَنَّىٰ لَكِ هَٰذَا ۖ قَالَتْ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۖ إِنَّ اللَّهَ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ. (37)	(ان کے احساسات یہی تھے) تاہم ان کے رب نے اس لڑکی کو بڑی خوشی کے ساتھ قبول فرمایا، نہایت عمدہ طریقے سے پروان چڑھایا اور زکریا کو ان کا سرپرست بنا دیا۔ جب کبھی زکریا محراب [یعنی مسجد اقصی کے ساتھ چھوٹے کمرے(Single Apartment)] میں اس لڑکی کے پاس جاتے تو وہاں (اللہ تعالی کی) عنایت دیکھتے تھے۔ انہوں نے پوچھا: "مریم بیٹی! آپ یہ کہاں سے حاصل کرتی ہیں؟" انہوں نے عرض کیا: "(خالو جی!) یہ اللہ تعالی کے پاس سے حاصل کرتی ہوں کیونکہ یقیناً اللہ تعالی جسے چاہتا ہے، بے حساب عطا فرماتا ہے۔"
هُنَالِكَ دَعَا زَكَرِيَّا رَبَّهُ ۖ قَالَ رَبِّ هَبْ لِي مِنْ لَدُنْكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۖ إِنَّكَ سَمِيعُ الدُّعَاءِ.(38)	یہی موقع تھا کہ زکریا نے اپنے رب سے دعا کی: "اے رب! آپ مجھے بھی اپنی جناب سے (ایسی ہی) پاکیزہ اولاد عطا فرما دیجیے۔ یقیناً آپ ہی دعائیں سننے والے ہیں۔"
فَنَادَتْهُ الْمَلَائِكَةُ وَهُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي فِي الْمِحْرَابِ أَنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكَ بِيَحْيَىٰ مُصَدِّقًا بِكَلِمَةٍ مِنَ اللَّهِ وَسَيِّدًا وَحَصُورًا وَنَبِيًّا مِنَ الصَّالِحِينَ.(39)	ان کے جواب میں فرشتوں نے انہیں بتایا حالانکہ جب کہ وہ محراب میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔ "اللہ تعالی آپ کو یحییٰ کی خوشخبری دے رہے ہیں جو اللہ تعالی کے ایک کلمہ کو کنفرم کرنے والا، عزت دار، دنیا کی لذتوں سے کنارہ کش اور (اللہ تعالی کے) نیک بندوں میں سے ایک نبی ہوں گے۔"

سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے خالو حضرت زکریا علیہ الصلوۃ والسلام ان کے استاذ تھے اور ان کی تربیت کر رہے تھے۔ اس وقت مسجد اقصی کے ساتھ ہی ہاسٹل تھے۔ جب آپ نے اپنی بھانجی سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کو چھوٹی سی عمر میں دینی علوم دیکھے تو حیران ہوئے۔ پھر اللہ تعالی سے دعا کی کہ مجھے بھی اولاد دے اور وہ یہی دینی خدمت یعنی تعلیم و تربیت اور دعوت کا کام کریں۔ اللہ تعالی نے اسی دعا کو قبول فرمایا۔

حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما الصلوۃ والسلام کے ذریعے بنی اسرائیل کی اصلاح

یہود کی مذہبی حالت

یونان کے سیکشن میں آپ دیکھ چکے ہیں کہ اس دور کو "ہیلی نزم" کا دور کہا جاتا ہے۔ یہ وہ دور تھا جب مشرق وسطی پر یونان یا روم کی حکومت تھی اور یہ تمام علاقے یونانی رومی تہذیب سے متاثر ہو رہے تھے۔ اب یہودیوں کے سامنے سب سے بڑا چیلنج یہ تھا کہ دین اور یونانی فلسفے میں کس طرح سے ہم آہنگی پیدا کی جائے؟ اس سے ان کے درمیان اختلافات پیدا ہوئے جو بالکل اسی طرح کے تھے جیسے مسلمانوں میں انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی میں اس وقت پیدا ہوئے جب اہل مغرب نے مسلم دنیا پر قبضہ کر لیا۔ ان میں سے اہم اختلافات یہ ہیں:

- فریسیوں کا تعلق زیادہ تر مزدور طبقے سے تھا جبکہ صدوقی زیادہ تر حکمران اور دولت مند طبقے سے تعلق رکھتے تھے۔
- فریسیوں اور صدوقیوں دونوں ہی کا نقطہ نظر یہ تھا کہ یہودیوں کو سختی سے حضرت موسی علیہ الصلوۃ والسلام کی شریعت پر عمل کرنا چاہیے۔ تاہم فریسیوں کے نزدیک تحریری تورات کے ساتھ ساتھ اس کی زبانی تشریح (جسے ہم اپنی اصطلاح میں حدیث کہہ سکتے ہیں) بھی حضرت موسی اور دیگر انبیائے بنی اسرائیل سے چلی آ رہی تھی جو کہ تورات ہی کے برابر کا درجہ رکھتی تھی۔ صدوقیوں کا موقف یہ تھا کہ صرف تورات ہی مقدس ہے۔ زبانی تشریح مقدس نہیں ہے۔ مسلمانوں کی اصطلاح میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ فریسی حدیث کو ماننے والے تھے اور صدوقی "منکر حدیث۔" اسی زبانی تشریح یا انبیائے بنی اسرائیل کی احادیث کو بعد میں "تالمود" کی شکل میں مرتب کر لیا گیا۔
- فریسیوں کا موقف یہ تھا کہ یہود کو اپنی تہذیب کو برقرار رکھنا چاہیے اور کسی بیرونی عنصر کو اس میں جگہ نہیں دینی چاہیے۔ صدوقی ہیلی نزم سے متاثر تھے اور اس بات کو دین کی خدمت کا تقاضا سمجھتے تھے کہ تورات اور یونانی فلسفے میں ہم آہنگی (Reconciliation) پیدا کی جائے۔
- فریسی آخرت، جزا و سزا، فرشتوں اور جنات پر ایمان رکھتے تھے جبکہ صدوقی ان پر یقین نہیں رکھتے تھے اور ان کی تاویل کرتے تھے۔ اس لحاظ سے صدوقیوں کا موازنہ انیسویں صدی کے ان مسلم مفکرین سے کیا جا سکتا ہے جنہوں نے ان تصورات کی عجیب و غریب تاویلات پیش کیں۔
- فریسی عام لوگوں کے زیادہ قریب تھے جبکہ صدوقی حکمران طبقے سے۔ صدوقیوں کی کوشش یہ تھی کہ وہ رومی آقاؤں کو خوش رکھیں اور یہودیوں کو ان کے شر سے بچائے رکھیں۔ رومی بھی صدوقیوں کو سپورٹ کرتے تھے اور 70CE تک یہودیوں کی مذہبی کونسل کی اکثریت صدوقی فرقے سے تعلق رکھتی تھی۔
- صدوقیوں کی زیادہ توجہ سیاسی معاملات کی طرف تھی جبکہ فریسیوں کی مذہبی معاملات کی طرف۔

صدوقی تو خیر ویسے ہی اپنے زمانے کے جدت پسند تھے، فریسی بھی تورات کے اصل دین سے ہٹتے چلے گئے اور ظاہر پرستی کا شکار ہو گئے۔ ان کے نزدیک دین کے احکام کی ظاہری شکل اہمیت رکھتی تھی جب کہ دین کی اصل روح ان کے پیش نظر نہ تھی۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک جملے میں ان کی ظاہر پرستی کو اس طرح بیان کیا ہے: "تم پلیٹ کو اچھی طرح دھوتے ہو کہ اس پر گندگی کا ذرہ باقی نہ رہے مگر یہ نہیں دیکھتے کہ اس میں جو کھانا ہے، وہ حرام کے مال کا ہے۔"

فریسیوں اور صدوقیوں کے اختلافات کے سبب ایک تیسرا فرقہ بھی پیدا ہوا جو کہ ایسینی فرقہ (Essenes) کہلایا۔ انہیں ہم اپنی اصطلاح میں یہودیوں کے "صوفیاء" کہہ سکتے ہیں۔ ان کا نقطہ نظر یہ تھا کہ فریسیوں اور صدوقیوں نے دین کے سرچشمے کو گدلا کر دیا ہے۔ جن کا خیال یہ تھا کہ انہیں چھوڑ کر جنگلوں میں پناہ لینی چاہیے اور وہاں دین پر عمل کرنا چاہیے۔ یہ یروشلم چھوڑ کر جنگلوں میں نکل گئے اور وہاں ریاضتیں اور مجاہدے کرنے لگے۔ یہ تورات کی صوفیانہ تفسیر کے قائل تھے اور اس کے باطنی مطالب اخذ کیا کرتے تھے۔ 1947 میں فلسطین میں بحیرہ مردار (Dead Sea) ایک بدو چرواہے کو اتفاق سے ایک غار میں اس فرقے کی ایک بڑی لائبریری ملی جس سے اس فرقے کے حالات کا تفصیلی علم ہوا۔ اب وہ مسیح کا انتظار کر رہے تھے کہ مسیح آئیں گے تو ہماری سیاست کامیاب ہو گی اور ہم آزاد ہو جائیں گے۔ یہ وہ حالات تھے جن میں حضرت یحیی اور عیسی علیہما الصلوۃ والسلام کی بعثت ہوئی۔

حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما الصلوۃ والسلام کے ذریعے بنی اسرائیل کی اصلاح

حضرت یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی جدوجہد

حضرت یحییٰ، حضرت عیسیٰ علیہما الصلوۃ والسلام کی والدہ سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کے خالہ زاد بھائی تھے۔ آپ کو بائبل میں "یوحنا بپتسمہ دینے والا (John the Baptist)" کہا گیا ہے۔ آپ کے دور میں سب سے بڑا مذہبی مسئلہ تھا کہ یہودی علما، خواہ وہ فریسی ہوں یا صدوقی، دین کی اصل روح سے بہت دور جا پڑے تھے۔ وہ معمولی معمولی فقہی جزئیات کا تو بڑا اہتمام کرتے لیکن دین کے بڑے بڑے احکام کو نظر انداز کر دیتے۔ حضرت یحییٰ نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے یروشلم اور اس کے ارد گرد کے علاقے میں اللہ کے دین کی دعوت دی۔ آپ نے اپنی دعوت کا مرکز دریائے اردن کے کنارے ایک مقام بیت عنیاہ (Bethany) کو بنایا۔ آپ کی دعوت دراصل بنی اسرائیل کو ان کی طرف مبعوث کئے جانے والے آخری رسول سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی آمد کے لیے تیار کر دینے کی دعوت تھی۔

سیدنا یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام نہایت ہی سادہ زندگی بسر کرتے۔ آپ اونٹ کے بالوں کا لباس پہنتے، چمڑے کی ایک بیلٹ کمر سے باندھے رکھتے اور ٹڈیوں اور جنگلی شہد کو بطور خوراک استعمال کرتے۔ قرآن مجید نے آپ کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:

يَا يَحْيَىٰ خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ وَآتَيْنَاهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا۔ وَحَنَانًا مِّن لَّدُنَّا وَزَكَاةً وَكَانَ تَقِيًّا۔ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا۔ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا

"اے یحییٰ! کتاب الٰہی کو مضبوطی سے تھام لیجیے۔" ہم نے انہیں بچپن ہی سے سمجھ بوجھ اور قوت فیصلہ سے نوازا تھا۔ اور اپنی طرف سے نرم دلی اور پاکیزگی عطا کی۔ وہ بڑے پرہیزگار اور والدین کے حق شناس تھے۔ وہ نہ تو جبر کرنے والے اور نہ ہی نافرمان۔ سلام ہو ان پر اس دن جب وہ پیدا ہوئے، جب فوت ہوئے اور جب زندہ اٹھائے جائیں گے۔ (مریم 19:12-15)

ارد گرد کے علاقوں سے بے شمار لوگ سیدنا یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے پاس آئے اور آکر یہاں بپتسمہ لیا۔ یہ بپتسمہ دراصل ایک غسل تھا جس کے دوران یہ لوگ اپنے گناہوں سے توبہ کرتے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتے۔ پاکیزگی کے احساس کے ساتھ یہ اپنے گھروں کو جاتے اور نیکی کی زندگی بسر کرتے۔ انجیلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی دعوت اعلیٰ ترین اخلاقیات کی دعوت تھی۔ آپ بہت حق گو تھے اور حق بات کو چھپاتے نہیں تھے۔ آپ کو پوری یہودی کمیونٹی میں نہایت ہی احترام کا مقام حاصل تھا۔

حضرت یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے زمانے میں ہیرود بادشاہ کے بیٹے ہیرود انٹی پاس (Herod Antipas 20BC-39CE) کی حکومت تھی۔ اس شخص نے اپنے بھائی ہیرود فلپ کی بیوی ہیرودیاس کو طلاق دلوا کر اس سے شادی کر لی تھی۔ حضرت یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے اس پر کڑی تنقید کی جس کی وجہ سے ہیرودیاس آپ کے خلاف ہو گئی۔ انٹی پاس حضرت یحییٰ کا احترام کرتا تھا اور انہیں ایک صالح انسان سمجھتا تھا۔ ہیرودیاس کی ایک بیٹی بھی تھی، جس نے ایک محفل میں ایسا شاندار رقص کیا کہ انٹی پاس نے قسم کھا کر اس سے کہا: "مانگو! کیا مانگتی ہو؟ میں تمہیں آدھی سلطنت دینے کو تیار ہوں۔" بیٹی نے ماں سے مشورہ کیا اور کہا: "یحییٰ کا کٹا ہوا سر۔" بادشاہ کو افسوس ہوا مگر اس نے اپنی قسم کو پورا کرنا ضروری سمجھا اور اپنے حفاظتی دستے کے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ وہ حضرت یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو شہید کر کے ان کا کٹا ہوا سر تھال میں رکھ کر لے آئے۔

حضرت یحییٰ کی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے لیے وقف تھی۔ ایک صاحب علم کے الفاظ میں سیدنا یحییٰ علیہ الصلوۃ والسلام نے جس سر کو چھپانے کے لیے چھت کے حصول کی کبھی کوشش نہ کی تھی، اسی سر کو اپنے رب کے لیے کٹوا کر دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آپ کی شہادت سے یروشلم اور اس کے نواح میں کہرام مچ گیا اور بادشاہ انٹی پاس کے خلاف نفرت پھیل گئی۔

Who were the Sadducees and the Pharisees?.http://www.gotquestions.org/Sadducees-Pharisees.html(1 Nov 2012)

Mitchell G. Ballard. The Complete Idiot's Guide to Middle East Conflicts, NY: MacMillan, 1999.http://www.jewishvirtuallibrary.org/jsource/History/sadducees_pharisees_essenes.html (1 Nov 2012)

بائبل۔ انجیل متی، باب 14۔ انجیل مرقس۔ باب 6

سورۃ آل عمران 3: حضرت زکریا، یحییٰ، مریم اور عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کی تاریخ اور عیسائیوں کے لیے فائنل دعوت

قَالَ رَبِّ أَنَّىٰ يَكُونُ لِي غُلَامٌ وَقَدْ بَلَغَنِيَ الْكِبَرُ وَامْرَأَتِي عَاقِرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ۔(40)	انہوں نے تعجب سے عرض کیا: "اے اللہ! میرے ہاں لڑکا کہاں سے ہو گا کہ میں تو بوڑھا ہو چکا اور میری بیوی بھی بانجھ ہے؟" فرمایا: "اللہ تعالیٰ اسی طرح جو چاہے، کر دیتا ہے۔"
قَالَ رَبِّ اجْعَل لِّي آيَةً ۖ قَالَ آيَتُكَ أَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ إِلَّا رَمْزًا ۗ وَاذْكُر رَّبَّكَ كَثِيرًا وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ۔(41)	عرض کیا: "اے رب! پلیز میرے لیے کوئی نشانی عنایت فرما دیجیے۔" تو فرمایا: "آپ کے لیے نشانی یہ ہے کہ تین دن تک آپ لوگوں سے اشارے کے سوا کوئی گفتگو نہیں کر سکیں گے۔ (ہاں، تسبیح و نماز البتہ کر سکیں گے اور اس دوران میں) اپنے رب کو بہت یاد کرتے رہیے گا اور صبح و شام اس رب کی تسبیح کرتے رہیے گا۔"
وَإِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ اصْطَفَاكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفَاكِ عَلَىٰ نِسَاءِ الْعَالَمِينَ۔(42)	وہ واقعہ بھی انہیں یاد دلائیے، جب فرشتوں نے مریم سے فرمایا: "مریم! اللہ تعالیٰ نے آپ کا انتخاب کر دیا ہے اور پاکیزگی عطا فرما دی ہے۔ دنیا کی تمام خواتین پر ترجیح دے کر (اپنی ایک عظیم ثبوت کے ظہور کے لیے) آپ کو منتخب کر لیا ہے۔
يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ۔ (43)	مریم! اب اپنے رب کی فرمانبرداری میں لگی رہیے اور اس کے حضور میں جھکنے والوں کے ساتھ رکوع سجدہ کرتی رہیے۔"
ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهِ إِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يُلْقُونَ أَقْلَامَهُمْ أَيُّهُمْ يَكْفُلُ مَرْيَمَ وَمَا كُنتَ لَدَيْهِمْ إِذْ يَخْتَصِمُونَ۔(44)	(اے رسول!) یہ غیب کی باتیں ہیں جو ہم آپ کو وحی کر رہے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جب ہیکل (مسجد اقصیٰ) کے ملازمین یہ فیصلہ کرنے کے لیے کہ کون مریم کی سرپرستی کرے گا؟ تو وہ اپنے اپنے قرعے ڈال رہے تھے تو آپ اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھے۔ اس وقت ان کے پاس موجود نہیں تھے جب وہ اس معاملے میں آپس میں بحث کر رہے تھے۔

سورۃ آل عمران 3: حضرت زکریا، یحییٰ، مریم اور عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کی تاریخ اور عیسائیوں کے لیے فائنل دعوت

إِذْ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ يَا مَرْيَمُ إِنَّ اللَّهَ يُبَشِّرُكِ بِكَلِمَةٍ مِنْهُ اسْمُهُ الْمَسِيحُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ وَجِيهًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمِنَ الْمُقَرَّبِينَ. (45) وَيُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا وَمِنَ الصَّالِحِينَ. (46)	انہیں یاد دلا دیجیے، جب فرشتوں نے فرمایا: "مریم! اللہ تعالی آپ کو اپنے ایک کلمہ (بیٹے) کی بشارت دیتا ہے جس کا نام مسیح عیسیٰ بن مریم ہو گا۔ وہ دنیا اور آخرت، دونوں میں خوبصورت اور اللہ تعالی کے خاص آدمی ہوں گے۔ لوگوں سے گہوارے میں بھی (اپنی نبوت کی) گفتگو کریں گے اور بڑی عمر کو پہنچ کر بھی اور صالحین میں شمار کیے جائیں گے۔"
قَالَتْ رَبِّ أَنَّى يَكُونُ لِي وَلَدٌ وَلَمْ يَمْسَسْنِي بَشَرٌ ۖ قَالَ كَذَٰلِكِ اللَّهُ يَخْلُقُ مَا يَشَاءُ ۚ إِذَا قَضَىٰ أَمْرًا فَإِنَّمَا يَقُولُ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ. (47) وَيُعَلِّمُهُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَالتَّوْرَاةَ وَالْإِنْجِيلَ. (48)	وہ بولیں: "اے رب! میرے ہاں بچہ کیسے ہو سکتا ہے کہ مجھے تو کسی مرد نے چھوا تک بھی ہی نہیں ہے۔" فرمایا: "اسی طرح کہ اللہ تعالی جسے چاہے، پیدا کر دیتا ہے۔ وہ جب کسی معاملے کا فیصلہ کر لیتا ہے تو اسے اتنا ہی کہتا ہے کہ ہو جا تو پھر وہ ہو جاتا ہے۔ (لہٰذا ایسا ہی ہو گا) اور اللہ تعالی اسے شریعت اور وزڈم سکھائے گا، یعنی تورات و انجیل کی تعلیم دے گا اور اسے بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجے گا۔"

عربوں میں حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت معلوم نہیں تھی بلکہ بہت سے عیسائیوں کو بھی سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کی خفیہ گفتگو نہیں جانتے تھے۔ اللہ تعالی نے اس غیب علم کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سکھا دیا۔ بنی اسرائیل حکمران، اب روم ایمپائر کے محض گورنر کی طرح فلسطینی حکومت چلا رہے تھے اور ان میں انتہائی گمراہی جاری تھی۔ انہوں نے تورات میں ایمان، اخلاقیات اور شریعت کو چھوڑ دیا تھا اور صرف توہم پرستی انہوں نے ایجاد کی تھی۔ تورات میں یہ بشارت تھی کہ "مسیح" آئیں گے اور آپ کو صحیح کر دیں گے۔ بنی اسرائیل کے سیاستدانوں نے اس کا مطلب یہ بتایا کہ مسیح آئیں گے تو آپ کو رومی سلطنت سے آزاد کروا دیں گے اور آپ سپر پاور بن جائیں گے۔ انہی گورنر نے حضرت زکریا اور یحییٰ علیہما الصلوۃ والسلام کو شہید کر دیا تھا کیونکہ وہ ان کی عیاشی کی غلطی سمجھا رہے تھے۔

اب بنی اسرائیل کے آخری رسول حضرت عیسیٰ مسیح علیہ الصلوۃ والسلام آئے اور انہیں دعوت دی کہ تورات میں ایمان، اخلاقیات اور شریعت پر عمل کرنا شروع کریں اور ان کی غلط فہمیوں کو سمجھانے لگے۔ اب مذہبی سیاستدان لیڈرز کو غصہ آیا کہ یہ کیسے مسیح ہیں کہ سپر پاور بنانے کی بجائے ہمیں ایمان و اخلاقیات سنا رہے ہیں۔ اسی انکار کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو شہید کرنے کی کوشش بھی کی لیکن ناکام رہے اور پھر ان پر لعنت برسائی کہ وہ قیامت تک مغلوبیت کی سزا میں پھنسیں رہیں گے۔ چنانچہ چند سال بعد انہوں نے روم ایمپائر پر بغاوت کی تو 70CE میں سزا یہ آئی کہ لاکھوں بنی اسرائیل قتل ہوئے اور جو بچ سکے تو صحراء عرب میں چھپ کر رہنے لگے۔ ان کے اپنے یہودی اسکالرز نے جو تاریخ لکھی ہے تو وہ مسلسل سزائیں بتاتے ہیں جو ہر صدی میں عیسائیوں کے ہاتھوں یورپ میں قتل ہوتے رہے ہیں۔ وہ اپنی تاریخ میں سکون کا ٹائم وہی بتاتے ہیں جس میں وہ مسلم ممالک میں رہے ہیں۔

سورۃ آل عمران 3: حضرت زکریا، یحیی، مریم اور عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کی تاریخ اور عیسائیوں کے لیے فائنل دعوت

وَرَسُولًا إِلَىٰ بَنِي إِسْرَائِيلَ أَنِّي قَدْ جِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۖ أَنِّي أَخْلُقُ لَكُمْ مِنَ الطِّينِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ فَأَنْفُخُ فِيهِ فَيَكُونُ طَيْرًا بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُبْرِئُ الْأَكْمَهَ وَالْأَبْرَصَ وَأُحْيِي الْمَوْتَىٰ بِإِذْنِ اللَّهِ ۖ وَأُنَبِّئُكُمْ بِمَا تَأْكُلُونَ وَمَا تَدَّخِرُونَ فِي بُيُوتِكُمْ ۚ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَآيَةً لَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. (49)

(چنانچہ یہی ہوا کہ مسیح نے بنی اسرائیل کو دعوت دی:) "میں آپ کے رب کی طرف سے ثبوت لے کر آیا ہوں۔

- میں آپ کے لیے مٹی سے پرندے کی ایک صورت بناتا ہوں، پھر میں اس میں پھونکتا ہوں تو صرف اللہ تعالی کے حکم سے وہ فی الواقع پرندہ بن جاتا ہے؛
- پیدائشی اندھے اور کوڑھی (Leprosy) کی صحت کو اچھا کرتا ہوں؛
- اللہ تعالی کے حکم سے مردوں کو زندہ کر دیتا ہوں؛
- اور میں آپ کو وہ بھی بتا سکتا ہوں جو کچھ آپ (گھر میں چھپ کر بھی) کھانا کھا کر آتے ہیں اور جو کچھ آپ اپنے گھروں میں جمع کر رکھتے ہیں۔

اس میں آپ کے لیے یقیناً اتنا بڑا ثبوت ہے (کہ میں سچ مچ اللہ تعالی کا رسول ہوں) اگر آپ ماننے والے ہوں۔"

وَمُصَدِّقًا لِمَا بَيْنَ يَدَيَّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَلِأُحِلَّ لَكُمْ بَعْضَ الَّذِي حُرِّمَ عَلَيْكُمْ ۚ وَجِئْتُكُمْ بِآيَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ فَاتَّقُوا اللَّهَ وَأَطِيعُونِ. (50)

"میں تورات کو کنفرم کرنے والا ہوں جو مجھ سے پہلے آ چکی ہے جبکہ آپ کے لیے بعض ان چیزوں کو حلال سمجھا دوں جسے آپ پر (فقہا نے) حرام کرتے رہے ہیں۔ میں آپ کے رب کی طرف سے آپ کے پاس ثبوت لے کر آیا ہوں چنانچہ اللہ تعالی سے خبردار ہو جائیے اور میری بات مان لیجیے۔"

اب فائنل سزا سے پہلے حضرت مسیح عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کو اللہ تعالی نے معجزے بھی عنایت کر دیے تاکہ بنی اسرائیل کے مخلص لوگ تو ایمان لائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مخلص لوگ تو ایمان لائے جبکہ باقی سب منکرین پر فائنل سزا دی جس میں 70CE میں لاکھوں اسرائیلی قتل ہوئے۔ مخلص اہل ایمان حواری رضی اللہ عنہم سکون کے ساتھ رہے اور دعوت کی خدمت کرتے رہے تو بالآخر رومن ایمپائر کا بادشاہ کانسٹنٹائن 330CE میں ایمان لایا۔

سورۃ آل عمران 3: حضرت زکریا، یحیی، مریم اور عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کی تاریخ اور عیسائیوں کے لیے فائنل دعوت

إِنَّ اللَّهَ رَبِّي وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوهُ ۗ هَٰذَا صِرَاطٌ مُسْتَقِيمٌ. (51)	(عیسیٰ نے سمجھایا:) ''یقیناً اللہ تعالی ہی میرا رب ہے اور آپ کا بھی، لہٰذا آپ صرف اسی رب کی عبادت کیجیے کہ یہی سیدھا راستہ ہے۔''
فَلَمَّا أَحَسَّ عِيسَىٰ مِنْهُمُ الْكُفْرَ قَالَ مَنْ أَنْصَارِي إِلَى اللَّهِ ۖ قَالَ الْحَوَارِيُّونَ نَحْنُ أَنْصَارُ اللَّهِ آمَنَّا بِاللَّهِ وَاشْهَدْ بِأَنَّا مُسْلِمُونَ. (52) رَبَّنَا آمَنَّا بِمَا أَنْزَلْتَ وَاتَّبَعْنَا الرَّسُولَ فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ. (53)	پھر جب عیسیٰ نے محسوس کیا کہ یہ لوگ انکار ہی کریں گے تو انہوں نے (اپنے مخلص صحابہ کرام سے) فرمایا: ''کون اللہ تعالی کی راہ میں میرا مددگار (حواری) بننا چاہتا ہے؟'' حواریوں (Disciples) نے جواب دیا: ''اللہ تعالی (کی راہ میں) مددگار ہم حاضر ہیں کیونکہ ہم تو اللہ تعالی پر ایمان لائے ہیں اور آپ گواہ رہیے کہ ہم نے سر تسلیم خم کر دیا ہے۔ اے رب! ہم نے اسے مان لیا ہے جو آپ نے نازل کیا ہے اور رسول کی پیروی اختیار کر لی ہے۔ چنانچہ آپ ہمیں اس (رسول) کی گواہی دینے والوں میں شامل کر لیجیے۔''
وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ ۖ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ. (54)	بنی اسرائیل [کے مذہبی لیڈرز] نے خفیہ سازشیں [Conspiracy] کرنا شروع کیں، اور اللہ تعالی نے بھی (اس کے جواب میں) خفیہ پلاننگ [Forethought] کی اور ایسی تدبیروں میں اللہ تعالی سب سے بڑھ کر ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کے لیکچرز جو بائبل کی چار کتابوں کو پڑھیے کہ آپ نے کس طرح مذہبی لیڈرز کی حرکتوں کو اتنا واضح کر دیا کہ عام آدمی ان کی حرکتوں کو سمجھنے لگے۔ اب مذہبی لیڈرز نے سازش یہ کی کہ رومن قانون کے مطابق جعلی کہانیاں سنا کر موت کی سزا دلوانے کی کوشش کی۔ اب رومن پولیس گرفتار کرنے آئی تو اللہ تعالی نے اس منافق کی شکل ایسی کر دی کہ پھر پولیس اسے گرفتار کر کے سولی میں لٹکا دیا چنانچہ یہ منافق ہی مارا گیا جس نے سازش کی تھی۔ عیسائی حضرات نے یہ سمجھا کہ یہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو ہی صلیب میں لٹکا دیا ہے اور وہ آج تک اسی غلط فہمی میں صلیب پر بڑی عقیدت رکھتے ہیں حالانکہ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا بلکہ صلیب میں وہ منافق قتل ہوا تھا۔

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑی لیکچر۔۔اقتباسات جو انجیل کا حصہ ہے

گلیلی کی جھیل کے کنارے واقع ایک پہاڑی پر دیا جانے والا وعظ بہت مشہور ہوا اور بائبل کے مصنفین نے اسے بائبل کا حصہ بنا دیا۔ قرآن مجید نے اس اخلاقی تعلیم کو حکمت سے تعبیر کیا ہے۔ اگر اس وعظ میں دی گئی تعلیمات کا موازنہ قرآن کی اخلاقی تعلیمات کے ساتھ کیا جائے تو ان میں کوئی اختلاف نظر نہیں آتا۔ اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تمام انبیا کی دعوت ایک ہی تھی۔ پہاڑی کے اس وعظ کے چند اقتباسات یہاں نقل کیے جا رہے ہیں:

- مبارک ہیں وہ جو دل کے غریب (نرم) ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی ان کے لیے ہے۔ مبارک ہیں وہ جو غمگیں ہیں کیونکہ وہ تسلی پائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جنہیں راست بازی کی بھوک و پیاس ہے کیونکہ وہ سیر اب ہوں گے۔ مبارک ہیں وہ جو رحم دل ہیں کیونکہ ان پر رحم کیا جائے گا۔ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو صلح کرواتے ہیں کیونکہ وہ خدا کے بیٹے (محبوب) کہلائیں گے۔ مبارک ہیں وہ جو راست بازی کے سبب ستائے جاتے ہیں کیونکہ آسمان کی بادشاہی (جنت) انہی کے لیے ہے۔
- چراغ جلا کر برتن کے نیچے نہیں بلکہ چراغ دان پر رکھا جاتا ہے تاکہ وہ گھر کے سب لوگوں کو روشنی دے۔ اسی طرح تمہاری روشنی کو لوگوں کے سامنے چمکنا چاہیے تاکہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر وہ تمہارے آسمانی باپ (یعنی خدا) کی تمجید کریں۔ (یعنی تمہیں نیکی کی دعوت دینی چاہیے۔)
- جب تک تمہاری زندگی شریعت کے عالموں اور فریسیوں سے بہتر نہ ہوگی تم آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہوگے۔ (اس میں یہود کے اہل علم کی بے عملیوں کی طرف اشارہ ہے۔)
- جو کوئی اپنے بھائی کو گالی دیتا ہے وہ عدالت عالی ہمیں (خدا کے سامنے) جواب دہ ہوگا۔
- تم سن چکے ہو کہ زنا نہ کرنا، لیکن میں تم سے کہتا ہوں کہ جو کوئی کسی عورت پر بری نظر ڈالتا ہے وہ اپنے دل میں پہلے ہی اس کے ساتھ زنا کر چکا ہوتا ہے۔
- اپنے مذہبی فرائض محض لوگوں کو دکھانے کے لیے نہ کرو کیونکہ تمہارا آسمانی باپ اس پر تمہیں اجر نہ دے گا۔
- جب تم خیرات دو تو ڈھنڈورا پٹوا کر نہ دو۔ جب تم روزہ رکھو تو ریا کاروں کی طرح اپنا منہ اداس نہ بناؤ۔ ریا کاروں کی طرح عبادت خانوں اور بازاروں کے موڑ پر کھڑے ہو کر دعا مت کرو۔ دعا میں رٹے رٹائے جملے نہ دوھراؤ۔
- اگر تم لوگوں کے قصور معاف نہ کرو گے تو تمہارا خدا بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔
- اپنے لئے زمین پر مال و زر جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ لگ جاتا ہے اور چور نقب لگا کر چرا لیتے ہیں بلکہ اپنے لئے آسمان پر خزانہ جمع کرو جہاں کیڑا اور زنگ نہیں لگتا اور نہ چور نقب لگا کر چراتے ہیں۔ کیونکہ جہاں تمہارا مال ہوگا وہیں تمہارا دل ہوگا۔
- عیب جوئی نہ کرو تاکہ تمہاری عیب جوئی بھی نہ ہو۔
- پاک چیز کتوں کو نہ دو اور اپنے موتی سوروں کے آگے نہ ڈالو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ انہیں پاؤں سے روند کر پلٹیں اور تمہیں پھاڑ ڈالیں۔ (یعنی اچھی چیز کم ظرف لوگوں کو نہ دو ورنہ وہ تم ہی کو نقصان پہنچائیں گے۔)
- جھوٹے نبیوں سے خبر دار رہو۔ وہ تمہارے پاس بھیڑوں کے لباس میں آتے ہیں لیکن باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیے ہیں۔ تم ان کے پھلوں (تعلیمات) سے انہیں پہچان لوگے۔ (اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جھوٹے نبیوں اور مذہبی راہنماؤں کا فتنہ بنی اسرائیل میں بھی تھا۔)

بائبل۔ انجیل متی۔ باب 8-6

سورۃ آل عمران 3: حضرت زکریا، یحیی، مریم اور عیسیٰ علیہم الصلوۃ والسلام کی تاریخ اور عیسائیوں کے لیے فائنل دعوت

إِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَىٰ إِنِّي مُتَوَفِّيكَ وَرَافِعُكَ إِلَيَّ وَمُطَهِّرُكَ مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا وَجَاعِلُ الَّذِينَ اتَّبَعُوكَ فَوْقَ الَّذِينَ كَفَرُوا إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۖ ثُمَّ إِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ فَأَحْكُمُ بَيْنَكُمْ فِيمَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ. (55)	اس وقت، جب اللہ تعالی نے کہا: ”اے عیسیٰ! میں نے فیصلہ کیا ہے کہ آپ کو اٹھادوں گا اور خاص طور پر اپنی طرف لے جاؤں گا۔ ان منکروں سے آپ کو پاک کردوں گا اور آپ کی پیروی کرنے والوں (عیسائی اور مسلمان) کو قیامت کے دن تک ان منکروں پر غالب رکھوں گا۔ پھر آپ سب کو بالآخر میرے پاس آنا ہی ہے تو اس وقت میں آپ کے درمیان اختلاف کا فیصلہ کردوں گا جن میں آپ اختلاف کرتے رہے تھے۔“
فَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا شَدِيدًا فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَا لَهُم مِّن نَّاصِرِينَ. (56)	چنانچہ یہی منکرین ہیں جنہیں میں دنیا اور آخرت، دونوں میں سخت سزا دیتا ہوں اور وہ اپنے لیے کوئی مددگار نہیں پاسکتے ہیں۔
وَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَيُوَفِّيهِمْ أُجُورَهُمْ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ. (57)	رہے وہ لوگ جنہوں نے ایمان قبول کیا اور اچھے عمل کیے تو انہیں اللہ تعالی ان کا پورا اجر عطا فرماتا ہے۔ یہ ہے کہ اس طرح کے ظالموں کو اللہ تعالی ہرگز دوست نہیں رکھتا۔

بنی اسرائیل کے منکرین نے سازش یہ کی کہ رومن فلسطینی گورنر کو جعلی کہانیاں سنا کر حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو صلیب میں لگالیں۔ اب حکومت کی پولیس نے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو گرفتار کرنے آئے تو اللہ تعالی نے آپ کے جسم کو اٹھالیا اور اسی گھر میں منافق جاسوس کی شکل حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام جیسی ہوگئی تو وہی گرفتار ہوا اور صلیب میں اسی منافق کو موت کی سزا دے دی۔ عیسائی حضرات اسی کنفیوژن میں رہے اور صلیب پر عقیدت رکھتے ہیں۔

سورة النساء 4: اہل کتاب کی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام سے دشمنی

فَبِمَا نَقْضِهِمْ مِيثَاقَهُمْ وَكُفْرِهِمْ بِآيَاتِ اللَّهِ وَقَتْلِهِمُ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَقَوْلِهِمْ قُلُوبُنَا غُلْفٌ ۚ بَلْ طَبَعَ اللَّهُ عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُونَ إِلَّا قَلِيلًا. (155) وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَىٰ مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيمًا. (156)	پھر اپنے معاہدے کو توڑنے کی وجہ سے (ہم نے ان پر لعنت کر دی تھی،) کیونکہ انہوں نے اللہ تعالی کی آیات کو نہیں مانا اور ان کے انبیاء کرام کو ناحق قتل کر دینے کی وجہ سے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے دلوں پر تو غلاف (Wrap) ہیں (اور ہم کبھی ایمان نہیں لائیں گے۔) نہیں، بلکہ ان کے کفر کی پاداش میں اللہ تعالی نے ان کے دلوں پر مہر (Seal) کر دی تھی کیونکہ ان کے کفر اور مریم پر بڑے بہتان لگانے کی وجہ سے، چنانچہ اب یہ کم ہی ایمان لائیں گے۔
وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ وَمَا قَتَلُوهُ وَمَا صَلَبُوهُ وَلَٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ۚ وَإِنَّ الَّذِينَ اخْتَلَفُوا فِيهِ لَفِي شَكٍّ مِنْهُ ۚ مَا لَهُمْ بِهِ مِنْ عِلْمٍ إِلَّا اتِّبَاعَ الظَّنِّ ۚ وَمَا قَتَلُوهُ يَقِينًا. (157)	ان کے اس دعوے کی وجہ سے کہ ہم نے مسیح عیسیٰ ابن مریم، رسول اللہ کو قتل (کرنے کی سازش) کرنے دی تھی حالانکہ انہوں نے نہ انہیں قتل کیا اور نہ انہیں صلیب (Cross) دی، بلکہ معاملہ ان کے لیے کنفیوز بنا دیا گیا۔ اس میں جو لوگ اختلاف کر رہے ہیں، وہ اس معاملے میں شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ اس کے متعلق انہیں کوئی علم نہیں چنانچہ وہ صرف اندازوں کے پیچھے چل رہے ہیں۔ انہوں نے ہر گز انہیں قتل نہیں کیا تھا۔
بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ۚ وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا. (158)	بلکہ اللہ تعالی ہی نے ان (عیسی کو) اپنی طرف اٹھا لیا تھا اور اللہ تعالی زبردست ہے جبکہ وہ بڑی حکمت والا ہے۔
وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ ۖ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا. (159)	(یہ ان کے جرائم ہیں۔ اب قرآن کے سوا یہ براہ راست آسمان سے اتری ہوئی کسی کتاب کا مطالبہ کر رہے ہیں تو ان کی پرواہ نہ کیجیے، اے رسول!) ان اہل کتاب میں سے ہر ایک اپنی موت سے پہلے لازماً اسی (قرآن) پر یقین کر لے گا اور قیامت کے دن یہ ان پر گواہی دے گا۔

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا پہاڑی لیکچر۔۔۔اقتباسات جو انجیل کا حصہ ہے

اسوقت یہودی علما مختلف فرقوں میں بٹے ہوئے تھے اور انکے ہاں مناظرے بازی عام تھی۔ان علما کا کردار نہایت ہی بھیانک اور دوغلا تھا۔آپ نے لوگوں کے سامنے ان علما کی حقیقت بیان کی اور انہیں ایسوں سے ہوشیار رہنے کے لئے کہا۔آپ کے چند ارشادات یہاں درج کئے جا رہے ہیں۔

- شریعت کے عالم اور فریسی، موسی (علیہا لصلوۃ والسلام) کی گدی پر بیٹھے ہیں۔لہذا جو کچھ یہ تمہیں سکھائیں اسے مانو اور اس پر عمل کرو۔لیکن ان کے نمونے پر مت چلو کیونکہ وہ کہتے تو ہیں مگر کرتے نہیں۔
- وہ ایسے بھاری بوجھ جنہیں اٹھانا مشکل ہے، باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں اور خود انہیں انگلی بھی نہیں لگاتے۔ (یعنی اپنی فقہی موشگافیوں اور نکتہ رسی سے دین کو بہت مشکل بنا کر لوگوں کے سامنے پیش کرتے ہیں لیکن خود اس پر عمل نہیں کرتے۔)
- وہ ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے ہیں اور عبادت خانوں میں اعلی درجے کی کرسیاں، اور چاہتے ہیں کہ بازاروں میں لوگ انہیں جھک جھک کر سلام کریں اور 'ربی' کہہ کر پکاریں۔ لیکن تم ربی نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا رب ایک ہی ہے اور تم سب بھائی بھائی ہو۔
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم نے آسمان کی بادشاہی (جنت) کو لوگوں کے داخلے کے لئے بند کر رکھا ہے، کیونکہ نہ تو خود اس میں داخل ہوتے ہو اور نہ ہی ان کو داخل ہونے دیتے ہو جو اس میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، تم بیواؤں کے گھروں پر قبضہ کر لیتے ہو اور دکھاوے کے لئے لمبی لمبی دعائیں کرتے ہو۔ تمہیں زیادہ سزا ملے گی۔
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم کسی کو اپنا مرید بنانے کے لئے تو تری اور خشکی کا سفر کر لیتے ہو اور جب بنا لیتے ہو تو اسے اپنے سے دوگنا جہنمی بنا دیتے ہو۔ (یعنی اپنے سے دوگنا بے عمل بنا دیتے ہو۔)
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم پودینہ، سونف اور زیرہ کا دسواں حصہ (عشر) تو خدا کے نام پر تو دیتے ہو لیکن شریعت کی زیادہ وزنی باتوں یعنی انصاف، رحمدلی اور ایمان کو فراموش کر بیٹھے ہو۔ تمہیں لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور وہ بھی نہ چھوڑتے۔
- اے اندھے رہنماؤ! تم مچھر تو چھانتے ہو اور اونٹ نگل جاتے ہو۔ (یعنی معمولی باتوں پر تو مین میخ نکالتے ہو لیکن دین کے بڑے بڑے احکامات کو فراموش کئے بیٹھے ہو۔)
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم پیالے اور پلیٹ کو باہر سے تو صاف کر لیتے مگر انمیں لوٹ اور ناراستی (یعنی رزق حرام) بھری پڑی ہے۔
- اے شریعت کے عالمو اور فریسیو! اے ریاکارو! تم پر افسوس، کیونکہ تم نبیوں کے مقبرے تو بناتے ہو اور راست بازوں کی قبریں آراستہ کرتے ہو۔۔۔۔ میں تمہارے پاس نبیوں، داناؤں اور شریعت کے عالموں کو بھیج رہا ہوں۔ تم ان میں سے بعض کو قتل کر ڈالو گے، بعض کو صلیب پر لٹکا دو گے اور بعض کو اپنے عبادت خانوں میں کوڑوں سے مارو گے۔ (بائبل۔ انجیل متی۔ باب 23)

یہودی بنی اسرائیل نے جب تورات میں مسیح کی پیش گوئی پڑھی تو وہ سمجھتے تھے کہ مسیح آکر ان کی سیاست میں رومن ایمپائر سے آزاد کروادیں گے۔اس وقت ان کی حالت ایسی ہی تھی جیسا کہ آج کل ہمارے سیاستدان امریکہ سے آزاد ہونا چاہتے ہیں لیکن راستہ نہیں مل رہا ہے۔حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے انہیں فرمایا کہ آپ لوگ پہلے مذہبی لیڈرز کی حرکتوں سے جان چھڑائیں اور اصلاح جب کر لیں گے تو پھر آپ لوگ آزاد ہو سکیں گے۔اب مذہبی لیڈرز کو محسوس ہوا کہ ہماری طاقت ختم کرنا چاہتے ہیں تو انہوں نے حقیقی مسیح عیسی علیہ الصلوۃ والسلام پر نہ صرف انکار کرنے لگے بلکہ پھر پراپیگنڈا کر کے سازشیں کرنے لگے۔آخر کار انہوں نے رومن پولیس کے ذریعے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو شہید کرنے کی کوشش کی لیکن ناکام ہوئے۔اس کے بعد اللہ تعالی نے انہیں سزا دی کہ 70CE میں رومن فوج نے بنی اسرائیل کے لاکھوں لوگوں کو قتل عام کیا۔جو بچ سکے تو وہ عرب صحرا میں چھپ کر رہنے لگے۔اس کے بعد 5 صدیوں میں ان کے کچھ قبیلے مدینہ منورہ اور خیبر میں سیٹل ہوئے۔جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم 622CE میں مدینہ تشریف لائے اور قرآن مجید نازل ہوا اور بنی اسرائیل و کو ان کی حرکتیں سامنے آگئیں۔

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے حواری صحابہ رضی اللہ عنہم کی جدوجہد اور 70-622CE کی تاریخ

حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے 11 مخلص حواری اپنی دینی خدمات کے سبب ممتاز ہوئے جبکہ ایک منافق غدار نکلا۔ ان گیارہ صحابہ کے دور کو "حواریوں کا دور" (Apostolic Age) کہا جاتا ہے۔ منافق یہودا اسکریوتی کی جگہ ایک اور صاحب متیاہ کو غلط فہمی میں 12 حواریوں میں شمار کیا گیا۔ اسی منافق کو رومی پولیس نے صلیب کے ذریعے قتل کیا تھا لیکن عیسائی حضرات اسے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سمجھ بیٹھے اور کئی صدیوں بعد یہ عقیدہ ایجاد کیا کہ اللہ تعالی نے ہمارے گناہوں کو ختم کرنے کے لیے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو شہید کر دیا ہے۔ یہ دور 33CE میں حضرت عیسی کے آسمان پر اٹھائے جانے سے لے کر تقریباً 115CE میں آخری حواری یوحنا (یحیی) کی وفات تک محیط ہے۔ اس دور میں ان حواریوں نے اپنے کچھ شاگردوں (تابعین) کی مدد سے حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے پیغام کو پوری رومن ایمپائر میں پھیلا دیا۔ بائبل کے عہد نامہ جدید میں "رسولوں کے اعمال" (Acts of Apostles) نامی کتاب میں اس جدوجہد کی تاریخ ریکارڈ کی گئی ہے۔

حواریوں کے سربراہ حضرت شمعون پطرس (Simon Peter) رضی اللہ عنہ تھے۔ ان حضرات نے دعوت و تبلیغ کا کام شروع کیا۔ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کے غیر معمولی معجزات پوری رومن دنیا میں مشہور ہو چکے تھے، چنانچہ بہت سے لوگ ان پر ایمان لانا شروع ہوئے۔ اس دور میں ویسے ہی لوگ معجزات سے بہت زیادہ متاثر ہوا کرتے تھے اور شام میں ایک معجزاتی تحریک بھی موجود تھی۔ ایک دن ان کی تبلیغ سے 3000 افراد ایمان لائے۔ ان میں قربانی کا جذبہ بہت طاقتور تھا اور یہ اپنی جائیداد بیچ بیچ کر ایک دوسرے کی ضروریات پوری کیا کرتے تھے۔ روزانہ کسی ہیکل (یہودی عبادت گاہ یا سائناگاگ) میں اکٹھے ہوتے اور اپنا اپنا کھانا لے آتے اور مل کر کھاتے۔ ان مومنین میں ایک صاحب یوسف بھی شامل تھے جنہوں نے اپنا کھیت بیچ کر ساری رقم حواریوں کے قدموں میں رکھ دی۔ انہیں "برناباس" کا خطاب دیا گیا جس کا مطلب ہے "نصیحت کا بیٹا۔" آہستہ آہستہ بہت سے شہروں میں عیسائی کمیونٹیز وجود میں آنے لگیں۔ یہ لوگ اپنے ایمان کو خفیہ رکھتے تھے۔

جب کثیر تعداد میں لوگ عیسائی ہو گئے تو ان کا ایمان ظاہر ہوا۔ اب عیسائیوں کو یہودیوں کی طرف سے شدید تکالیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اس وجہ سے ان حضرات نے سینہ بہ سینہ اپنی دعوت ایک شہر سے دوسرے شہر پھیلانی شروع کر دی۔ اس زمانے میں ساؤل نام کے ایک یہودی تھے، جو عیسائیوں کو بہت تکالیف دیتے تھے۔ انہیں ایک دن خواب میں حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کی زیارت ہوئی اور اس کے بعد وہ ایمان لے آئے اور جگہ جگہ حضرت عیسی کے نام کی منادی کرنے لگے۔ یہی صاحب بعد میں "سینٹ پال" کے نام سے مشہور ہوئے۔ پال نے حواریوں کے ساتھ شریک ہونے کی کوشش کی مگر ان کا اعتبار کسی نے نہ کیا۔ برناباس نے ان کے حق میں گواہی دی جس پر انہیں کمیونٹی میں شامل کر لیا گیا۔ (بائبل۔ رسولوں کے اعمال)

عیسائیت میں اختلافات کا آغاز

بائبل کے مطابق حضرت عیسٰی علیہ الصلوۃ والسلام کے بعد پال اور برناباس کے درمیان اختلاف ہو گیا تھا جس کی وجہ سے انھوں نے علیحدگی اختیار کر لی۔ اگلی جنریشنز میں رومن ایمپائر میں پال کے پیروکار زیادہ بنے اور کنسٹنڈائن بادشاہ 330CE میں ایمان لائے جس سے پال کے پیروکار کی تعداد زیادہ ہوتی گئی۔ پال ہی نے عقیدہ ایجاد کیا کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا قرار دیا اور سیدہ مریم رضی اللہ عنہا کو بھی خدا کی بیگم کہنے لگے۔ چونکہ یورپ اور روس میں توہم پرستی اور شخصیت پرستی تھی، اس لیے پال کے پیروکار بنے۔ پال نے تورات کو بھی کینسل کر دیا اور کہا کہ تورات تو صرف بنی اسرائیل کے لیے ہے، باقی یورپی عیسائیوں پر تورات پر عمل ضروری نہیں ہے۔

حضرت برناباس اور حواری صحابہ رضی اللہ عنہ کے پیروکار افریقہ میں زیادہ ایمان لائے۔ انہی کے پیروکار نجاشی بادشاہ تھے اور انہی کے نزدیک نجران کے پادری تھے جو مدینہ منورہ آ کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرتے رہے۔ جب پادری ایمان نہیں لائے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالی کے حکم پر مباحلہ کیا جس کی تفصیل آگے آ رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں نجران، یمن اور افریقہ کے اکثر عیسائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے اور یہی حواریوں کے پیروکار تھے۔ اس وقت جتنے عیسائی موجود ہیں تو وہ سب ہی پال کے پیروکار ہیں۔ تفصیل کے ساتھ آپ میری اس کتاب میں پڑھ سکتے ہیں۔

https://mubashirnazir.org/2023/03/05/%d9%85%d8%b3%d9%84%d9%85-%d8%aa%d8%a7%d8%b1%db%8c%d8%ae-%db%94-%d8%b3%db%8c%d8%a7%d8%b3%db%8c%d8%8c-%d8%aa%db%81%d8%b0%db%8c%d8%a8%db%8c%d8%8c-%d8%b9%d9%84%d9%85%db%8c%d8%8c-%d9%81%da%a9%d8%b1%db%8c/

حواری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے پیروکاروں عیسائی جبکہ پال کے پیروکاروں عیسائی حضرات کا نقشہ 628CE

https://imgur.com/roman-persian-empires-with-vassals-circa-600-ad-on-eve-of-islamic-conquests-1378x674-ovSIhNO

سورۃ آل عمران 3: مباحلہ۔۔۔اپنے لیے ہلاکت کی دعا

ذَٰلِكَ نَتْلُوهُ عَلَيْكَ مِنَ الْآيَاتِ وَالذِّكْرِ الْحَكِيمِ. (58)	(اے رسول! آپ عیسائی لیڈرز کو سنا دیجیے:) "یہ ہماری آیات اور بڑی حکمت یاددہانی (Reminder) ہے جو ہم آپ کو سنارہے ہیں۔
إِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ ۖ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ. (59) الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ. (60)	اللہ تعالی کے نزدیک عیسیٰ کی مثال آدم ہی کی طرح ہے جیسے اللہ تعالی نے انہیں مٹی سے بنایا، پھر اسے حکم دیا کہ ہو جاتو وہ ہو جاتا ہے۔ آپ کے رب کی طرف سے یہی حق ہے، لہٰذا آپ کسی شبہات میں نہ رہیے گا۔"
فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ. (61)	(اے رسول!) پھر یہ علم آپ کے پاس آجانے کے بعد بھی جو اِس معاملے میں آپ سے بحث کریں تو کہہ دیجیے گا: آپ تشریف لائیے، ہم بھی اپنے بچوں کو بلا لیتے اور آپ بھی اپنے بچوں کو لے آیئے۔ ہم بھی اپنی خواتین کو بلا لیتے ہیں اور آپ بھی اپنی خواتین کو لے آیئے۔ ہم اور آپ بھی خود بھی خود تشریف لائیں تاکہ پھر ہم سب مل کر دعا کرتے ہیں کہ جھوٹوں پر اللہ تعالی لعنت فرمادے۔
إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْقَصَصُ الْحَقُّ ۚ وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ إِلَّا اللَّهُ ۚ وَإِنَّ اللَّهَ لَهُوَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ. (62) فَإِن تَوَلَّوْا فَإِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِالْمُفْسِدِينَ. (63)	اِس میں شبہ نہیں کہ یہی سچا بیان ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی خدا نہیں ہے جبکہ اللہ تعالی ہی زبردست اور وزڈم کا مالک ہے۔ پھر وہ اگر بھاگ جائیں تو اللہ تعالی تو ان فساد کرنے والوں سے واقف ہی ہے۔

مباحلہ ایسی دعا ہے کہ انسان کہے کہ اگر میں غلطی پر ہوں تو اللہ مجھ پر لعنت بھیج دے اور رسول کا چیلنج تھا۔ اتمام حجت کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان پادری لیڈرز پر مباحلہ کے لیے چیلنج گیا لیکن وہ ڈر کر مباحلہ نہیں کر سکے۔ یہ عیسائی مذہبی لیڈرز نجران، یمن سے مدینہ منورہ آئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرنے لگے۔ انہی پر یہ آیات نازل ہوئیں اور ان تک دعوت پہنچ گئی چنانچہ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ یمن اور افریقہ کی اکثریت ایمان لائے۔

سورۃ آل عمران 3 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-9: کتاب الٰہی کا مطالعہ کرنے کا طریقہ کار
- آیات 10-32: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وارننگ۔۔۔اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 33-63: اہل کتاب کی تاریخ اور ان میں فائنل وارننگ
  - ✓ تاریخ
  - ✓ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت
  - ✓ مباحلہ۔۔۔اپنے لیے ہلاکت کی دعا کی وارننگ
- آیات 64-99: عیسائی حضرات کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت
- آیات 100-189: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس
  - ✓ غلو اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ فرقہ پرستی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذمہ داریاں
  - ✓ جنگ احد سے متعلق مشکلات میں سوالات کے جوابات
  - ✓ اکنامکس اور سوشل اصلاح
- اختتام 190-200۔۔۔ایمان اور دعا

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کے لیے انذار عام یعنی واضح دعوت

قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَىٰ كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَلَّا نَعْبُدَ إِلَّا اللَّهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَلَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُونِ اللَّهِ ۚ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُولُوا اشْهَدُوا بِأَنَّا مُسْلِمُونَ. (64)	(اے رسول!) آپ ان سے فرما دیجیے: ""اے اہل کتاب! اس ارشاد کی طرف تشریف لائیے جو ہمارے اور آپ کے درمیان اتفاق ہے کہ ہم اللہ تعالی کے سوا کسی کی عبادت نہ کریں، نہ ہی اس کے ساتھ کسی چیز کو شریک ٹھیرائیں اور نہ ہم میں سے کوئی ایک دوسرے کو اللہ تعالی کے سوا اپنا خدا بنائے۔"" لیکن اگر وہ لوگ کنارہ کشی کریں تو پھر آپ کہہ دیجیے کہ گواہ رہیے کہ ہم تو مسلم ہیں (کہ ہم اللہ تعالی پر سرنڈر کر چکے ہیں۔)
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تُحَاجُّونَ فِي إِبْرَاهِيمَ وَمَا أُنْزِلَتِ التَّوْرَاةُ وَالْإِنْجِيلُ إِلَّا مِنْ بَعْدِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ. (65)	اے اہل کتاب! آپ ابراہیم کے بارے میں کیوں بحث کرتے ہیں (کہ ابراہیم تو ان کے مذہب پر تھے جبکہ) تورات وانجیل تو اس کے بعد ہی نازل ہوئی تھیں۔ پھر کیا آپ اتنی بات بھی نہیں سمجھتے ہیں؟
هَا أَنْتُمْ هَٰؤُلَاءِ حَاجَجْتُمْ فِيمَا لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ فَلِمَ تُحَاجُّونَ فِيمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهِ عِلْمٌ ۚ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ. (66)	یہ آپ ہی لوگ ہیں کہ اس گفتگو میں تو بحث کر چکے ہیں جن کے بارے میں آپ کو کچھ علم تھا، مگر اب یہ اس میں کیوں بحث کر رہے ہیں جس کا آپ کو کچھ بھی علم نہیں ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کی شخصیت تمام مسلمان، عیسائی اور یہودی سب ہی ایمان لاتے ہیں۔ اب پادری حضرات نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بحث کرنے لگے کہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام تو ہمارے مذہب پر تھے۔ اس کا جواب اللہ تعالی نے دیا ہے کہ اگر آپ تورات اور انجیل کے مذہب پر ہیں تو یہ بعد میں ہی نازل ہوئی تھی تو پھر ابراہیم آپ کے مذہب پر کیسے قائم ہو سکتے ہیں؟

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کا رویہ ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کے ساتھ تقابلی مطالعہ (Comparative Studies)

مَا كَانَ إِبْرَاهِيمُ يَهُودِيًّا وَلَا نَصْرَانِيًّا وَلَٰكِن كَانَ حَنِيفًا مُّسْلِمًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔(67)	حقیقت یہ ہے کہ اِن سب حقائق کو اللہ تعالی جانتا ہے لیکن آپ لوگ نہیں جانتے ہیں۔ ابراہیم نہ یہودی تھے اورنہ کرسچن (Christian)، بلکہ ایک یکسو (مخلص) مسلم تھےاوروہ ان مشرکین میں سے بھی نہیں تھے۔
إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا ۗ وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ۔(68)	ابراہیم کے ساتھ نسبت کا زیادہ حق تو ان لوگوں کا ہے جنہوں نے ان کی پیروی کی ۔اب یہ نبی (محمد) اس کے حقدار ہیں اوروہ لوگ بھی جو ان پر ایمان لائے ہیں۔اللہ تعالی تو انہی ایمان والوں کا ساتھی ہے۔
وَدَّت طَّائِفَةٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يُضِلُّونَكُمْ وَمَا يُضِلُّونَ إِلَّا أَنفُسَهُمْ وَمَا يَشْعُرُونَ۔(69)	(اہل ایمان !) ان اہل کتاب کے ایک گروہ کی تمنا ہے کہ کسی طرح آپ صحیح راستے سے ہٹادیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس طرح وہ اپنے آپ ہی کو گمراہی میں ڈال رہے ہیں لیکن سمجھتے نہیں ہیں۔
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَأَنتُمْ تَشْهَدُونَ۔(70)	اے اہل کتاب! آپ اللہ تعالی کی آیات کے منکر کیوں ہوتے ہیں، حالانکہ آپ ان (تورات وانجیل) کے گواہ ہیں؟
يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَلْبِسُونَ الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُونَ الْحَقَّ وَأَنتُمْ تَعْلَمُونَ۔ (71)	اے اہل کتاب! آپ حق کو باطل سے کیوں کنفیوز کرتے ہیں جبکہ آپ حق کو کیوں چھپارہے ہیں، حالانکہ آپ لوگ جانتے ہیں!!!

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کی نفسیاتی سازشیں (Psychological Conspiracy)

وَقَالَتْ طَائِفَةٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمِنُوا بِالَّذِي أُنْزِلَ عَلَى الَّذِينَ آمَنُوا وَجْهَ النَّهَارِ وَاكْفُرُوا آخِرَهُ لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُونَ۔ (72)	اہل کتاب کا ایک گروپ (مذہبی لیڈر اپنے مریدوں کو) کہتے ہیں کہ مسلمانوں پر جو کچھ نازل ہوا ہے، اس پر صبح ایمان لاؤ اور شام کو اس کا انکار کر دیا کرو تاکہ وہ بھی (متاثر ہو کر) الگ ہو جائیں۔ اپنے مذہب والے لوگوں کے سوا کسی کی کوئی بات نہ مانا کرو۔
وَلَا تُؤْمِنُوا إِلَّا لِمَنْ تَبِعَ دِينَكُمْ قُلْ إِنَّ الْهُدَىٰ هُدَى اللَّهِ أَنْ يُؤْتَىٰ أَحَدٌ مِثْلَ مَا أُوتِيتُمْ أَوْ يُحَاجُّوكُمْ عِنْدَ رَبِّكُمْ ۗ قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ۔ (73) يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ۔ (74)	آپ ان سے فرما دیجیے کہ ہدایت تو اصل میں اللہ تعالیٰ ہی کی ہدایت ہے۔ (اہل کتاب کے لیڈرز! آپ ایسی بات کہتے ہیں کہ) کسی کی بات نہ مانا کریں کہ ایسا نہ ہو کہ اِس طرح کی حیثیت کسی اور کو بھی مل جائے جو تمہیں ملی ہوئی ہے جبکہ وہ (مسلمان) تمہارے رب کے حضور میں بات کر سکیں گے۔ (اے رسول!) آپ ان سے فرما دیجیے کہ فضل تو اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرما دیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑی وسعت اور بڑے علم کا مالک ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے، اپنی رحمت کے لیے خاص کر لیتا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ بڑے فضل کا مالک ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ان آیات میں عیسائی اور یہودی مذہبی لیڈرز کی سازشوں کو واضح کر دیا تاکہ یہ معلوم ہو جائے کہ وہ کس طرح اپنے مریدوں کو کنفیوز کر کے اپنے نفسیاتی غلام بنا دیتے ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اس لیے رکھا کہ مرید حضرات اپنے پیر اور علماء کی غلطیوں کو سمجھ سکیں تاکہ وہ ہدایت کی طرف آ جائیں۔ آپ ابھی دیکھ سکتے ہیں کہ جب مسلمانوں کے ہاں فرقے پیدا ہوئے تو ان کے لیڈرز نے بھی کس طرح اپنے پیروکاروں کو مرید بنا کر نفسیاتی غلام کرتے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ان سازشوں کو اتنا کلیئر کر دیا کہ آپ بھی اپنے فرقے کے لیڈرز، علماء اور پیروں کی نفسیاتی غلامی سے خود بچ سکتے ہیں۔

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کا معاشی اور نفسیاتی فراڈ (Financial & Psychological Fraud)

وَمِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَنْ إِنْ تَأْمَنْهُ بِدِينَارٍ لَا يُؤَدِّهِ إِلَيْكَ إِلَّا مَا دُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا ۗ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَالُوا لَيْسَ عَلَيْنَا فِي الْأُمِّيِّينَ سَبِيلٌ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ۔ (75)	(اے صحابہ کرام!) آپ ان اہل کتاب سے توقع رکھتے ہیں کہ آپ کے رسول کے معاملے میں یہ انصاف کی بات کر سکیں گے) جبکہ ادھر صورت حال یہ ہے کہ اہل کتاب میں وہ لوگ بھی ہیں کہ اگر آپ مال و دولت کا ڈھیر ان کے پاس امانت رکھ دیں تو وہ لوگ آپ کو واپس دے دیں گے لیکن ان میں وہ لوگ بھی ہیں کہ اگر آپ ایک دینار (1$) بھی انہیں امانت میں دے دیں تو جب تک آپ ان کے سر پر سوار نہ ہو جائیں، تو وہ آپ کو واپس نہیں دیں گے۔ یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے کہہ رکھا ہے کہ ان امیوں (People of other Religious) کے معاملے میں ہم پر کوئی الزام نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ جانتے بوجھتے اللہ تعالی پر جھوٹ باندھتے ہیں۔
بَلَىٰ مَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ وَاتَّقَىٰ فَإِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَّقِينَ۔ (76)	ہاں، کیوں نہیں؟ (اللہ تعالی کا طریقہ تو یہ ہے کہ) جو اس کے ساتھ معاہدے کو پورا کرے اور پرہیز گار رہے تو پھر وہ اللہ محبوب ہے کیونکہ اللہ تعالی پرہیز گاروں سے محبت کرتا ہے۔

ابھی ہم چیک کر سکتے ہیں کہ ہمارے کون علماء اور پیر حضرات، اہل کتاب کی طرح نذرانہ لے کر اپنے فنڈ میں جمع کرتے رہے ہیں اور پھر اپنے مزار یا مدرسہ میں چھپا کر خزانہ حاصل کرتے ہیں لیکن معمولی سی رقم ہی اپنے شاگردوں کو دے کر اپنے خزانے میں چھپائے رکھتے ہیں۔ ایسی مثالیں اہل کتاب، مسلمان، ہندو اور بدھ مت سب لیڈرز کی یہی صورتحال ہے۔ اللہ تعالی انہی پیروکاروں کو بچانے کے لیے قرآن مجید میں یہی صورتحال سامنے رکھ دیا ہے تاکہ ہم نفسیاتی غلامی سے بچ کر ہدایت کی طرف آ سکیں۔ مسلمانوں کے ہاں یہی جعلی جھوٹ احادیث ہیں جس سے فرقے ایجاد ہوئے ہیں۔

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کا معاشی اور نفسیاتی فراڈ (Financial & Psychological Fraud)

إِنَّ الَّذِينَ يَشْتَرُونَ بِعَهْدِ اللَّهِ وَأَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيلًا أُولَٰئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْآخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللَّهُ وَلَا يَنْظُرُ إِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَلَا يُزَكِّيهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (77)	اس کے بر خلاف جو لوگ اللہ تعالی سے معاہدہ اور اپنی قسموں کو تھوڑی قیمت پر بیچ دیتے ہیں، ان کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ اللہ تعالی قیامت کے دن نہ ان سے کوئی بات کرے گا، نہ ان کی طرف محبت سے دیکھے گا اور نہ انہیں (گناہوں سے) پاک کرے گا، بلکہ وہاں ان کے لیے ایک دردناک سزا ہے۔
وَإِنَّ مِنْهُمْ لَفَرِيقًا يَلْوُونَ أَلْسِنَتَهُمْ بِالْكِتَابِ لِتَحْسَبُوهُ مِنَ الْكِتَابِ وَمَا هُوَ مِنَ الْكِتَابِ وَيَقُولُونَ هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَمَا هُوَ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ وَيَقُولُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (78)	ان میں وہ لوگ بھی ہیں کہ اللہ تعالی کی کتاب (تورات، انجیل اور قرآن) کو پڑھتے ہوئے اپنی زبان کو اس طرح توڑتے مروڑتے ہیں کہ آپ سمجھیں کہ (جو کچھ وہ پڑھ رہے ہیں) وہ کتاب ہی کی عبارت ہے حالانکہ وہ کتاب کی عبارت نہیں ہوتی ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے لیکن وہ اللہ تعالی کی طرف سے وہ نہیں لکھا ہوتا ہے جبکہ اس طرح جانتے بوجھتے اللہ تعالی سے متعلق جھوٹ باندھتے ہیں۔

آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ہمارے ہاں بھی فرقہ واریت کے ساتھ قرآن مجید کے معنی کو تبدیل کر دیتے ہیں۔ لکھ کر ترجمے میں کوئی غلطی تحریر نہیں کر سکتے ہیں لیکن وہ اپنی تقریروں میں ایک آیت کی تلاوت کر کے اس کی وضاحت میں اپنے فرقے کی بات کہہ دیتے ہیں۔ اسے حدیث کہہ کر ان جعلی احادیث کو بیان کرتے ہیں۔ فرقہ واریت کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ اپنے پیروکاروں کی تعداد زیادہ بڑھا سکیں تاکہ انہی مریدوں سے چندہ لے کر اپنے خزانے میں ڈالتے رہیں۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اپنے ہی بیٹوں کو اپنا خلیفہ بنا کر اپنے خزانے کو وہیں پر رکھتے ہیں ورنہ کوئی مرید اگر عالم یا پیر بن جائے تو پھر فنڈ ادھر چلا جائے گا۔ یہ حضرات آپ کو کہتے ہیں کہ قرآن کی صرف تلاوت کرو لیکن اس کا ترجمہ یا تفسیر بالکل نہ پڑھو ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اس طرح وہ نسل در نسل اپنے مریدوں کو غلام بناتے رہتے ہیں۔ اب جو شاگرد بڑا عالم بن جائے تو وہ اپنے مرشد سے الگ ہو کر اپنا فرقہ بنا دیتا ہے۔ اس طرح ہی ہر فرقے کے اندر مزید فرقے پیدا ہوتے جاتے ہیں۔ ابھی آپ محدثین کے طریقہ کار کو پڑھ لیجیے تو آپ جعلی احادیث کی ریسرچ کر سکتے ہیں۔ اکثر فرقوں کی بنیاد جعلی احادیث پر ہیں۔

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کا معاشی اور نفسیاتی فراڈ (Financial & Psychological Fraud)

مَا كَانَ لِبَشَرٍ أَنْ يُؤْتِيَهُ اللَّهُ الْكِتَابَ وَالْحُكْمَ وَالنُّبُوَّةَ ثُمَّ يَقُولَ لِلنَّاسِ كُونُوا عِبَادًا لِي مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَٰكِنْ كُونُوا رَبَّانِيِّينَ بِمَا كُنْتُمْ تُعَلِّمُونَ الْكِتَابَ وَبِمَا كُنْتُمْ تَدْرُسُونَ. (79)	(پھر یہی نہیں، وہ اللہ تعالی کے رسول پر بھی جھوٹ باندھتے ہیں اور نہیں سوچتے کہ) کسی انسان کی یہ شان نہیں ہے کہ اللہ تعالی اسے اپنی کتاب دے کر اسے فیصلہ کرنے کی صلاحیت اور نبوت عطا فرمائے۔ پھر وہ لوگوں سے یہ کہے کہ اللہ تعالی کے بجائے تم میرے بندے بن جاؤ۔ نہیں، بلکہ (وہ نیک انسان تو یہی کہے گا کہ لوگو!) "اللہ تعالی کے بندے بن جایئے کیونکہ آپ اللہ تعالی کی کتاب پڑھتے اور پڑھاتے ہیں۔"
وَلَا يَأْمُرَكُمْ أَنْ تَتَّخِذُوا الْمَلَائِكَةَ وَالنَّبِيِّينَ أَرْبَابًا ۗ أَيَأْمُرُكُمْ بِالْكُفْرِ بَعْدَ إِذْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. (80)	(نیک انسان) وہ آپ سے یہ نہیں کہے گا کہ فرشتوں اور نبیوں کو اپنا رب بنا لیں۔ آپ لوگ مسلمان ہو جانے کے بعد وہ آپ کو کفر اختیار کر لینے کی ترغیب دے سکتا گا؟

شرک بنیادی طور پر اس عقیدے میں پیدا ہوئے جسے "اوتار" کہتے ہیں۔ ہندو مت اور بدھ مت میں اوتار کا تصور یہ ہے کہ خدا، انسان کی شکل میں ہمارے پاس آ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندوؤں نے رام اور بدھ مت میں گوتم بدھ کو خدا مان لیا اور ان کے مندروں میں رام، سیتا یا دیگر بزرگوں کے مجسمے میں پوجا ہوتی ہے۔ اسلام میں اصول توحید کا ہے اور قرآن، تورات اور انجیل میں واضح ہے کہ کوئی انسان، خدا نہیں بن سکتا ہے۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے ایک فرقے نے "خدا کا بیٹا" قرار دیا اور اپنے انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو خدا کا بیٹا قرار دے کر ان کی تصاویر کو چرچ میں شامل کرتے ہیں جبکہ اپنے سینٹ حضرات کی کھوپڑیاں بھی کہیں ملتی ہیں۔ مسلمانوں نے اس کے لیے "خدا کا دوست ولی اللہ یا امام" اپنے بزرگوں کو ایجاد کر دیا اور ان کی قبروں میں مزار بنا دیے۔ اب وہ بھی مشرکانہ عمل انہی مزارات میں کرتے ہیں۔ انہوں نے یہ ایجاد کیا کہ ہماری دعائیں قبول نہیں ہوتیں بلکہ ان بزرگ سے درخواست کریں کہ وہ دعا کریں تو یہ قبول ہو گی۔ چنانچہ وہ مزارات میں جا کر دعا انہی بزرگوں کی قبر سے کرتے رہے ہیں جو پوجا جیسی شکل ہے۔ آپ قرآن مجید کو پڑھ کر فیصلہ کر لیجیے کہ کس مذہب میں جو عمل ہو رہے ہیں تو وہ درست ہے یا نہیں؟ اسی طرح جعلی احادیث کی ریسرچ کر کے آپ فرقہ واریت سے جان چھڑا سکتے ہیں۔

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کے لیے رسالت کے معاملے میں قدیم معاہدہ (Old Testament, New Testament & Final Testament)

وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْتُكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُصَدِّقٌ لِمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ ۚ قَالَ أَأَقْرَرْتُمْ وَأَخَذْتُمْ عَلَىٰ ذَٰلِكُمْ إِصْرِي ۖ قَالُوا أَقْرَرْنَا ۚ قَالَ فَاشْهَدُوا وَأَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشَّاهِدِينَ۔ (81) فَمَنْ تَوَلَّىٰ بَعْدَ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ۔ (82)	انہیں یاد دلائیے، جب اللہ نے انبیاء کرام کے بارے میں معاہدہ لیا تھا کہ ”میں نے جو شریعت اور وزڈم آپ کو عطا فرمائی ہے، پھر آپ کے پاس کوئی رسول اس (کتاب) کی تصدیق کرتے ہوئے آئے جو آپ کے پاس موجود ہو تو پھر آپ اس رسول پر ضرور ایمان لائیے گا اور اس رسول کی مدد ضرور کیجیے گے۔“ اس کے بعد پوچھا: ”کیا آپ نے اقرار کیا اور اسپر میرے معاہدے کی ذمہ داری قبول کر لی ہے؟ " انہوں نے عرض کیا: ”جی ہاں، ہم نے اقرار کر لیا۔“ فرمایا: ”پھر گواہ رہیے اور میں بھی آپ کے ساتھ گواہ ہوں۔ پھر جو شخص اس نبی) کے بعد اس معاہدے کو کینسل کریں گے تو وہی فاسق ہوں گے۔“

بائبل میں قدیم معاہدہ (Old Testament) کہا جاتا ہے جس میں حضرت ابراہیم، اسماعیل، اسحاق، یعقوب، موسی اور دیگر انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام نے اللہ تعالی سے معاہدہ کیا تو پھر ان کی امت کا بھی معاہدہ ہو گیا۔ اب ذمہ داری ہر انسان پر ہو گئی جو جس نبی پر ایمان لائے۔ پھر جب عیسائی حضرات، بنی اسرائیل سے الگ ہوئے تو انہوں نے جدید معاہدہ (New Testament) کیا جو بالکل وہی ہے جو حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام نے معاہدہ کیا تھا۔ اب یہی فائنل معاہدہ (Final Testament) قرآن مجید میں ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کی امت سے متعلق ہے۔

ابھی آپ ان تینوں معاہدوں کا مطالعہ کریں تو پھر تورات، انجیل اور قرآن میں ایمان اور اخلاقیات میں کوئی فرق نہیں ہے۔ شریعت میں بھی کوئی فرق نہیں ہے سوائے اس کہ کسی خاص ٹائم کا حکم تھا تو اس میں معمولی تبدیلی آئی ہو کہ ماحول بدل گیا۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ یہودی، عیسائی اور مسلمان فقہاء انسانوں نے جو فتوے دیے ہیں تو وہاں اختلاف ہمیشہ رہے گا کیونکہ یہ محض انسانی عمل ہے جو اللہ تعالی کا حکم نہیں ہے۔

حضرت موسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا لیکچر

خداوند نے مجھ سے کہا: "وہ جو چاہتے ہیں، وہ ٹھیک ہے۔ میں تمہاری طرح کا ایک نبی ان کے لیے بھیج دوں گا وہ نبی تمہارے بھائیوں (یعنی بنی اسماعیل) کے درمیان میں کوئی ایک ہو گا۔ میں اسے وہ سب بتاؤں گا جو اسے کہنا ہو گا اور وہ لوگوں سے وہی کہے گا جو میرا حکم ہو گا۔" (بائبل استثنا 18:18)

یسوع نے جواب دیا: "اُس مسیح کا نام قابلِ تعریف ہے، کیونکہ خود خدا نے اُس کا یہ نام رکھا جب اُس نے اُس کی رُوح پیدا کی، اور اُسے ملکوتی نشان میں رکھا۔ خدا نے کہا: 'محمدؐ، اِنتظار کر، کیونکہ میں تیری خاطر بہشت، دُنیا اور بڑی تعداد میں مخلوق پیدا کیا چاہتا ہُوں، جن کو میں تجھے تحفے میں دیتا ہُوں، یہاں تک کہ جو تجھے مُبارک کہے

Marfat.com

http://s595909773.online-home.ca/KB/Brnabas%20Ki%20Anjeel/WQ.pdf

حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کا لیکچر

گا مُبارک ہو گا، اور جو تجھے کوسے گا لعنتی ہو گا۔ جب میں تجھے دُنیا میں بھیجوں گا تو اپنا رسُول نجات بنا کر بھیجوں گا، اور تیرا کلام سچا ہو گا، یہاں تک کہ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے، پر تیرا دین نہ ٹلے گا۔' سو اُس کا پاک نام محمدؐ ہے۔"

تب بھیڑ نے اپنی آوازیں بلند کر کے کہا: "اے خدا، ہمیں اپنا رسُول بھیج؛ اے محمدؐ، دُنیا کی نجات کے لیے جلد آ۔"

۹۸ - اور یہ کہہ کر بھیڑ کاہن کے ساتھ اور حاکم، ہیرودیس کے ساتھ، یسوع اور

حضرت برناباس رضی اللہ عنہ نے حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی سیرت پر کتاب لکھی جو "برناباس کی انجیل" کے نام پر مشہور ہے۔ اٹلی میں رومن کیتھولک کی لائبریری میں دریافت ہوئی ہے۔

اس سے یہی کنفرم ہوتا ہے کہ حضرت موسی اور عیسی علیہما الصلوۃ والسلام نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کی اور سب انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا دین ایک ہی ہے۔

سورۃ آل عمران 3: اہل کتاب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم پر ایمان

أَفَغَيْرَ دِينِ اللَّهِ يَبْغُونَ وَلَهُ أَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ طَوْعًا وَكَرْهًا وَإِلَيْهِ يُرْجَعُونَ. (83)	(یہ رسول محمد اس طرح آئے ہیں) تو کیا یہ لوگ اب اللہ تعالی کے دین کے سوا کسی اور دین کی تلاش میں ہیں؟ حالانکہ زمین اور آسمانوں مجبوراً سب اسی رب کے فرمانبردار ہیں اور اس کی طرف لوٹائے جائیں گے۔
قُلْ آمَنَّا بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ عَلَيْنَا وَمَا أُنْزِلَ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ وَيَعْقُوبَ وَالْأَسْبَاطِ وَمَا أُوتِيَ مُوسَىٰ وَعِيسَىٰ وَالنَّبِيُّونَ مِنْ رَبِّهِمْ لَا نُفَرِّقُ بَيْنَ أَحَدٍ مِنْهُمْ وَنَحْنُ لَهُ مُسْلِمُونَ. (84)	آپ ان سے فرما دیجیے کہ ہم اللہ تعالی پر ایمان لائے ہیں اور اس کتاب پر ایمان لئے ہیں جو ہم پر نازل کی گئی۔ اسی طرح جو ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب اور ان کی اولاد پر نازل کی گئی تھی، بالخصوص جو کتاب موسیٰ، عیسٰی اور دوسرے سب انبیاء کو ان کے رب کی طرف سے دی گئی تھیں، ہم ان میں سے کسی کے درمیان کوئی فرق نہیں کرتے ہیں (بلکہ اس پر ایمان رکھتے ہیں کہ یہ سب اللہ تعالی کے نبی ہیں) اور ہم انہی کے فرمانبردار ہیں۔
وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ. (85)	(یہی اسلام ہے) اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین اختیار کرنا چاہے گا تو اسے ہر گز قبول نہیں کیا جائے گا اور قیامت میں وہ نامرادوں میں سے ہو گا۔

لفظ ''اسلام'' کا معنی ہے کہ اللہ تعالی کے حضور سرنڈر کر لیں۔ ہر امت نے اپنے اپنے مذہب کا نام رکھ لیا لیکن اللہ تعالی نے تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کے دین کو ''اسلام'' ہی قرار دیا ہے۔ اب جتنے بھی مذہب اور فرقے موجود ہیں تو اس کا اللہ تعالی سے کوئی تعلق نہیں ہے جبکہ اسلام یعنی اللہ تعالی کے حضور سرنڈر کرنا تمام انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کا ایک ہی دین ہے۔

سورۃ آل عمران 3: ہدایت الٰہی کا قانون کہ جس کی نیت درست ہو تو وہ ہدایت ہر آئے گا ورنہ نہیں

كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْمًا كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ وَشَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ وَجَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَاللَّهُ لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظَّالِمِينَ. (86)	(اے اہل ایمان! کیا آپ انہیں ہدایت دینا چاہتے ہیں؟) اللہ تعالی ان لوگوں کو ہدایت کیسے دے گا، جو ایمان لانے کے بعد پھر منکر ہوگئے؟ حالانکہ وہ اس بات کے گواہ ہیں کہ یہ رسول سچے ہیں اور (ان کی سچائی پر گواہی کے لیے) ان کے پاس کھلے ہوئے ثبوت بھی آ چکے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی اس طرح کے ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا ہے۔
أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ أَنَّ عَلَيْهِمْ لَعْنَةَ اللَّهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ. (87) خَالِدِينَ فِيهَا لَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْظَرُونَ. (88) إِلَّا الَّذِينَ تَابُوا مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ وَأَصْلَحُوا فَإِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَحِيمٌ. (89)	یہ وہی لوگ ہیں کہ جن کی سزا یہ ہے کہ ان پر اللہ تعالی، اس کے فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت ہے۔ یہ اسی میں ہمیشہ رہیں گے، نہ ان سے عذاب ہی کم کیا جائے گا اور انہیں کبھی مہلت بھی نہیں دی جائے گی۔ (ان میں سے،) البتہ وہ لوگ ہیں جو اس کے بعد توبہ اور اصلاح کر لیں، تو پھر وہ لوگ اس سے محفوظ رہیں گے، اِس لیے کہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے، اُس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ ثُمَّ ازْدَادُوا كُفْرًا لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الضَّالُّونَ. (90)	اِس کے برخلاف جو لوگ ایمان لانے کے بعد منکر ہوگئے، پھر اپنے اس انکار میں بڑھتے چلے گئے، (یہاں تک کہ آخری وقت موت آگئی تو) ان کی توبہ ہرگز قبول نہیں کی جائے گی اور وہی درحقیقت راہ سے بھٹکے ہوئے ہیں۔
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَمَاتُوا وَهُمْ كُفَّارٌ فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْ أَحَدِهِمْ مِلْءُ الْأَرْضِ ذَهَبًا وَلَوِ افْتَدَىٰ بِهِ ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ وَمَا لَهُمْ مِنْ نَاصِرِينَ. (91)	اسی طرح جو لوگ منکر ہوئے اور اسی انکار کی حالت میں دنیا سے رخصت ہوگئے تو ان میں سے کوئی اگر (اپنے آپ کو سزا سے بچانے کے لیے) زمین بھر کا سونا بھی جان چھڑانے کے لیے بھی دے گا تو اسے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا۔ یہی ہیں جن کے لیے دردناک عذاب ہے اور وہاں وہ اپنا کوئی مددگار نہ پا سکیں گے۔

سورۃ آل عمران 3: مذہبی لیڈرز کے جرائم۔۔۔رسمیں، جعلی فتوے، حرام و حلال میں ذاتی تبدیلیاں

لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّىٰ تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ۚ وَمَا تُنْفِقُوا مِنْ شَيْءٍ فَإِنَّ اللَّهَ بِهِ عَلِيمٌ۔(92)	(اِن کا یہ رویہ محض اِس وجہ سے ہے کہ دینداری کی بعض رسمیں پوری کردینے کے بعد یہ اپنے آپ کو بڑا انسان سمجھتے ہیں۔ آپ ان سے کہہ دیجیے کہ) آپ نیکی کی حقیقت کو ہرگز نہیں پا سکتے، جب تک جو اشیاء آپ کو پسند ہیں تو اس میں سے (اللہ تعالی کی راہ میں) خرچ نہ کریں۔ (اس پر غور کرلیجیے اور یاد رکھیے کہ) جو کچھ بھی آپ خرچ کریں گے، تو اس کا صلہ آپ کو لازماً ملے گا، کیونکہ اللہ تعالی اُسے جانتا ہے (کہ آپ کی نیت کیا ہے؟)
كُلُّ الطَّعَامِ كَانَ حِلًّا لِبَنِي إِسْرَائِيلَ إِلَّا مَا حَرَّمَ إِسْرَائِيلُ عَلَىٰ نَفْسِهِ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُنَزَّلَ التَّوْرَاةُ ۗ قُلْ فَأْتُوا بِالتَّوْرَاةِ فَاتْلُوهَا إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔(93)	(انہیں اعتراض ہے کہ یہ رسول تورات کو کنفرم کرتے ہیں تو اس میں جو اشیاء حرام ہیں، ان میں سے بعض کو حلال کیوں سمجھتے ہیں؟ آپ فرما دیجیے کہ) کھانے کی یہ سب چیزیں بنی اسرائیل کے لیے بھی (اِسی طرح) حلال تھیں، سوائے اُن کے جو اسرائیل (یعقوب) نے تورات کے نازل ہونے سے پہلے (ذوق کے لحاظ سے) صرف اپنے لیے چھوڑدی تھیں (ورنہ وہ حلال تھا۔)
فَمَنِ افْتَرَىٰ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ مِنْ بَعْدِ ذَٰلِكَ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ۔(94)	کہہ دیجیے کہ نہیں مانتے تو لائیے تورات اور اسے پڑھ لیجیے، اگر آپ سچے ہیں؟ پھر اس کے بعد بھی جو لوگ اللہ تعالی پر جھوٹ بولیں تو وہی ظالم لوگ ہیں۔
قُلْ صَدَقَ اللَّهُ ۗ فَاتَّبِعُوا مِلَّةَ إِبْرَاهِيمَ حَنِيفًا وَمَا كَانَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ۔(95)	کہہ دیجیے کہ اللہ تعالی نے سچ فرمایا ہے، اِس لیے (اپنے اِن تعصبات کو چھوڑ کر) ابراہیم کے طریقے کی پیروی کرلیجیے، جو (اسلام کے راستے پر) بالکل یکسو تھے اور مشرکوں میں سے نہیں تھے۔

بائبل میں یہی موجود ہے کہ حضرت یعقوب علیہ الصلوۃ والسلام کو اونٹ کا گوشت پسند نہیں تھا تو بنی اسرائیل کے فقہاء نے فتوی ایجاد کیا کہ اونٹ کا گوشت حرام ہے۔ ایسے ہی جعلی فتوے ہمارے ہاں بھی جعلی احادیث سے ایجاد ہوئے۔

سورۃ آل عمران 3: مذہبی لیڈرز کے جرائم۔۔۔رسمیں، جعلی فتوے، حرام و حلال میں ذاتی تبدیلیاں

إِنَّ أَوَّلَ بَيْتٍ وُضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِي بِبَكَّةَ مُبَارَكًا وَهُدًى لِلْعَالَمِينَ. (96)	(اسی طرح قبلے کے بارے میں بھی انہیں اعتراض ہے۔ ان سے فرما دیجیے کہ)اللہ تعالی کا پہلا گھر جو لوگوں کے لیے تعمیر کیا گیا، وہ یقیناً وہی ہے جو مکہ مکرمہ میں ہے، تمام جہان والوں کے لیے برکت اور ہدایت کے مرکز کی حیثیت سے موجود ہے۔
فِيهِ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ مَقَامُ إِبْرَاهِيمَ ۖ وَمَنْ دَخَلَهُ كَانَ آمِنًا ۗ وَلِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا ۚ وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ. (97)	(حرم شریف) میں کھلے ہوئے ثبوت ہیں کہ یہ ابراہیم کا مرکز ہے۔ جو شخص اس میں داخل ہو جائے، وہ پر امن ہو جاتا ہے اور جو لوگ وہاں تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، ان پر اللہ تعالی کے لیے اس گھر کا حج ہے۔ رہے جو لوگ اس کے بعد بھی انکار کریں گے تو اللہ تعالی کو ان کی کچھ پروا نہیں ہے کیونکہ اللہ تعالی تمام دنیا والوں سے بے نیاز ہے۔
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَاللَّهُ شَهِيدٌ عَلَىٰ مَا تَعْمَلُونَ. (98)	ان سے فرما دیجیے کہ اے اہل کتاب! آپ اللہ تعالی کی ان آیات کا انکار کیوں کرتے ہیں حالانکہ جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو وہ اللہ تعالی کے سامنے ہے؟
قُلْ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ لِمَ تَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ مَنْ آمَنَ تَبْغُونَهَا عِوَجًا وَأَنْتُمْ شُهَدَاءُ ۗ وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ. (99)	ان سے پوچھ لیجیے کہ اے اہل کتاب! آپ ان لوگوں کو اللہ تعالی کے راستے سے کیوں روکتے ہیں جو ایمان لا چکے ہیں؟ آپ اس میں عیب ڈھونڈتے ہیں حالانکہ آپ اس کے گواہ بنائے گئے ہیں؟ (اس پر غور کیجیے اور یاد رکھیے کہ)جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اس سے بے خبر نہیں ہے!!!!

سورۃ آل عمران 3 کا موضوع (Topic)

- ❑ آیات 1-9: کتاب الہی کا مطالعہ کرنے کا طریقہ کار
- ❑ آیات 10-32: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وارننگ۔۔۔اس میں جزاو سزا کا قانون
- ❑ آیات 33-63: اہل کتاب کی تاریخ اور ان میں فائنل وارننگ
  - ✓ تاریخ
  - ✓ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت
  - ✓ مباحلہ۔۔۔اپنے لیے ہلاکت کی دعا کی وارننگ
- ❑ آیات 64-99: اہل کتاب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت
- ❑ آیات 100-189: نئ امت مسلمہ کا تزکیہ نفس
  - ✓ غلو اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ فرقہ پرستی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذمہ داریاں
  - ✓ جنگ احد سے متعلق مشکلات میں سوالات کے جوابات
  - ✓ اکنامکس اور سوشل اصلاح
- ❑ اختتام 190-200۔۔۔ایمان اور دعا

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ آل عمران 3: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس۔۔۔نفسیاتی غلامی سے بچاؤ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ تُطِيعُوا فَرِيقًا مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ يَرُدُّوكُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ كَافِرِينَ. (100)	اہل ایمان! آپ ان اہل کتاب کے ایک گروپ کی بات مان لیں گے تو پھر آپ جب ایمان لانے کے بعد یہ واپس آپ کو کفر کی طرف لے جائیں گے۔
وَكَيْفَ تَكْفُرُونَ وَأَنْتُمْ تُتْلَىٰ عَلَيْكُمْ آيَاتُ اللَّهِ وَفِيكُمْ رَسُولُهُ ۗ وَمَنْ يَعْتَصِمْ بِاللَّهِ فَقَدْ هُدِيَ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ. (101)	(آپ خود غور کر لیجیے کہ) آپ کا کفر میں واپس جانا کس طرح جائز ہو سکتا ہے۔ جب کہ اللہ تعالی کی آیات آپ پر سنائی جا رہی ہیں اور اس رب کا رسول آپ کے اندر موجود ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالی (پر ایمان اور احکامات کو) مضبوطی سے پکڑے رکھے گا تو پھر اس نے سیدھی راہ کو پا لیا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ. (102)	اہل ایمان! اللہ تعالی سے خبردار رہیے، جیسا کہ اسے خبردار رہنے کا حق ہے، اور دنیا سے رخصت ہوتے ہوئے ہر حال میں اسلام پر رخصت ہو جایئے گا۔
وَاعْتَصِمُوا بِحَبْلِ اللَّهِ جَمِيعًا وَلَا تَفَرَّقُوا ۚ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا ۗ كَذَٰلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ لَكُمْ آيَاتِهِ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُونَ. (103)	اللہ تعالی کی رسی کو سب مل کر مضبوطی سے پکڑ لیجیے اور فرقہ واریت میں نہ جایئے۔ آپ اپنے اوپر اللہ تعالی کی اس عنایت کو یاد رکھیے کہ آپ ایک دوسرے کے دشمن تھے لیکن اس رب نے آپ کے دل اکٹھے کر دیے اور اس رب کے فضل و کرم سے آپ بھائی بھائی بن گئے ہیں۔ یاد رکھیے کہ آپ آگ کے ایک گڑھے کے بالکل کنارے پر کھڑے تھے جبکہ اس رب نے آپ کو اس سے بچا لیا ہے۔ اللہ تعالی اسی طرح اپنی آیات آپ کے لیے واضح کرتا ہے تا کہ آپ ہدایت پر رہتے رہیں۔

سورۃ آل عمران 3: فرقہ پرستی سے بچاؤ اور دعوت کی ذمہ داری

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ.(104)	آپ کو چاہیے کہ آپ کے اندر سے کچھ لوگ مقرر ہوں جو نیکی کی دعوت دیں، بھلائی کی تلقین کریں اور برائی سے روکتے رہیں۔ چنانچہ جو لوگ یہ کریں گے تو وہی فلاح پا لیں گے۔
وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ تَفَرَّقُوا وَاخْتَلَفُوا مِن بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْبَيِّنَاتُ ۚ وَأُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ.(105)	آپ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جایئے گا جو فرقوں میں الگ ہو گئے اور انہوں نے نہایت واضح ہدایات اپنے پاس آ جانے کے بعد اختلاف کیا۔ چنانچہ یہ وہی لوگ ہیں کہ جن کے لیے بڑی ہول ناک سزا ہے۔
يَوْمَ تَبْيَضُّ وُجُوهٌ وَتَسْوَدُّ وُجُوهٌ ۚ فَأَمَّا الَّذِينَ اسْوَدَّتْ وُجُوهُهُمْ أَكَفَرْتُم بَعْدَ إِيمَانِكُمْ فَذُوقُوا الْعَذَابَ بِمَا كُنتُمْ تَكْفُرُونَ.(106) وَأَمَّا الَّذِينَ ابْيَضَّتْ وُجُوهُهُمْ فَفِي رَحْمَةِ اللَّهِ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.(107)	اُس دن جب کچھ چہرے روشن ہوں گے اور کچھ چہروں پر تاریکی چھار ہی ہو گی۔ چنانچہ جن کے چہروں پر تاریکی چھار ہی ہو گی تو ان سے پوچھا جائے گا: کیا تم ایمان کی نعمت سے بہرہ یاب ہونے کے بعد پھر کفر کرنے لگے؟ تو اپنے اس کفر کی پاداش میں اب چکھو عذاب کا مزہ۔ رہے وہ لوگ جن کے چہرے روشن ہوں گے تو وہ اللہ تعالی کی رحمت کے سائیوں میں ہوں گے چنانچہ وہ ان (جنت کے سائیوں) میں ہمیشہ رہیں گے۔

کسی بھی مذہب میں فرقہ اس بنیاد پر پیدا ہوتا ہے کہ ایک مذہبی لیڈر اپنی قوم کا بڑا سردار نہیں بن سکتا ہے۔ اب وہ اپنی مذہبی قوم میں اپنے پیروکاروں کو اکٹھا کرتا ہے اور وہ الگ فرقہ بنالیتا ہے۔ اب وہ اکثریت سے ایسا پوائنٹ پیش کرتا ہے کہ اس کے پیروکار الگ ہو جاتے ہیں۔ عربوں کے ہاں ایسا ہی تھا اور وہ آپس میں جنگیں کرتے رہتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں متحد کر دیا تھا۔ اب منافقین اور اہل کتاب انہیں دوبارہ الگ فرقہ بنانا چاہتے تھے تو اللہ تعالی نے اسے روک دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہمیشہ متحد رہے اور کوئی دینی اختلاف نہیں تھا۔ اب منافقین نے الگ پارٹی بنا کر خلفائے راشدین عمر، عثمان، علی اور حسن رضی اللہ عنہم کو شہید کیا۔ ثابقون الاولون طلحہ، زبیر، معاویہ اور حسین رضی اللہ عنہم کو شہید کرنے کی کوشش کی لیکن معاویہ رضی اللہ عنہ ہی ان سے بچ سکے۔ ان کی وفات کے بعد سیاسی فرقے ایجاد ہوئے جو بعد میں مذہبی فرقے بنے اور آج تک موجود ہیں۔ اب آپ چیک کر لیجیے کہ آپ کس فرقے سے تعلق رکھتے ہیں۔ پھر اس فرقے کے نقطہ نظر کو قرآن مجید کے ساتھ میچ کر لیں تو نتیجہ یہی ہو گا کہ قرآن، آپ کو فرقہ واریت سے نکال لے گا۔

سورۃ آل عمران 3: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ذمہ داریاں۔۔۔دینی دعوت

تِلْكَ آيَاتُ اللَّهِ نَتْلُوهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ ۗ وَمَا اللَّهُ يُرِيدُ ظُلْمًا لِلْعَالَمِينَ. (108)	یہ اللہ کی آیات ہیں جو ہم آپ کو ٹھیک ٹھیک سنا رہے ہیں کیونکہ اللہ تعالی نہیں چاہتا ہے کہ وہ دنیا والوں پر کوئی ظلم کر سکے۔
وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ وَإِلَى اللَّهِ تُرْجَعُ الْأُمُورُ. (109)	(لہٰذا ان اہل کتاب مذہبی لیڈرز کی طرح جھوٹی امیدوں میں نہ رہیے گا اور یاد رکھیے کہ) زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، سب کچھ اللہ تعالی ہی کا ہے اور تمام معاملات اللہ ہی کے حضور پیش کیے جاتے ہیں۔
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ ۗ وَلَوْ آمَنَ أَهْلُ الْكِتَابِ لَكَانَ خَيْرًا لَهُمْ ۚ مِنْهُمُ الْمُؤْمِنُونَ وَأَكْثَرُهُمُ الْفَاسِقُونَ. (110)	(اہل ایمان!) آپ ایک بہترین امت ہیں، جو لوگوں پر حق کی شہادت (وضاحت) کے لیے برپا کی گئی ہے۔ آپ لوگ نیکی کی تلقین کرتے ہیں، برائی سے روکتے ہیں اور اللہ تعالی پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔ جبکہ یہ اہل کتاب بھی اگر (قرآن مجید پر) ایمان لاتے تو ان کے لیے بہتر ہوتا۔ (حقیقت یہ ہے کہ) ان میں اہل ایمان بھی ہیں، لیکن ان کی اکثریت نافرمان ہی ہیں۔
لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلَّا أَذًى ۖ وَإِنْ يُقَاتِلُوكُمْ يُوَلُّوكُمُ الْأَدْبَارَ ثُمَّ لَا يُنْصَرُونَ. (111)	یہ آپ کو کچھ اذیت دے سکتے ہیں لیکن اس کے سوا یہ آپ کو ہرگز کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے ہیں۔ اگر یہ آپ سے لڑیں گے بھی تو لازماً بھاگ جائیں گے۔ پھر انہیں کہیں سے کوئی مدد نہ مل سکے گی۔

اہل کتاب کے مخلص لوگ اہل ایمان تھے اور وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لائے۔ جیسے یہودی بڑے اسکالر عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ اور عیسائی بادشاہ نجاشی رحمۃ اللہ علیہ ایمان لائے۔ باقی جو لوگ مخلص نہیں تھے تو وہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سازشیں کرنے لگے لیکن اللہ تعالی نے ناکامی کر دی۔ آپ پڑھ سکتے ہیں کہ جنگ خیبر میں یہود ہار گئے۔ پھر رومن ایمپائر کے کمانڈر ان چیف بھی اپنی فوج کو صرف اس بات پر بھاگ جاتے کہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کی فوج آ رہی ہے۔ صرف چند سالوں میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے افغانستان سے لے کر مراکش تک فتوحات کر دیں جبکہ مشرقی افریقہ میں کسی جنگ کے بغیر اکثر عیسائی ایمان لائے۔

سورۃ آل عمران 3: صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر ذمہ داریاں۔۔۔دینی دعوت

ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ أَيْنَ مَا ثُقِفُوا إِلَّا بِحَبْلٍ مِنَ اللَّهِ وَحَبْلٍ مِنَ النَّاسِ وَبَاءُوا بِغَضَبٍ مِنَ اللَّهِ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ۚ ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الْأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ۚ ذَٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ۔ (112)	انہیں جہاں دیکھیے، اِن پر ذلت کی مار ہے سوائے یہ کہ اللہ تعالی کی رسی تھام لیں جو (صحابہ) کی رسی تھام لیں۔ یہ اللہ تعالی کا غضب لے کر لوٹے ہیں اور ان پر بزدلی تھوپ دی گئی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے اللہ تعالی کی آیات کے منکر رہے ہیں جبکہ ان کے اپنے انبیاء کرام کو ناحق قتل کرتے رہے ہیں کیونکہ انہوں نے نافرمانی کی اور یہ ہمیشہ حدود سے بڑھتے رہے ہیں۔

بنی اسرائیل کی سزائیں جو خود انہوں نے بائبل میں لکھی ہیں:

1. بنی اسرائیل کی سپر پاور۔۔۔حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کا عروج 1040-931BC
2. فرقہ پرستی کی جنگیں، حضرت الیاس علیہ الصلوۃ والسلام کو شہید کرنے کی کوشش کی جو ناکام رہی اور پھر آشوری عراقی قوم نے بنی اسرائیل کو غلام کر دیا۔۔۔900-532 BC
3. یونانی اور رومی اقوام کے ساتھ بنی اسرائیل کی غلامی۔۔۔ 300BC-500CE
4. عرب بنی اسرائیل کی مغلوبیت۔۔۔629CE – 1924CE
5. جرمنوں کے ذریعے سزا اور پھر اب امریکہ کے ساتھ اکنا مک غلامی۔۔۔1949-Today CE

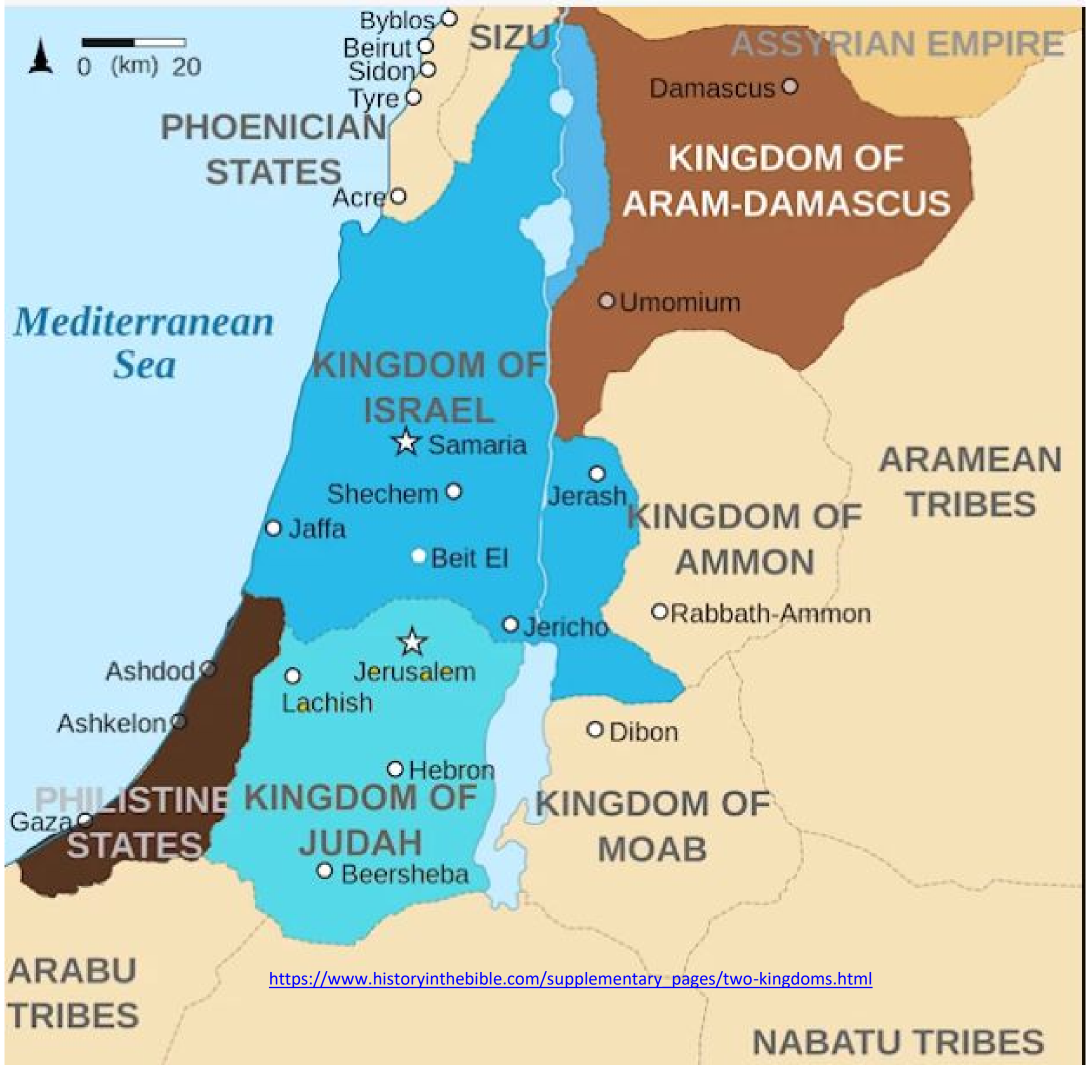

فرقہ پرستی کی جنگیں اور پھر آشوری عراقی قوم سے قومی غلامی

900-532 BC

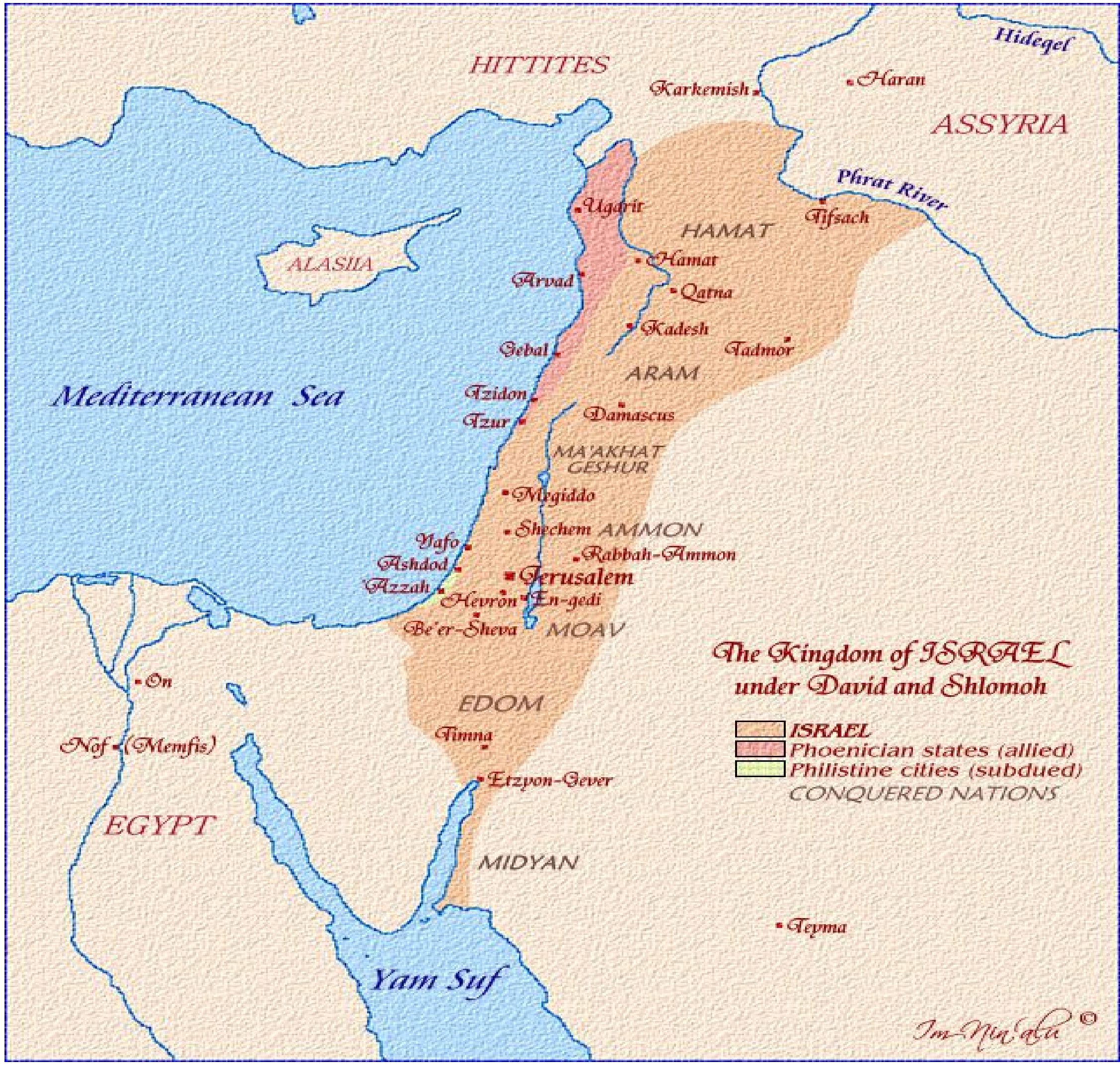

https://www.alternatehistory.com/forum/threads/ahc-wi-pc-israel-to-the-extent-of-solomons-kingdom.341683/

بنی اسرائیل کی سپر پاور۔۔ حضرت داؤد اور سلیمان علیہما الصلوۃ والسلام کا عروج

1040-931BC

بنی اسرائیل کے لیے مغلوبیت کی سزا

یونانی اور رومی اقوام کے ساتھ بنی اسرائیل کی
غلامی 300BC-500CE

جرمنوں کے ذریعے سزا اور پھر امریکہ کے ساتھ بنی اسرائیل کی اکنامک غلامی
1949-Today CE

سورۃ آل عمران 3: بنی اسرائیل کے مخلص اور غیر مخلص افراد کا رویہ

لَيْسُوا سَوَاءً ۗ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ أُمَّةٌ قَائِمَةٌ يَتْلُونَ آيَاتِ اللَّهِ آنَاءَ اللَّيْلِ وَهُمْ يَسْجُدُونَ.(113)	سب اہل کتاب ایک جیسے نہیں ہیں بلکہ ان میں ایک گروپ (اللہ تعالی سے) اپنے معاہدے پر قائم ہیں۔ وہ راتوں کو اللہ تعالی کی آیات تلاوت کرتے رہے ہیں اور سجدہ ریز رہتے رہے ہیں۔
يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ وَأُولَٰئِكَ مِنَ الصَّالِحِينَ. (114) وَمَا يَفْعَلُوا مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ يُكْفَرُوهُ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِالْمُتَّقِينَ.(115)	اللہ تعالی اور قیامت کے دن پر سچا ایمان رکھتے ہیں، نیکی کی تلقین کرتے ہوئے برائی سے روکتے ہیں۔ بھلائی کے کاموں میں سبقت کرتے ہیں اور وہ خدا کے نیک بندوں میں سے رہے ہیں۔ جو لوگ نیکی بھی کریں گے تو اس کے اجر سے محروم نہ رہیں گے کیونکہ اللہ تعالی ان پرہیزگاروں سے خوب واقف ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا لَنْ تُغْنِيَ عَنْهُمْ أَمْوَالُهُمْ وَلَا أَوْلَادُهُمْ مِنَ اللَّهِ شَيْئًا ۖ وَأُولَٰئِكَ أَصْحَابُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيهَا خَالِدُونَ.(116)	اِس کے بر خلاف جن لوگوں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ منکر ہی رہیں گے تو ان کے مال و اولاد اللہ تعالی کے مقابلے میں ان کے کچھ بھی کام نہ آسکیں گے چنانچہ وہی دوزخ کے لوگ ہی ہیں جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
مَثَلُ مَا يُنْفِقُونَ فِي هَٰذِهِ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا كَمَثَلِ رِيحٍ فِيهَا صِرٌّ أَصَابَتْ حَرْثَ قَوْمٍ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ فَأَهْلَكَتْهُ ۚ وَمَا ظَلَمَهُمُ اللَّهُ وَلَٰكِنْ أَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ.(117)	اس دنیا کی زندگی میں جو کچھ وہ (بظاہر اللہ تعالی کی راہ میں) خرچ بھی کرتے ہیں تو اس کی مثال ایسی ہے کہ سرد ہوا (Disaster Wind) ہو جو ان لوگوں کے کھیت پر چل جائے (تو کھیت تباہ ہو جائے۔) جنہوں نے اپنے اوپر ظلم کیا ہو تو وہ اسے برباد کر دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے ان پر کوئی ظلم نہیں کیا ہے بلکہ یہ خود ہی اپنے اوپر ظلم کرتے رہے ہیں۔

سورۃ آل عمران 3: اصل دشمنوں سے دوستی سے دوری (Information Security)

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِنْ دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ ۚ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ ۖ إِنْ كُنْتُمْ تَعْقِلُونَ.(118)	اہل ایمان! (یہ آپ کے دوست نہیں ہیں، اِس لیے) اپنے سے باہر کے لوگوں کو بھیدی نہ بنا دیجیے۔ آپ کو نقصان پہنچانے میں یہ کوئی کسر نہیں چھوڑیں گے۔ یہ آپ کے لیے زحمتوں کے خواہاں ہیں۔ ان کی دشمنی، ان کے منہ سے نکل آتی ہے اور جو کچھ ان کے سینوں میں چھپا ہوا ہے، وہ اس سے بھی زیادہ سخت تر ہے۔ ہم نے یہ نشانیاں آپ کے لیے واضح کر دی ہیں، اگر آپ عقل مند ہیں۔
هَا أَنْتُمْ أُولَاءِ تُحِبُّونَهُمْ وَلَا يُحِبُّونَكُمْ وَتُؤْمِنُونَ بِالْكِتَابِ كُلِّهِ وَإِذَا لَقُوكُمْ قَالُوا آمَنَّا وَإِذَا خَلَوْا عَضُّوا عَلَيْكُمُ الْأَنَامِلَ مِنَ الْغَيْظِ ۚ قُلْ مُوتُوا بِغَيْظِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ.(119)	یہ آپ لوگ ہی ہیں کہ انہیں دوست رکھنا چاہتے ہیں، مگر وہ آپ سے دوستی نہیں رکھتے، حالانکہ آپ لوگ اللہ تعالی کی سب کتابوں پر ایمان رکھتے ہیں۔ ان کا طریقہ یہ ہے کہ جب آپ سے ملتے ہیں تو کہتے ہیں کہ ہم تو ایمان لائے ہوئے ہیں لیکن جب الگ ہوتے ہیں تو غصے سے آپ پر انگلیاں کاٹتے ہیں۔ آپ کہہ دیجیے کہ یہ اپنے اسی غصے میں مر کھپ جاؤ۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی تو سینوں کے راز تک جانتا ہے۔
إِنْ تَمْسَسْكُمْ حَسَنَةٌ تَسُؤْهُمْ وَإِنْ تُصِبْكُمْ سَيِّئَةٌ يَفْرَحُوا بِهَا ۖ وَإِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ۗ إِنَّ اللَّهَ بِمَا يَعْمَلُونَ مُحِيطٌ. (120)	آپ کو کوئی کامیابی حاصل ہوتی ہے تو انہیں تکلیف پہنچتی ہے لیکن اگر آپ پر کوئی مشکل آ جائے تو اس سے بہت خوش ہوتے ہیں۔ (یہ آپ کے دوست نہیں ہیں، چنانچہ) اگر آپ صبر کریں گے اور اللہ تعالی سے خبردار رہیں گے تو ان کی کوئی تدبیر آپ کے خلاف کچھ بھی نقصان نہ پہنچا سکے گی۔ کیونکہ جو کچھ یہ کر رہے ہیں، اللہ تعالی اسے گھیرے ہوئے ہے۔

عہد رسالت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فتوحات۔۔۔622– 680CE

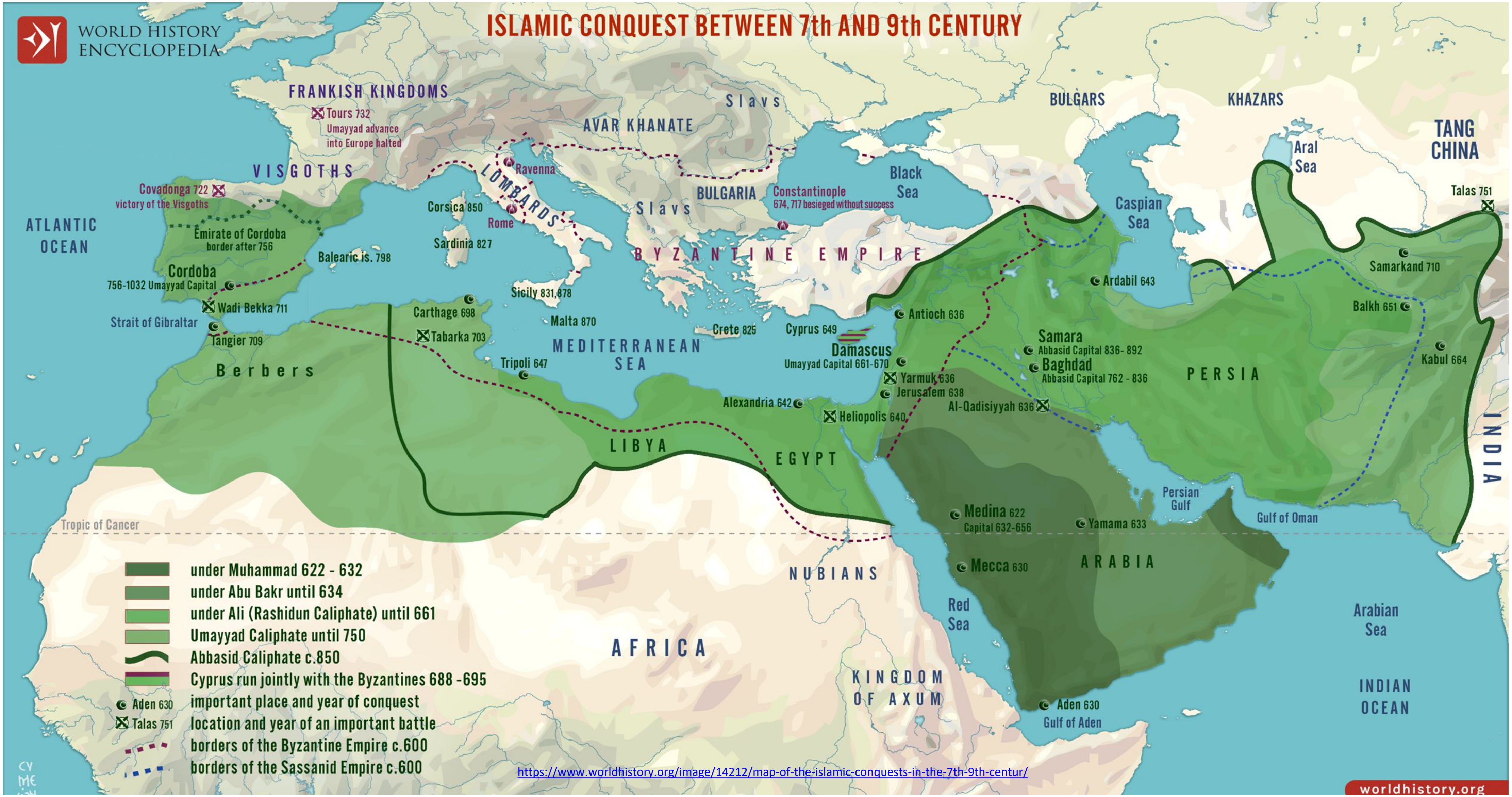

سورۃ آل عمران 3 کا موضوع (Topic)

- آیات 1-9: کتاب الہی کا مطالعہ کرنے کا طریقہ کار
- آیات 10-32: قدیم امت مسلمہ (اہل کتاب) کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وارننگ۔۔۔اس میں جزا و سزا کا قانون
- آیات 33-63: اہل کتاب کی تاریخ اور ان میں فائنل وارننگ
  - ✓ تاریخ
  - ✓ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام کی دعوت
  - ✓ مباحلہ۔۔۔اپنے لیے ہلاکت کی دعا کی وارننگ
- آیات 64-99: اہل کتاب کے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعوت
- آیات 100-189: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس
  - ✓ غلو اور نفسیاتی غلامی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ فرقہ پرستی سے بچنے کا طریقہ کار
  - ✓ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ذمہ داریاں
  - ✓ جنگ احد سے متعلق مشکلات سے متعلق سوالات کے جوابات
  - ✓ اکنامکس اور سوشل اصلاح
- اختتام 190-200۔۔۔ایمان اور دعا

Question Answers: mubashirnazir100@gmail.com

سورۃ آل عمران 3: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس۔۔۔ جنگ احد میں جذبہ جہاد کی حوصلہ افزائی

وَإِذْ غَدَوْتَ مِنْ أَهْلِكَ تُبَوِّئُ الْمُؤْمِنِينَ مَقَاعِدَ لِلْقِتَالِ ۗ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. (121)	(اے رسول! آپ اہل ایمان کو اس حقیقت کو واضح کر دیجیے کہ) وہ موقع یاد کروا دیجیے کہ جب (احد کے دن) آپ مسلمانوں کو جنگ کے مورچوں پر کھڑا کرنے کے لیے بہت سویرے اپنے گھر سے نکلے تھے۔ (اس وقت اللہ تعالیٰ آپ کے ارادوں سے واقف تھا اور آپ کی گفتگو سن رہا تھا) کیونکہ اللہ تعالیٰ سننے اور جاننے والا ہے۔
إِذْ هَمَّتْ طَائِفَتَانِ مِنْكُمْ أَنْ تَفْشَلَا وَاللَّهُ وَلِيُّهُمَا ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. (122)	اس وقت، جب آپ میں سے دو گروہوں نے حوصلہ چھوڑنا چاہا جبکہ اللہ تعالیٰ ان کی مدد کے لیے موجود تھا چنانچہ اہل ایمان کو تو اللہ تعالیٰ ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔
وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللَّهُ بِبَدْرٍ وَأَنْتُمْ أَذِلَّةٌ ۖ فَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ. (123)	اللہ تعالیٰ نے تو (اس سے پہلے) بدر میں بھی آپ کی مدد کی تھی، جب کہ آپ نہایت کمزور تھے۔ (اس لیے ناشکری نہ کیجیے) بلکہ اللہ تعالیٰ سے خبردار رہیے تاکہ آپ اس رب کے شکر گزار رہیں۔

جنگ احد کے بیک گراؤنڈ معلوم ہونا چاہیے تاکہ ہم ان آیات کو سمجھ سکیں۔ اہل مکہ کے ساتھ 2H/624CE میں جنگ بدر ہوئی تھی۔ اس میں 313 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے 1000 مشرک فوجیوں سے مقابلہ ہوا تو مشرکین کے لیڈرز اور بڑے ساتھی 70 قتل ہوئے اور 70 قیدی بنے جبکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں صرف 14 فوجی ہی شہید ہوئے تھے۔ یہاں سے کنفرم ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ہی چھوٹا لشکر ہی بڑے مشرک لشکر پر غالب رہا تھا۔ اس کے نتیجے میں مدینہ منورہ کے مشرکین ایمان لائے اور اب ایک سال میں اہل ایمان کی فوج کی تعداد 1000 ہو گئی تھی کیونکہ نئے لوگ ایمان لائے تھے۔ ان میں 300 کے قریب منافقین تھے جبکہ 700 مخلص صحابہ تھے۔ اہل مکہ نے دیگر قبائل کو اکٹھا کر کے 3000 افراد کی فوج کو لے کر اگلے سال 3H/625CE میں مدینہ منورہ پر حملہ کیا جسے جنگ احد کہتے ہیں۔ نئے اہل ایمان نے درخواست کی تھی کہ کھلے میدان میں جنگ کریں جبکہ منافقین اندر سے ہی جنگ کرنا چاہتے تھے۔ اکثریت کی درخواست پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احد پہاڑ کے ساتھ ہی جنگ کی۔

پہلے گھنٹے میں ہی 100 سے زیادہ مشرکین مارے گئے اور باقی سب بھاگنے لگے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہاڑی پر تیر والے گروپ کو روکا ہوا تھا کہ وہ پہاڑی کے پیچھے سے کوئی حملہ نہ ہو۔ جیسے ہی فتح ہونے لگے تو نئے اہل ایمان مال غنیمت چھین لینے کے لیے پہاڑی سے بھاگ نکلے حالانکہ انہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے روکا ہوا تھا۔ اس میں مشرکین کی لشکر کا ایک گروپ پہاڑی کے پیچھے سے نکل کر اہل ایمان کی پیٹھ پر حملہ کیا جس میں 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہید ہوئے۔ اس افراتفری جیسی حالت بنی اور نئے اہل ایمان بھاگنے لگے۔ صابقون الاولون صحابہ رضی اللہ عنہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیکورٹی کرتے ہوئے پہاڑ کے اوپر چلے گئے۔ منافقین نے پراپیگنڈا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں کیونکہ وہ مشرکین کے ساتھی تھے۔ ایک دو گھنٹے میں ہی مشرکین لشکر مدینہ شہر پر حملہ کرنے کی بجائے واپس نکل گئے۔ منافقین کا پراپیگنڈا نئے اہل ایمان پر ہو رہا تھا تو یہ موجودہ آیات نازل ہوئیں۔

احد پہاڑ مسجد نبوی سے 5 کلو میٹر

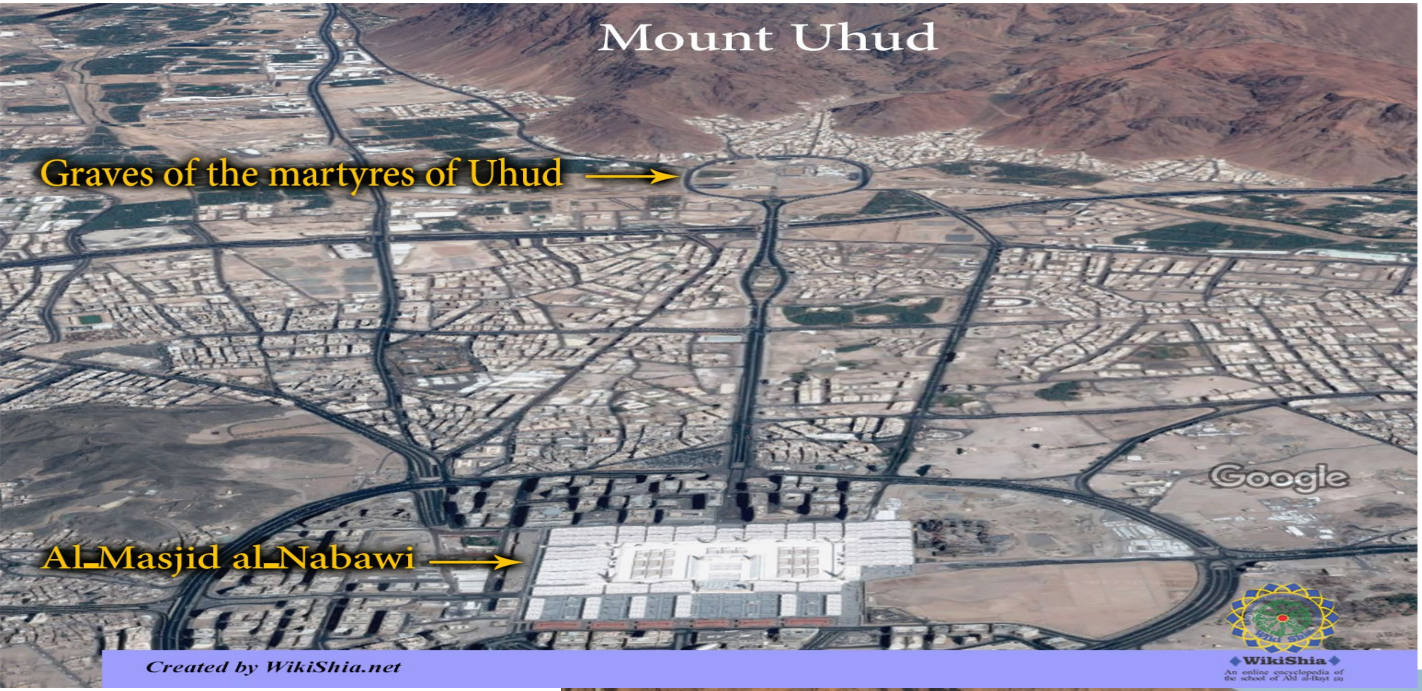

فتح کے بعد مشرکین کا دوسرا تیز حملہ ہوا تو احد پہاڑ کی یہ غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صابقون الاولون ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ، طلحہ و زبیر رضی اللہ عنھم موجود رہے۔ مشرکین بہت سے تیر مارتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دانت شہید ہوئے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر تیر روکتے رہے جبکہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ دانتوں کو نکالنے کے لیے اپنے دانت شہید کر چکے۔

یہ پہاڑی ہے جس میں لشکر سکیورٹی کے طور پر پیچھے سے حملہ کرنے والوں کو روکنے کے لیے موجود تھے لیکن یہ اہل ایمان غلطی سے پہاڑی سے نیچے اتر آئے۔

سورۃ آل عمران 3: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس۔۔۔جنگ احد میں جذبہ جہاد کا مورال

إِذْ تَقُولُ لِلْمُؤْمِنِينَ أَلَنْ يَكْفِيَكُمْ أَنْ يُمِدَّكُمْ رَبُّكُمْ بِثَلَاثَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُنْزَلِينَ۔(124)	یاد کیجیے کہ جب آپ اہل ایمان سے فرما رہے تھے کہ کیا آپ کے لیے کافی نہیں ہے کہ آپ کا رب 3000 فرشتوں سے آپ کی مدد کرے جو (اسی مقصد کے لیے) اتارے گئے ہوں؟
بَلَىٰ ۚ إِنْ تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا وَيَأْتُوكُمْ مِنْ فَوْرِهِمْ هَٰذَا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ مُسَوِّمِينَ۔(125)	ہاں کیوں نہیں، اگر آپ صبر کریں اور اللہ تعالی کو یاد رکھیں تو آپ کے دشمن اسی وقت آپ پر آ بھی جائیں تو آپ کا رب 5000 فرشتوں سے آپ کی مدد کرے گا جو خاص نشان لگائے ہوئے ہوں گے۔
وَمَا جَعَلَهُ اللَّهُ إِلَّا بُشْرَىٰ لَكُمْ وَلِتَطْمَئِنَّ قُلُوبُكُمْ بِهِ ۗ وَمَا النَّصْرُ إِلَّا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَكِيمِ۔ (126)	یہ سب کچھ اللہ تعالی نے صرف اس لیے کیا کہ آپ کو بشارت ملے تاکہ آپ کے دل (Morale) اس سے مطمئن ہو جائیں۔ مدد تو صرف اللہ تعالی ہی کی طرف سے آتی ہے کیونکہ وہی رب زبردست اور بڑی حکمت والا ہے۔
لِيَقْطَعَ طَرَفًا مِنَ الَّذِينَ كَفَرُوا أَوْ يَكْبِتَهُمْ فَيَنْقَلِبُوا خَائِبِينَ۔(127)	اس کا مقصد یہ تھا کہ ان منکرین (کو ایمان لانے کی توفیق دے اور ان) کا ایک حصہ کاٹ لے یا انہیں ایسا ذلیل کرے کہ خوار ہو کر لوٹیں۔
لَيْسَ لَكَ مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ أَوْ يَتُوبَ عَلَيْهِمْ أَوْ يُعَذِّبَهُمْ فَإِنَّهُمْ ظَالِمُونَ۔(128)	اس معاملے میں آپ کو کوئی اختیار نہیں (کہ آپ مشرکین اور منافقین سب کو قتل کریں) بلکہ اللہ تعالی ان پر عنایت کی نظر کرے کہ ان کی توبہ قبول کر لے یا ان پر اپنا عذاب نازل کر دے کیونکہ یہ ظالم ہیں۔

ایک دو گھنٹے کے جو کرائسس نئے اہل ایمان پر آئے تھے تو منافقین پراپیگنڈا کر کے ان کے مورال کو گرانے لگے۔ اللہ تعالی نے اسی پر یہ آیات نازل ہوئیں اور نئے اہل ایمان کی کنفیوژن کو ٹھیک کر دیا۔

سورۃ آل عمران 3: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس۔۔۔ سود، نیکیوں میں خرچ، غصے کو دبانا اور معاف کرنا اور توبہ

وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ ۚ يَغْفِرُ لِمَن يَشَاءُ وَيُعَذِّبُ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ. (129)	زمین اور آسمانوں میں جو کچھ ہے، وہ سب کچھ اللہ تعالی ہی کا ہے۔ (ان کی نیت کے لحاظ سے) وہ رب جسے چاہے گا تو بخش دے گا لیکن جسے چاہے گا تو سزا دے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی بخشنے والا ہے کیونکہ اس کی شفقت ہمیشہ کے لیے ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَأْكُلُوا الرِّبَا أَضْعَافًا مُّضَاعَفَةً ۖ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (130) وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ. (131)	اہل ایمان! (آگے بھی آپ جہاد کرنا چاہتے ہیں تو پھر:) • یہ بڑھتا چڑھتا سود لینا چھوڑ دیجیے اور اللہ تعالی سے خبردار رہیے تاکہ آپ فلاح پا سکیں۔ • اس آگ سے بچتے رہیے جو منکرین کے لیے تیار کی گئی ہے۔
وَأَطِيعُوا اللَّهَ وَالرَّسُولَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ. (132)	• اللہ تعالی اور اس کے رسول کے فرمانبردار رہیے تاکہ آپ پر رحم کیا جائے۔
وَسَارِعُوا إِلَىٰ مَغْفِرَةٍ مِّن رَّبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا السَّمَاوَاتُ وَالْأَرْضُ أُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِينَ. (133)	• اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف بڑھ جانے کے لیے دوڑیے جس کی وسعت زمین و آسمانوں جیسی ہے جو ان پرہیزگاروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔
الَّذِينَ يُنفِقُونَ فِي السَّرَّاءِ وَالضَّرَّاءِ وَالْكَاظِمِينَ الْغَيْظَ وَالْعَافِينَ عَنِ النَّاسِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (134)	• ہر حال میں (دینی خدمت پر) جو اخراجات آپ کرتے ہیں، خواہ تنگی ہو یا کشادگی، اور (جن غریب لوگوں پر خرچ کرتے ہیں، ان کی طرف سے زیادتی بھی ہو تو) غصے کو دبا لیتے اور لوگوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالی انہی لوگوں کو دوست رکھتا ہے جو خوبی سے عمل کرنے والے ہوں۔

نئے اہل ایمان کو تربیت کی ضرورت تھی جو جنگ احد کے موریل خراب ہو گئے تھے اور منافقین کا پراپیگنڈا جاری تھا۔

سورۃ آل عمران 3: نئی امت مسلمہ کا تزکیہ نفس۔۔۔ سود، نیکوں میں خرچ، غصے کو دبانا اور معاف کرنا اور توبہ

وَالَّذِينَ إِذَا فَعَلُوا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللَّهَ فَاسْتَغْفَرُوا لِذُنُوبِهِمْ وَمَنْ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا اللَّهُ وَلَمْ يُصِرُّوا عَلَىٰ مَا فَعَلُوا وَهُمْ يَعْلَمُونَ. (135)	• جن کا معاملہ یہ ہے کہ جب کوئی بدکاری ان سے ہو جاتی ہے یا اپنے حق میں کوئی برا عمل کر بیٹھتے ہیں تو انہیں اللہ تعالی یاد آ جاتا ہے اور وہ اپنے گناہوں کی معافی مانگتے ہیں۔ اللہ تعالی کے سوا کون ہے جو گناہوں کو بخش دے اور جانتے بوجھتے اپنے کیے پر اصرار نہیں کرتے۔
أُولَٰئِكَ جَزَاؤُهُمْ مَغْفِرَةٌ مِنْ رَبِّهِمْ وَجَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا ۚ وَنِعْمَ أَجْرُ الْعَامِلِينَ. (136)	یہی ہیں کہ جن کا صلہ ان کے رب کی مغفرت ہے اور وہ باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی جو اس میں ہمیشہ رہیں گے۔ کیا ہی اچھا صلہ ہے یہ نیک عمل کرنے والوں کے لیے ہے۔
قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ سُنَنٌ فَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَانْظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ. (137)	(اہل ایمان! آخری فتح آپ ہی کی ہو گی۔) اس کی بہت سی مثالیں آپ سے پہلے گزر چکی ہیں چنانچہ اپنی اس سرزمین ہی میں چل پھر کر دیکھ لیجیے کہ جھٹلانے والوں کا انجام کیا ہوا ہے۔
هَٰذَا بَيَانٌ لِلنَّاسِ وَهُدًى وَمَوْعِظَةٌ لِلْمُتَّقِينَ. (138)	یہ ان لوگوں کے لیے نہایت واضح وارننگ ہے (جو رسول کو جھٹلا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔) ان کے لیے ہدایت اور نصیحت ہے جو اللہ تعالی سے ڈرنے والے ہیں۔

سورۃ آل عمران 3: جہاد پر ایمان اور جنگ احد کی وضاحت اور ایمان اور ڈیسپلن

وَلَا تَهِنُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَنْتُمُ الْأَعْلَوْنَ إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ. (139)	(اس لیے آپ مطمئن رہیے اور جو نقصان آپ کو ہوا ہے، اس سے) بے حوصلہ نہ ہو جایئے اور غم نہ رکھیے۔ اگر آپ مومن ہیں تو غلبہ بالآخر آپ ہی کا ہو گا۔
إِنْ يَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْ مَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِثْلُهُ ۚ وَتِلْكَ الْأَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَتَّخِذَ مِنْكُمْ شُهَدَاءَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ. (140)	اگر آپ کو چوٹ لگی ہے تو ایسی ہی چوٹ (اس سے پہلے) دشمن کو بھی لگ چکی ہے۔ ان دنوں کی یہ تبدیلی تو ہم لوگوں کے اندر اس لیے کرتے ہیں کہ ان کا امتحان کریں تو پھر اللہ تعالی اہل ایمان والوں کو واضح کر دے اور آپ میں سے ان لوگوں کو چھانٹ لے جو (اپنی جان دے کر بھی) حق کی گواہی دینے والے ہوں۔ (اس امتحان کو سمجھنے کی کوشش کیجیے کہ) اللہ تعالی ظالموں کو پسند نہیں کرتا۔
وَلِيُمَحِّصَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا وَيَمْحَقَ الْكَافِرِينَ. (141)	(مشرکین اور منافقین اس لیے یہ حرکت کرتے ہیں کہ اہل ایمان کو اللہ تعالی سے الگ کر لے) جبکہ اللہ تعالی ان منکرین کو مٹا دینا چاہتا ہے۔
أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ. (142)	کیا آپ نے یہی سمجھا کہ جنت میں داخل ہو جائیں گے جبکہ اللہ تعالی نے ابھی آپ میں سے ان لوگوں کو واضح نہیں کیا کہ جنہوں نے خلوص کے ساتھ جہاد کیا تھا جبکہ اب اللہ تعالی انہیں واضح کر کے دکھا دے کہ کون ثابت قدم رہنے والے لوگ ہیں۔

منافقین کا پراپیگنڈا یہ تھا کہ اگر دین درست ہوتا تو تمہیں فتح حاصل ہوتی۔ اللہ تعالی نے جواب یہ دیا کہ پہلے ہی جنگ بدر میں فتح عنایت فرمائی تھی۔ اب جو نئے ایمان لائے ہیں تو انہیں واضح کر دیا کہ یہ امتحان اس لیے کیا گیا ہے کہ آپ کو کچھ مشکلات آئیں۔ اس کے بعد اگلے دن ہی فتح عنایت کر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ثابت قدم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنے لشکر کو لے کر مدینہ منورہ سے باہر گئے اور مشرکین کا لشکر راستے میں رکا ہوا تھا۔ آپ نے انہیں چیلنج کیا تو مشرکین نے کہا کہ اب ہم جنگ نہیں کریں گے بلکہ اگلے سال بدر کے موقع پر جنگ کریں گے۔ مشرکین کا موریل اتنا کمزور ہو چکا تھا کہ احد میں اتنے صحابہ کو شہید کر کے پھر بھی یہ دوبارہ جنگ کرنے آ گئے ہیں۔ اس لیے انہوں نے بہانہ کر کے مدینہ سے بھاگ گئے جو جنگ احد کی فتح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حاصل ہوئی۔ اس چیلنج پر اگلے سال بدر میں بھی نہیں آئے اور مقابلہ نہیں کر سکے۔ چند سال بعد ہی تمام مشرکین قتل ہوئے اور تمام عرب لوگ ایمان لائے۔

سورۃ آل عمران 3: جہاد پر ایمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی افواہ

وَلَقَدْ كُنتُمْ تَمَنَّوْنَ الْمَوْتَ مِن قَبْلِ أَن تَلْقَوْهُ فَقَدْ رَأَيْتُمُوهُ وَأَنتُمْ تَنظُرُونَ۔ (143)	(آپ کیا اب حوصلہ چھوڑ رہے ہیں) جبکہ شہید سامنے آجانے سے پہلے آپ اس کی تمنا آپ کر رہے تھے۔ (تو اب دیکھیے کہ آپ کی یہ تمنا پوری ہو گئی جبکہ) اب تو شہادت تو آپ کی آنکھوں کے سامنے آگیا ہے۔
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۚ أَفَإِن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ انقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ ۚ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ اللَّهَ شَيْئًا ۗ وَسَيَجْزِي اللَّهُ الشَّاكِرِينَ۔ (144)	محمد ایک رسول ہی ہیں۔ (اُن کے قتل ہو جانے کی خبر نے آپ کے قدم ڈگمگا دیے تھے۔) ان سے پہلے بھی رسول گزر چکے ہیں، (اور موت وحیات کے یہ مراحل ان پر بھی آچکے تھے۔) پھر کیا وہ وفات پا جائیں یا قتل کر دیے جائیں تو آپ لوگ الٹے پاؤں بھاگ جائیں گے؟ پھر جو شخص الٹ کر بھاگے گا تو پھر وہ اللہ تعالی کا کچھ نقصان نہیں کر سکے گا۔ اللہ تعالی عنقریب ان کا صلہ دے دے گا جو ہر حال میں اُس کے شکر گزار رہے ہیں۔
وَمَا كَانَ لِنَفْسٍ أَن تَمُوتَ إِلَّا بِإِذْنِ اللَّهِ كِتَابًا مُّؤَجَّلًا ۗ وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الدُّنْيَا نُؤْتِهِ مِنْهَا وَمَن يُرِدْ ثَوَابَ الْآخِرَةِ نُؤْتِهِ مِنْهَا ۚ وَسَنَجْزِي الشَّاكِرِينَ۔ (145)	(آپ نے حوصلہ چھوڑ دیا تھا اور اس حقیقت کو فراموش کر بیٹھے تھے کہ) ہر شخص اللہ تعالی کی اجازت سے ایک کنفرم فیصلے کے مطابق ہی دنیا سے رخصت کر دیتا ہے۔ جو شخص دنیا کا صلہ چاہتا ہو تو اسے ہم اسی زندگی میں ہی دے دیتے ہیں لیکن جو شخص آخرت کا صلہ چاہتا ہو تو اسے وہاں بھی دیں گے (اور اس زندگی میں بھی دیں گے) کیونکہ اپنے شکر گزاروں کو ہم ان کا اجر لازماً عطا فرمائیں گے۔

جو لوگ نئے ایمان لائے تھے تو منافقین انہی کو ٹارگٹ کر کے پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ نئے اہل ایمان کی خواہش تھی کہ وہ اپنی صلاحیتوں کو جنگ احد میں دکھا کر فتح حاصل کریں لیکن جب مشرکین کے دوسرے حملے میں مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تھے اور ان کی شکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملتی جلتی تھی۔ اب منافقین نے یہ پراپیگنڈا کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو نئے اہل ایمان بھاگنے لگے حالانکہ وہ شہادت کی خواہش پر جنگ میں آئے تھے۔ اللہ تعالی نے انہی نئے اہل ایمان کی تربیت کر دی تاکہ ان کا موریل آگے صحیح رہے۔ آٹھ سال بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تو اس وقت بہت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا موریل گرنے لگا تو اس وقت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہی آیت پڑھ کر سنائی تو سب کا موریل مضبوط ہو گیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مجھے محسوس ہوا کہ یہ آیت آج ہی نازل ہوئی ہے۔

سورۃ آل عمران 3: جہاد پر ایمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی افواہ

وَكَأَيِّن مِّن نَّبِيٍّ قَاتَلَ مَعَهُ رِبِّيُّونَ كَثِيرٌ فَمَا وَهَنُوا لِمَا أَصَابَهُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَمَا ضَعُفُوا وَمَا اسْتَكَانُوا ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الصَّابِرِينَ. (146)	(یاد رکھیے کہ) کتنے ہی نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر بہت سے اللہ والوں نے جنگ کی تھی تو پھر اللہ تعالی کی راہ میں جو مصیبتیں انہیں پیش آئی تھیں تو ان کی ہمت کمزور نہیں ہوئی اور نہ انہوں نے کمزوری دکھائی تھی۔ نہ دشمنوں کے آگے سرنڈر ہوئے (بلکہ ہر حال میں ثابت قدم رہے) تو اللہ تعالی ایسے ہی ثابت قدم رہنے والوں کو پسند کرتا ہے۔
وَمَا كَانَ قَوْلَهُمْ إِلَّا أَن قَالُوا رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ. (147)	ان کی دعا بس یہ ہی رہی کہ میرے رب! ہمارے گناہوں سے در گزر فرما؛ اپنے معاملات میں جو کچھ زیادتی ہم سے ہوئی ہے، اُسے معاف کر فرمادے؛ ہمارے قدم جمادے اور ان منکرین کے مقابلے میں ہماری مدد فرمادیجیے۔
فَآتَاهُمُ اللَّهُ ثَوَابَ الدُّنْيَا وَحُسْنَ ثَوَابِ الْآخِرَةِ ۗ وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُحْسِنِينَ. (148)	پھر اللہ تعالی نے اسی دنیا کا اجر بھی دیا اور آخرت کا زیادہ عمدہ اجر بھی عطا فرمایا۔ اللہ تعالی ان لوگوں کو پسند کرتا ہے جو عمدہ کوالٹی سے نیک عمل کرنے والے ہوں۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن تُطِيعُوا الَّذِينَ كَفَرُوا يَرُدُّوكُمْ عَلَىٰ أَعْقَابِكُمْ فَتَنقَلِبُوا خَاسِرِينَ. (149) بَلِ اللَّهُ مَوْلَاكُمْ ۖ وَهُوَ خَيْرُ النَّاصِرِينَ. (150)	اہل ایمان! اگر ان منکرین کے پراپیگنڈا قبول کریں گے تو یہ آپ کے الٹے پیروں سے بھگا رہیں گے اور آپ لوگ ناکام ہو جائیں گے جبکہ اللہ تعالی ہی آپ کا مددگار ہے اور اسی رب کی مدد سب سے بہتر ہے۔

سورۃ آل عمران 3: جہاد پر ایمان اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی افواہ

سَنُلْقِي فِي قُلُوبِ الَّذِينَ كَفَرُوا الرُّعْبَ بِمَا أَشْرَكُوا بِاللَّهِ مَا لَمْ يُنَزِّلْ بِهِ سُلْطَانًا ۖ وَمَأْوَاهُمُ النَّارُ ۚ وَبِئْسَ مَثْوَى الظَّالِمِينَ. (151)	اب ہم ان منکرین کے ذہن میں آپ پر رعب بٹھا دیں گے کیونکہ انہوں نے اللہ تعالی کے ساتھ (اوتار انسانوں کو) شریک ایجاد کر بیٹھے جس کا کوئی ثبوت نازل نہیں فرمایا۔ ان کا ٹھکانا جہنم ہے کیونکہ اپنی شخصیت پر ظلم ڈھانے والوں کے لیے یہ کیا ہی برا ٹھکانا ہے۔

اس سال 3H/625CE جنگ احد میں کچھ گھنٹوں کے لیے مشرکین نے 70 صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو شہید کیا تھا لیکن اللہ تعالی نے ان پر ایسا رعب ڈالا کہ وہ مدینہ منورہ شہر کو فتح کرنے کی بجائے مسجد نبوی سے 14 کلو میٹر دور رک گئے۔

اللہ تعالی کے حکم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سابقون الاولون صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ساتھ اس جگہ تشریف لائے اور مشرکین پر چیلنج کر دیا جو غزوہ حمراء الاسد مشہور ہے۔

مشرکین نے کہا کہ ہم ابھی جنگ نہیں کریں گے بلکہ اگلے سال بدر میں مقابلہ کریں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے قبول کر لیا اور مشرکین یہاں سے بھاگ گئے لیکن اگلے سال پھر بدر میں ڈر کر آ ہی نہیں سکے۔

اس کے بعد 5H/627CE میں بہت سے قبائل کو اکٹھا کر کے 30,000 مشرکین کے لشکر کو مدینہ پر حملہ کرنے گئے جو ناکام رہے جبکہ مخلص صحابہ اب 3,000 ہو چکے تھے۔ اس جنگ خندق میں ناکام ہو کر مشرکین بھاگے اور پھر دوبارہ حملہ نہیں کر سکے۔ اہل مکہ کے بڑے کمانڈرز خالد بن ولید اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما ایمان لائے اور ہجرت کر کے مدینہ منورہ میں پہنچ گئے۔

اس کے بعد 8H/629CE میں کسی جنگ کے بغیر ہی مکہ فتح ہو گیا اور تمام عرب قبائل ایمان لائے۔ آخری حج 10H/631CE میں ہوا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام عرب قبائل کے نمائندوں پر آخری خطبہ فرمایا اور 3 ماہ بعد انتقال فرمایا جبکہ خالد بن ولید اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما نے سپر پاورز ایران اور رومی سلطنتوں کو 20H/640CE تک عراق، فلسطین اور مصر کو فتح کر کے اس مشن کو مکمل کر دیا۔

سورۃ آل عمران 3: جنگ احد میں مشکلات کی وجوہات

وَلَقَدْ صَدَقَكُمُ اللَّهُ وَعْدَهُ إِذْ تَحُسُّونَهُمْ بِإِذْنِهِ ۖ حَتَّىٰ إِذَا فَشِلْتُمْ وَتَنَازَعْتُمْ فِي الْأَمْرِ وَعَصَيْتُمْ مِنْ بَعْدِ مَا أَرَاكُمْ مَا تُحِبُّونَ ۚ مِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الدُّنْيَا وَمِنْكُمْ مَنْ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۚ ثُمَّ صَرَفَكُمْ عَنْهُمْ لِيَبْتَلِيَكُمْ ۖ وَلَقَدْ عَفَا عَنْكُمْ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ.(152)	اللہ تعالی نے (اپنی مدد کا) جو وعدہ آپ سے کیا تھا، وہ تو اسی وقت پورا کر دیا تھا جب آپ اللہ تعالی کی وجہ سے انہیں قتل کر رہے تھے۔ یہاں تک کہ خود آپ (کے چند لوگوں نے) ہی کمزوری دکھائی تھی اور (رسول کے) حکم کی تعمیل میں ایک دوسرے سے اختلاف کر کے نافرمانی کی تھی۔ اللہ تعالی نے آپ کو وہ فتح دکھا دی جس کے آپ آرزو رکھتے تھے کیونکہ آپ میں کچھ دنیا کا فائدہ لینا چاہتے تھے جبکہ اکثر آخرت کی فتح چاہتے تھے۔ اللہ تعالی نے (اس فتح کے بعد) پھر آپ کا رخ تبدیل کر دیا تاکہ آپ کی آزمائش کرے تاکہ آپ پھر بھی آپ کو معاف ہی کر دیا کیونکہ اللہ تعالی اہل ایمان پر بڑی عنایت فرمانے والا ہے۔
إِذْ تُصْعِدُونَ وَلَا تَلْوُونَ عَلَىٰ أَحَدٍ وَالرَّسُولُ يَدْعُوكُمْ فِي أُخْرَاكُمْ فَأَثَابَكُمْ غَمًّا بِغَمٍّ لِكَيْلَا تَحْزَنُوا عَلَىٰ مَا فَاتَكُمْ وَلَا مَا أَصَابَكُمْ ۗ وَاللَّهُ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ.(153)	یاد کیجیے جب آپ بھاگے جا رہے تھے اور کسی کو مڑ کر دیکھ بھی نہیں رہے تھے جبکہ رسول اللہ آپ ہی لوگوں کے گروپ کو پکار رہے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالی نے آپ کو غم پر غم پہنچایا تاکہ (اس امتحان سے گزرنے کے بعد آئندہ) کسی نقصان اور کسی مصیبت کے آنے پر آپ کا مورال نہ گرے۔ جو کچھ آپ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اس سے جانتا ہے۔

اللہ تعالی نے وجہ بتا دی کہ امتحان اس وجہ سے کیا تھا کہ نئے اہل ایمان کی تربیت ہو جائے۔ نئے اہل ایمان کی ابھی تربیت نہیں ہوئی تھی کہ انہوں نے بڑی درخواست کی تھی کہ کھلے میدان میں جنگ کرنے دیں تاکہ ہم جہاد کر کے فتح حاصل کریں۔ ان نئے اہل ایمان ہی کو پہاڑی پر رکھا تھا کہ وہ پہاڑی کے پچھلے حصے سے منکرین کا کوئی گروپ نہ آ سکے۔ پہلے گھنٹے میں ہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو فتح مل گئی تھی تو نئے اہل ایمان پہاڑی سے اتر کر مشرکین کے خزانے کو حاصل کریں۔ ان کے کمانڈر عبداللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ انہیں روک رہے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اس پہاڑی میں روکا ہوا ہے لیکن وہ اختلاف کر کے بھاگ گئے۔ اس پر اللہ تعالی نے سخت امتحان پر کیا کہ پہاڑی کے پیچھے سے مشرکین کے لشکر کمانڈر خالد بن ولید (جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے) نے پیچھے سے حملہ کر دیا۔ اب نئے اہل ایمان بھاگنے لگے جبکہ صابقون الاولون صحابہ رضی اللہ عنہم روکتے ہوئے جہاد کیا اور مشرکین وہاں سے بھاگ نکلے۔

اللہ تعالی نے یہ سب کچھ ہمارے لیے قرآن مجید میں رکھا تاکہ ہم سمجھ سکیں کہ کس صورتحال میں کونسا رویہ صحیح ہے اور کہاں غلطی ہے!!!

احد پہاڑ مسجد نبوی سے 5 کلو میٹر

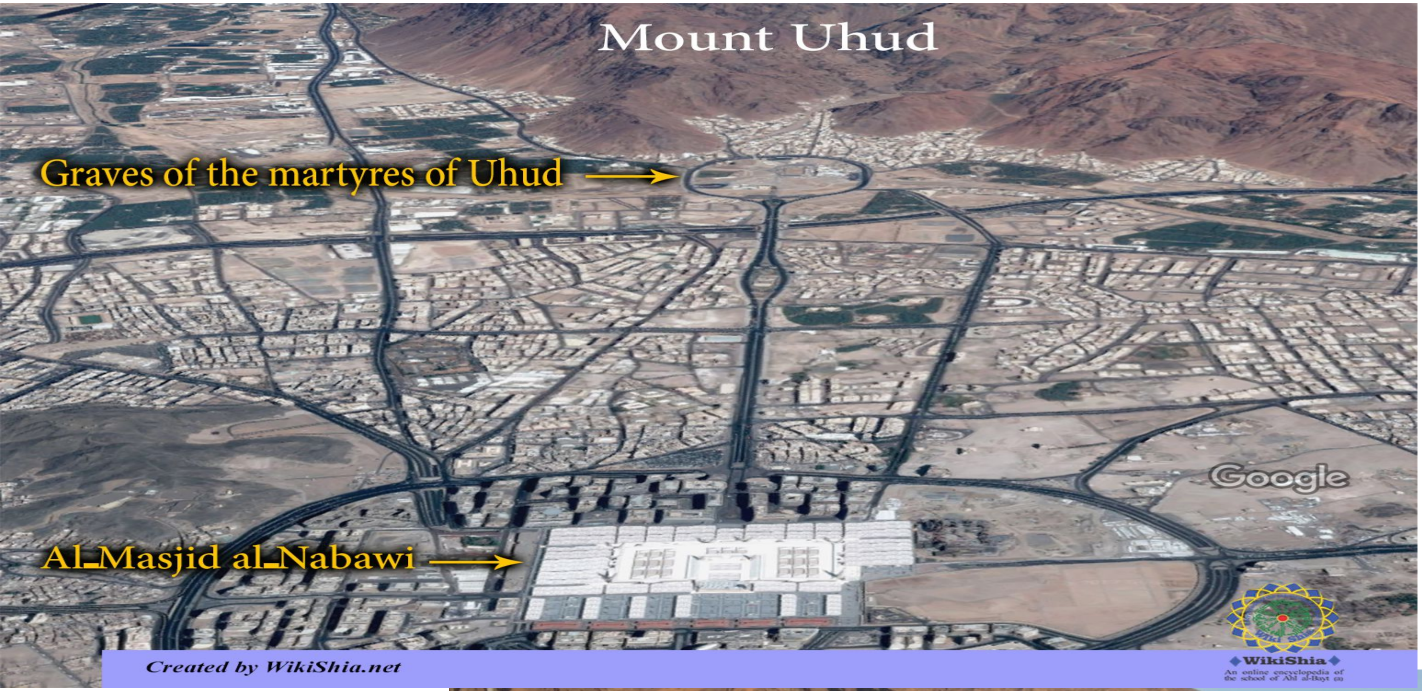

فتح کے بعد مشرکین کا دوسرا تیز حملہ ہوا تو احد پہاڑ کی یہ غار ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صابقون الاولون ابو بکر، عمر، ابو عبیدہ، طلحہ وزبیر رضی اللہ عنہم موجود رہے۔ مشرکین بہت سے تیر مارتے رہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دو دانت شہید ہوئے۔ طلحہ رضی اللہ عنہ اپنے ہاتھ پر تیر روکتے ہوئے زخمی رہے جبکہ ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ دانتوں کو نکالنے کے لیے اپنے دانت شہید کر چکے۔

یہ پہاڑی ہے جس میں لشکر سیکورٹی کے طور پر پیچھے سے حملہ کرنے والوں کو روکنے کے لیے موجود تھے لیکن یہ اہل ایمان غلطی سے پہاڑی سے نیچے اتر آئے۔

سورۃ آل عمران 3: جنگ احد میں مشکلات کے بارے میں منافقین کا پراپیگنڈا

ثُمَّ أَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِ الْغَمِّ أَمَنَةً نُعَاسًا يَغْشَىٰ طَائِفَةً مِنْكُمْ ۖ وَطَائِفَةٌ قَدْ أَهَمَّتْهُمْ أَنْفُسُهُمْ يَظُنُّونَ بِاللَّهِ غَيْرَ الْحَقِّ ظَنَّ الْجَاهِلِيَّةِ ۖ يَقُولُونَ هَلْ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ مِنْ شَيْءٍ ۗ قُلْ إِنَّ الْأَمْرَ كُلَّهُ لِلَّهِ ۗ يُخْفُونَ فِي أَنْفُسِهِمْ مَا لَا يُبْدُونَ لَكَ ۖ يَقُولُونَ لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الْأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا ۗ قُلْ لَوْ كُنْتُمْ فِي بُيُوتِكُمْ لَبَرَزَ الَّذِينَ كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقَتْلُ إِلَىٰ مَضَاجِعِهِمْ ۖ وَلِيَبْتَلِيَ اللَّهُ مَا فِي صُدُورِكُمْ وَلِيُمَحِّصَ مَا فِي قُلُوبِكُمْ ۗ وَاللَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ۔ (154)	اس غم کے بعد پھر اللہ تعالی نے آپ پر اطمینان نازل فرمادیا کہ ایک ایسی نیند آپ میں سے کچھ لوگوں پر چھاگئی تھی جبکہ کچھ ایسے تھے کہ اپنی جان ہی میں پھنسے ہوئے تھے۔ یہ لوگ اللہ تعالی کے متعلق بالکل جاہلیت کی کنفیوژن میں مبتلا ہو رہے تھے۔ وہ کہہ رہے تھے کہ ان معاملات میں ہمارا بھی کوئی حصہ ہے؟ آپ ان سے فرمادیجیے کہ تمام معاملہ اللہ تعالی ہی کے اختیار میں ہیں۔ وہ اپنے ذہن میں جو کچھ چھپائے ہوئے ہیں تو آپ پر ظاہر نہیں کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس معاملے میں ہمارا کوئی دخل ہوتا تو ہم یہاں (اس طرح) مارے نہ جاتے۔ آپ فرمادیجیے کہ اگر تم اپنے گھروں میں ہوتے تو جن کے لیے قتل ہونا طے ہوتا، تو وہ اپنی قتل گاہوں تک پہنچ ہی جاتے۔ یہ سب محض اس لیے ہوا کہ اللہ تعالی تمہیں الگ الگ کر دے اور تمہارے سینوں میں جو کچھ چھپا ہوا ہے، اسے پرکھ کر تمہارے دلوں کے کھوٹ چھانٹ دے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی ان کے دلوں کو جانتا ہے۔

اللہ تعالی تو سب کے دلوں میں نیت جانتا ہے لیکن اب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو دکھانا چاہتا تھا کہ کون مخلص ہے اور کون منافق۔ اس امتحان کا نتیجہ یہی نکلا کہ مخلص اور منافقین الگ الگ ہو گئے کیونکہ منافق وہی تھے جو پراپیگنڈا کر رہے تھے۔ جو نئے مخلص اہل ایمان ان کے پروپیگنڈا اسے متاثر ہوئے تھے تو انہیں بھی سامنے اگلے دن آ گیا کہ مشرکین مدینہ منورہ سے بھاگ گئے اور چیلنج پر بھی وہ مقابلہ نہیں کر سکے۔ اللہ تعالی نے مخلص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو نیند بھی دے دی تاکہ وہ سکون سے رہیں اور انہیں کوئی خطرہ نہ ہو کہ مدینہ پر دوبارہ حملہ ہو جائے گا۔

جس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم غار میں سو رہے تھے تو اس وقت مشرکین کمانڈر ان چیف نے چیخ کر آواز نکالی کہ محمد قتل ہو گئے ہیں یا ابھی زندہ ہیں؟ اس میں عمر رضی اللہ عنہ برداشت نہیں کر سکے اور کھڑے ہو کر فرمایا کہ دشمن تمہاری بات جھوٹ ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سکون سے ہیں۔ اس سن کر مشرکین کا مورل گر گیا اور وہ احد کے میدان سے بھاگ نکلے اور مدینہ سے 14 کلومیٹر میں رات تک رہے۔ اگلے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہاں پہنچ کر چیلنج کیا تو یہ لوگ وہاں سے بھی بھاگ نکلے اور منافقین کا پراپیگنڈا ناکام ہو کر نئے اہل ایمان خلوص کے ساتھ رہنے لگے۔

سورۃ آل عمران 3: جنگ احد میں مشکلات کے بارے میں منافقین کا پراپیگنڈا اور جوابات

إِنَّ الَّذِينَ تَوَلَّوْا مِنكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ إِنَّمَا اسْتَزَلَّهُمُ الشَّيْطَانُ بِبَعْضِ مَا كَسَبُوا ۖ وَلَقَدْ عَفَا اللَّهُ عَنْهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ. (155)	(اے نئے مخلص اہل ایمان!) آپ میں سے جو لوگ دونوں لشکروں کی جنگ کے دن بھاگ گئے تھے، ان کی اس لغزش کی وجہ یہ تھی ان کے بعض کرتوتوں کی شامت سے شیطان نے ان کے قدم ڈگمگا دیے تھے۔ تاہم اللہ تعالی نے انہیں معاف کر دیا کیونکہ اللہ تعالی بخشنے والا اور بڑا بردبار ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ. (156)	اہل ایمان! آپ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیے گا جو منکر ہیں جو کہتے ہیں کہ اگر ہم اپنے رشتے داروں کے ساتھ جنگ کے لیے نکل آتے ہیں (لیکن جب موت آ جاتی ہے) تو پھر کہتے ہیں کہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالی ان کے دلوں کی حسرت بنا دے، ورنہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی ہی زندگی دیتا ہے اور وہی مارتا ہے جبکہ جو کچھ آپ لوگ کرتے ہیں وہ اللہ تعالی کی نگاہوں میں ہے۔
وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ. (157) وَلَئِن مُّتُّمْ أَوْ قُتِلْتُمْ لَإِلَى اللَّهِ تُحْشَرُونَ. (158)	مزید یہ کہ اگر آپ اللہ تعالی کی راہ میں مارے جائیں گے یا ویسے ہی مر جائیں گے تو اللہ تعالی جو بخشش اور رحمت آپ کے لیے حاصل ہو گی تو وہ اس سے کہیں بہتر ہے جو یہ آپ کرنا چاہتے ہیں۔ اگر آپ مر بھی جائیں اور مارے جائیں تب بھی سمٹ کر جانا آپ نے اللہ تعالی کی طرف ہے۔

منافقین تو جنگ احد میں جنگ سے پہلے ہی بھاگ گئے تھے اور پھر وہ اپنے گھروں میں بیٹھے تھے۔ نئے مخلص اہل ایمان، انہی منافقین کے رشتے دار تھے تو جب وہ واپس پہنچے تو منافقین ان سے پراپیگنڈا کرنے لگے کہ اگر ہمارے پاس ہی رہتے تو تمہیں بچا لیتے۔ اس کا جواب اللہ تعالی نے دیا ہے اور پھر مخلص اہل ایمان کی تربیت ہو گئی۔

سورۃ آل عمران 3: جنگ احد میں مشکلات کے بارے میں منافقین کا پراپیگنڈا اور جوابات

فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ لَهُمْ ۖ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ ۖ فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ ۖ فَإِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُتَوَكِّلِينَ. (159)	(اے رسول!) یہ اللہ تعالی کی عنایت ہے کہ آپ ان کے لیے بڑے نرم خو واقع ہوئے ہیں۔ اگر آپ شدید سخت مزاج ڈیکٹیٹر ہو جاتے تو یہ سب آپ کے پاس سے منتشر ہو جاتے۔ اس لیے آپ ان سے درگذر کرتے ہوئے ان کے لیے مغفرت کی دعا کیجیے اور معاملات میں ان سے مشورہ لیتے رہیے۔ پھر جب آپ فیصلہ کر لیں تو پھر اللہ تعالی ہی پر بھروسا کرتے رہیے کیونکہ اللہ تعالی کو وہی لوگ پسند ہیں جو اس پر بھروسا کرنے والے ہوں۔
إِن يَنصُرْكُمُ اللَّهُ فَلَا غَالِبَ لَكُمْ ۖ وَإِن يَخْذُلْكُمْ فَمَن ذَا الَّذِي يَنصُرُكُم مِّن بَعْدِهِ ۗ وَعَلَى اللَّهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُونَ. (160)	(اہل ایمان!) اگر اللہ تعالی آپ پر مدد ہو تو کوئی آپ پر غلبہ نہیں پا سکتا ہے وہ آپ کو چھوڑ دے تو پھر کون آپ کی مدد کر سکتا ہے؟ اہل ایمان کو تو اللہ تعالی ہی پر بھروسا کرنا چاہیے۔
وَمَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَغُلَّ ۚ وَمَن يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۚ ثُمَّ تُوَفَّىٰ كُلُّ نَفْسٍ مَّا كَسَبَتْ وَهُمْ لَا يُظْلَمُونَ. (161)	(یہ سمجھتے ہیں کہ اس جنگ کے لیے رسول نے ان سے بدخواہی کی ہے۔ ہرگز نہیں،) یہ کسی نبی کے شایان شان ہی نہیں کہ بدخواہی کریں کہ جو کوئی بدخواہی کرے گا تو قیامت کے دن وہ اپنی اِس بدخواہی کے ساتھ ہی حاضر ہو گا۔ پھر ہر شخص کو اُس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور ان پر کوئی زیادتی نہیں کی جائے گی۔

منافقین کے لیڈر عبداللہ بن ابی نے یہ مشورہ دیا تھا کہ شہر کے اندر ہی جنگ کریں جبکہ نئے مخلص اہل ایمان کی درخواست تھی کہ باہر کھلے میدان میں جنگ کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مخلص نئے صحابہ کے مشورے کو قبول کیا کہ اکثریت انہی کی تھی۔ اب عبداللہ بن ابی اپنے پیروکاروں کو لے کر الگ ہو کر گھر میں رہا اور جنگ نہیں کی بلکہ ساتھ پر اپیگنڈا ہی کرتا رہا کہ ہماری بات نہیں مانی تو بدخواہی کی ہے۔ اس کا جواب اللہ تعالی نے کیا اور پھر بتایا کہ آپ مشورہ لے کر ہی فیصلہ کیا کریں۔ ڈکٹیٹر سخت مزاج والے حکمران، تو اللہ تعالی پسند نہیں کرتا ہے بلکہ اہل ایمان کو مل جل کر فیصلہ کرنا چاہیے کہ یہی اسلامی حکومت کا طریقہ کار ہے۔

سورۃ آل عمران 3: جنگ احد میں مشکلات کے بارے میں منافقین کا پراپیگنڈا اور جوابات

أَفَمَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَ اللَّهِ كَمَنْ بَاءَ بِسَخَطٍ مِنَ اللَّهِ وَمَأْوَاهُ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمَصِيرُ.(162)	جو مخلص لوگ اللہ تعالی کی خوشنودی چاہتے ہیں تو وہ ان (منافقین) کی طرح ہو جائے گا جو اللہ تعالی کی ناراضی لے کر لوٹے گا توان کا ٹھکانا جہنم ہے، اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے؟
هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ بَصِيرٌ بِمَا يَعْمَلُونَ.(163)	اللہ تعالی کے نزدیک ان کے درجے الگ الگ ہوں گے اور جو کچھ یہ کر رہے ہیں تو اللہ تعالی اسے دیکھ رہا ہے۔
لَقَدْ مَنَّ اللَّهُ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ إِذْ بَعَثَ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْ أَنْفُسِهِمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَإِنْ كَانُوا مِنْ قَبْلُ لَفِي ضَلَالٍ مُبِينٍ.(164)	حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی نے تو اہل ایمان پر بڑا احسان فرمایا ہے کہ انہی میں سے ایک رسول کا انتخاب کیا ہے جو اس رب کی آیات انہیں سناتے ہوئے ان کی تربیت کرتے ہیں کہ انہیں شریعت اور عقل کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس میں شبہ نہیں کہ اس سے پہلے تو وہ کھلی گمراہی میں تھے۔
أَوَلَمَّا أَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةٌ قَدْ أَصَبْتُمْ مِثْلَيْهَا قُلْتُمْ أَنَّىٰ هَٰذَا ۖ قُلْ هُوَ مِنْ عِنْدِ أَنْفُسِكُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ.(165)	جب ایک مشکل انہیں آئی (تو اس پر غور کر رہے ہیں جبکہ) ڈبل مشکل تو ان مشرکین کو آئی تھی تو پھر آپ نے ان پر غور کیوں نہیں کیا کہ انہیں کیوں مشکل آ گئی ہے؟ (اے رسول!) آپ ان سے فرما دیجیے کہ یہ مشکل آپ ہی کی وجہ سے ہے کیونکہ اللہ تعالی ہی طاقت رکھتا ہے۔

سورۃ آل عمران 3: جنگ احد میں مشکلات کے بارے میں منافقین کا پراپیگنڈا اور جوابات

وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ۔ (166)	جب دونوں فوجیں مقابلے میں آئیں تو اس وقت جو مشکل آپ پر جو آئی تھی تو وہ اللہ تعالی کی اجازت سے ہی آئی تھی تاکہ واضح ہو جائے کہ کون مخلص اہل ایمان ہیں۔
وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا ۚ وَقِيلَ لَهُمْ تَعَالَوْا قَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوِ ادْفَعُوا ۖ قَالُوا لَوْ نَعْلَمُ قِتَالًا لَاتَّبَعْنَاكُمْ ۗ هُمْ لِلْكُفْرِ يَوْمَئِذٍ أَقْرَبُ مِنْهُمْ لِلْإِيمَانِ ۚ يَقُولُونَ بِأَفْوَاهِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِمَا يَكْتُمُونَ۔ (167)	تاکہ وہ بھی واضح ہو جائیں منافقت اختیار کیے ہوئے تھے۔ ان سے کہا تھا کہ اللہ تعالی کی راہ میں جنگ کرو یا کم سے کم (اپنے شہر کی) سکیورٹی ہی کرو تو انہوں نے کہا تھا کہ اگر ہم جانتے کہ جنگ ہونی ہے تو ضرور آپ کے ساتھ چلتے۔ اس دن ایمان سے زیادہ وہ کفر کے قریب ہی تھے۔ وہ اپنے منہ سے جو کچھ کہہ رہے تھے تو ان کے دل میں وہ بات نہیں تھی جبکہ اللہ تعالی خوب واقف تھا کہ جو کچھ وہ چھپا رہے تھے۔
الَّذِينَ قَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ وَقَعَدُوا لَوْ أَطَاعُونَا مَا قُتِلُوا ۗ قُلْ فَادْرَءُوا عَنْ أَنْفُسِكُمُ الْمَوْتَ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ۔ (168)	وہی جو بیٹھے رہے اور اپنے ان بھائیوں کے بارے میں کہنے لگے کہ اگر وہ ہماری بات مان لیتے تو قتل نہ ہوتے۔ آپ ان سے فرما دیجیے کہ اچھا، اب اپنے اوپر سے موت کو ٹال کر دکھانا، اگر تم سچے ہو۔
وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا ۚ بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ۔ (169)	جو لوگ اللہ تعالی کی راہ میں قتل ہوئے ہیں، انہیں ہر گز مردہ خیال نہ کیجیے کیونکہ وہ مردہ نہیں، بلکہ اپنے رب کے حضور زندہ ہیں اور انہیں رزق مل رہا ہے۔
فَرِحِينَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَيَسْتَبْشِرُونَ بِالَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِهِمْ مِنْ خَلْفِهِمْ أَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ۔ (170)	اللہ تعالی نے جو کچھ اپنے فضل میں سے انہیں عطا فرمایا ہے، اس پر خوشی کے ساتھ ہیں۔ ان کے برعکس جو لوگ ابھی ان سے نہیں ملے ہیں تو ان کے بارے میں خوشیاں مناتے ہوئے رہیں کہ ان کے لیے بھی نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ کبھی غمزدہ رہیں گے۔

سورۃ آل عمران 3: اہل ایمان کا سوال۔۔۔شہادت کا نتیجہ اور مخلص غازیوں پر مثبت نتائج

يَسْتَبْشِرُونَ بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يُضِيعُ أَجْرَ الْمُؤْمِنِينَ.(171) الَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلَّهِ وَالرَّسُولِ مِن بَعْدِ مَا أَصَابَهُمُ الْقَرْحُ ۚ لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا أَجْرٌ عَظِيمٌ.(172)	اللہ تعالی کی نعمت اور اس رب کے فضل سے خوش وقت ہیں کہ اہل ایمان کا اجر اللہ تعالی کبھی ضائع نہ کرے گا۔ چنانچہ آپ اللہ تعالی سے خبردار رہیے کہ جن لوگوں نے زخمی ہونے کے بعد بھی اللہ اور اس کے رسول کی آواز پر لبیک کہہ کر انہوں نے کوالٹی کے ساتھ جہاد کیا تو ان کا بہت بڑا اجر ہے۔
الَّذِينَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ إِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ إِيمَانًا وَقَالُوا حَسْبُنَا اللَّهُ وَنِعْمَ الْوَكِيلُ.(173)	یہ وہ لوگ ہیں کہ جنہیں (منافقین) نے کہا کہ دشمن نے تمہارے خلاف بڑی طاقت جمع کرلی ہے چنانچہ اس سے ڈرو تو ان اہل ایمان کا ایمان مزید زیادہ بڑھ گیا اور انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے لیے اللہ تعالی ہی کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے۔
فَانقَلَبُوا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوءٌ وَاتَّبَعُوا رِضْوَانَ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ ذُو فَضْلٍ عَظِيمٍ.(174)	وہ اللہ تعالی کی نعمت اور اس کا فضل لے کر واپس آئے (کہ جب زخمی رسول اللہ زخمی صحابہ جنگ احد کے بعد اگلے دن 14 کلو میٹر دور جا کر حمراء الاسد تک گئے تاکہ کفار پر چیلنج کر دیں تو پھر کفار ڈر گئے اور مقابلہ نہ کر سکے بلکہ بھاگ کر مکہ مکرمہ چلے گئے۔) انہیں کوئی نقصان نہیں پہنچا بلکہ وہ اللہ تعالی کی خوشنودی کے طلب گار ہوئے اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالی بڑی عنایت کرنے والا ہے۔

سورۃ آل عمران 3: کفار اور منافقین کے سوالات کا جواب اور ان کے لیے نتیجہ

إِنَّمَا ذَٰلِكُمُ الشَّيْطَانُ يُخَوِّفُ أَوْلِيَاءَهُ فَلَا تَخَافُوهُمْ وَخَافُونِ إِن كُنتُم مُّؤْمِنِينَ.(175)	یہ شیطان ہی ہے جو اپنے ساتھیوں کو ڈرانے لگا تھا چنانچہ آپ ان سے مت ڈریے، اگر آپ سچے مومن ہیں تو صرف مجھ سے ہی ڈرتے رہیے۔
وَلَا يَحْزُنكَ الَّذِينَ يُسَارِعُونَ فِي الْكُفْرِ ۚ إِنَّهُمْ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا ۗ يُرِيدُ اللَّهُ أَلَّا يَجْعَلَ لَهُمْ حَظًّا فِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ.(176)	(اہل ایمان!) آپ اور یہ لوگ کسی غم کا باعث نہ ہوں جو کفر کی راہ میں بڑے سر گرم ہیں۔ یہ تو اللہ تعالی کو ہر گز کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے جبکہ اللہ تعالی چاہتا ہے کہ آخرت میں ان کا کوئی حصہ نہ رکھے چنانچہ ان کے لیے وہاں ایک بڑا عذاب ہے۔
إِنَّ الَّذِينَ اشْتَرَوُا الْكُفْرَ بِالْإِيمَانِ لَن يَضُرُّوا اللَّهَ شَيْئًا وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ.(177)	یہ حقیقت ہے کہ ایمان کو چھوڑ کر جن لوگوں نے بھی اپنے لیے ہی کفر خریدا ہے، تو وہ اللہ تعالی کو ہر گز کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور اُن کے لیے بڑا دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا أَنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ خَيْرٌ لِّأَنفُسِهِمْ ۚ إِنَّمَا نُمْلِي لَهُمْ لِيَزْدَادُوا إِثْمًا ۚ وَلَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ.(178)	یہ ڈھیل جو ہم انہیں دے رہے ہیں، اسے یہ منکر اپنے حق میں ہر گز کوئی بہتری کی چیز نہ سمجھیں۔ انہیں یہ (چند سال کی) ڈھیل ہم صرف اس لیے دے رہے ہیں کہ اپنے گناہوں میں کچھ اور اضافہ کر لیں تاکہ ایک سخت ذلیل کر دینے والی سزا ان کی منتظر رہے۔

سورۃ آل عمران 3: کفار اور منافقین کے سوالات کا جواب اور ان کے لیے نتیجہ

مَا كَانَ اللَّهُ لِيَذَرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَىٰ مَا أَنتُمْ عَلَيْهِ حَتَّىٰ يَمِيزَ الْخَبِيثَ مِنَ الطَّيِّبِ ۗ وَمَا كَانَ اللَّهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ يَجْتَبِي مِن رُّسُلِهِ مَن يَشَاءُ ۖ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ۚ وَإِن تُؤْمِنُوا وَتَتَّقُوا فَلَكُمْ أَجْرٌ عَظِيمٌ (179)	اللہ تعالی یہ نہیں کر سکتا تھا کہ ناپاک کو پاک سے الگ کیے بغیر اہل ایمان کو اسی طرح چھوڑ دے، جس طرح آپ تھے۔ اللہ کا یہ طریقہ کار نہیں ہے کہ آپ کو غیب سنا دے بلکہ اللہ تعالی (کا پریکٹیکل طریقہ کار یہ ہے کہ) اپنے رسولوں میں سے جسے چاہتا ہے، منتخب کر لیتا ہے، (تاکہ تربیت کر کے کھوٹے اور کھرے الگ کر دے۔) اس لیے آپ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان رکھیں تاکہ اگر آپ ایمان اور تقویٰ اختیار کریں گے تو پھر آپ کے لیے بہت بڑا اجر موجود ہے۔
وَلَا يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ بِمَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِن فَضْلِهِ هُوَ خَيْرًا لَّهُم ۖ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ ۖ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخِلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ وَلِلَّهِ مِيرَاثُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ (180)	جبکہ جو لوگ بخل کرتے ہیں جبکہ اللہ تعالی ہی نے اپنے فضل سے انہیں عطا فرمائی ہیں، وہ ہر گز یہ خیال نہ کریں کہ یہ ان کے لیے بہتر ہے۔ ہر گز نہیں!!! یہ رویہ ان کے حق میں بہت برا ہے۔ انہوں نے جو بخل کیا ہے، قیامت کے دن عنقریب اس کا طوق انہیں پہنایا جائے گا کیونکہ زمین اور آسمانوں کی میراث اللہ ہی کے لیے ہے اور جو کچھ آپ کرتے ہیں تو اللہ تعالی اسے جانتا ہے۔
لَّقَدْ سَمِعَ اللَّهُ قَوْلَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ فَقِيرٌ وَنَحْنُ أَغْنِيَاءُ ۘ سَنَكْتُبُ مَا قَالُوا وَقَتْلَهُمُ الْأَنبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَنَقُولُ ذُوقُوا عَذَابَ الْحَرِيقِ (181)	اللہ تعالی نے ان کی بات سن لی ہے جنہوں نے کہا ہے کہ اللہ محتاج ہے اور ہم امیر ہیں!!! اسے ہم ریکارڈ رکھیں گے بلکہ ان کے انبیاء کو ناحق قتل (کی کوشش کو) بھی ہم نے ریکارڈ کر رکھا ہے۔ (Recorded in Database of Performance) (نتیجے کے دن) ان سے کہیں گے کہ اب چکھو اب آگ کا عذاب۔

منافقین پر یہ بھی امتحان تھا کہ وہ اپنے مال میں اللہ تعالی کی راہ میں جہاد پر اخراجات کریں۔ اب انہوں نے جو بکواس تھی تو اسے بھی ریکارڈ کر دیا تاکہ ہم لوگ بھی چیک کر لیں کہ ہم منافق ہیں یا اہل ایمان۔

سورۃ آل عمران 3: کفار اور منافقین کے سوالات کا جواب اور ان کے لیے نتیجہ

ذَٰلِكَ بِمَا قَدَّمَتْ أَيْدِيكُمْ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ. (182)	یہ اسی کا بدلہ ہے جو آپ نے اپنے ہاتھوں آگے بھیجا تھا کیونکہ اللہ تعالی اپنے بندوں پر ذرا بھی ظلم کرنے والا نہیں ہے۔
الَّذِينَ قَالُوا إِنَّ اللَّهَ عَهِدَ إِلَيْنَا أَلَّا نُؤْمِنَ لِرَسُولٍ حَتَّىٰ يَأْتِيَنَا بِقُرْبَانٍ تَأْكُلُهُ النَّارُ ۗ قُلْ قَدْ جَاءَكُمْ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِي بِالْبَيِّنَاتِ وَبِالَّذِي قُلْتُمْ فَلِمَ قَتَلْتُمُوهُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ. (183)	جن لوگوں نے یہ کہا ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں سمجھایا کہ ہم کسی رسول کی بات اس وقت تک نہ مانیں گے، جب تک وہ ہمارے سامنے ایسی قربانی پیش نہ کرے جسے (آسمان سے) آگ نہ جلا دے۔ (اے رسول!) تو آپ انہیں فرما دیجیے کہ تمہارے پاس مجھ سے پہلے بہت سے رسول نہایت واضح ثبوت لے کر آچکے تو پھر تم نے انہیں قتل کیوں کر دیا تھا اگر تم سچے ہو؟
فَإِنْ كَذَّبُوكَ فَقَدْ كُذِّبَ رُسُلٌ مِنْ قَبْلِكَ جَاءُوا بِالْبَيِّنَاتِ وَالزُّبُرِ وَالْكِتَابِ الْمُنِيرِ. (184)	(اے رسول!) یہ آپ کو جھٹلاتے ہیں تو اس میں تعجب کی ضرورت نہیں کہ بہت سے رسول آپ سے پہلے بھی (اِسی طرح) جھٹلائے گئے ہیں جو کھلی ہوئی نشانیاں، صحیفے اور روشن کتاب لے کر آئے تھے۔
كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ ۗ وَإِنَّمَا تُوَفَّوْنَ أُجُورَكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۖ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَأُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۗ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلَّا مَتَاعُ الْغُرُورِ. (185)	(آپ لوگ انتظار کیجیے کہ) ہر جان کو موت کا مزہ چکھنا ہے جبکہ آپ کو پورا پورا بدلہ تو قیامت کے دن ہی ملے گا۔ پھر جس شخص کو آگ سے بچا لیا جائے اور جنت میں داخل کر دیا جائے تو وہی کامیاب ہے اور یہ دنیا کی زندگی (کے فوائد) تو محض دھوکے کا بزنس ہے۔

بنی اسرائیل کے منافقین نے یہ بھی مطالبہ کیا تھا کہ اگر یہ سچے رسول ہیں تو پھر ایسی قربانی کر کے دکھائیں کہ آسمان سے آگ آکر گوشت کھا لے۔ اللہ تعالی نے بتا دیا کہ یہ مطالبہ بیکار ہے کہ جس کی نیت خراب ہے تو پھر خود انہی کے لوگوں نے سارے ثبوت آکر بھی انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کو شہید کرنے کی کوشش کرتے رہے تھے۔

سورۃ آل عمران 3: اہل ایمان کے سوالات کا جواب۔۔۔ آزمائش

لَتُبْلَوُنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنفُسِكُمْ وَلَتَسْمَعُنَّ مِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِن قَبْلِكُمْ وَمِنَ الَّذِينَ أَشْرَكُوا أَذًى كَثِيرًا ۚ وَإِن تَصْبِرُوا وَتَتَّقُوا فَإِنَّ ذَٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْأُمُورِ. (186)	(اہل ایمان !) آپ کی جان و مال میں آپ کی آزمائش تو ہر حال میں ہونی ہے جیسا کہ ان پرانے اہل کتاب اور مشرکینسے آپ کو بہت سی تکلیف کرنے والی باتیں بھی سننا پڑیں گی۔ اگر آپ ثابت قدم رہے اور تقویٰ اختیار کیے رکھا تو اللہ تعالی آپ کی مدد کرے گا کیونکہ یہی وہ آزمائش ہیں جو ضروری قرار دیے گئے ہیں۔
وَإِذْ أَخَذَ اللَّهُ مِيثَاقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهُ لِلنَّاسِ وَلَا تَكْتُمُونَهُ فَنَبَذُوهُ وَرَاءَ ظُهُورِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۖ فَبِئْسَ مَا يَشْتَرُونَ. (187)	آپ ان اہل کتاب کو وہ معاہدہ بھی یاد دلا دیجیے جو اللہ تعالی نے اُن سے لیا تھا کہ اس کتاب (تورات و انجیل) کو لازماً بیان کریں گے اور ہرگز نہ چھپائیں گے۔ پھر انہوں نے اسے پس پشت ڈال دیا اور اس کے بدلے میں بہت تھوڑی قیمت کمالی (فنڈز کرپشن اور نفسیاتی غلامی کرتے ہوئے) کیا ہی برا کما لیا جسے یہ خرید لائے ہیں۔
لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَفْرَحُونَ بِمَا أَتَوا وَّيُحِبُّونَ أَن يُحْمَدُوا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوا فَلَا تَحْسَبَنَّهُم بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ ۖ وَلَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ. (188)	ان لوگوں کو ہرگز عذاب سے بری نہ سمجھیے جو اپنے ان کرتوتوں پر مگن ہیں اور ایسے کاموں پر اپنی تعریف چاہتے ہیں جو انہوں نے کی ہی نہیں، بلکہ ان کے لیے ایک دردناک سزا تیار ہے۔
وَلِلَّهِ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۗ وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. (189)	(وہ اس سزا سے بھاگ کر کہیں جا نہیں سکتے کیونکہ) زمین اور آسمانوں کی حکومت اللہ تعالی ہی کی ہے اور اللہ تعالی ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے۔

فتح کے نتائج

1. جنگ خندق 5H/627CE
2. جنگ خیبر 7H/629CE
3. فتح مکہ 8H/630CE
4. پورے عرب۔۔۔عمان، عرب امارات، کویت، قطر، بحرین اور یمن کی فتح 8-10H/630-632CE
5. جعلی نبیوں کا قتل عام اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی فتح 11H/633CE
6. عراق کی فتح 12H/634CE
7. ایران، فلسطین، لبنان اور مصر کی فتح 15H/637CE
8. تاجکستان، ازبکستان، ترکمانستان، افغانستان، لیبیا، تیونس، الجیریا اور مراکش کی فتح 15-36H/636-658

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بعد کا دور

1. سندھ، پنجاب اور اسپین کی فتح 92H/714CE
2. ملیشیا، انڈونیشیا، سری لنکا، بنگلہ دیش، فیلپین، چین، درمیانی افریقہ کے ذریعے دعوت 900-1100H/1520-1721CE
3. یورپ، امریکہ، آسٹریلیا، جاپان، کوریا اور جنوبی افریقہ کی دعوت 1200H/1822CE to Today

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں دعوت کی کامیابی

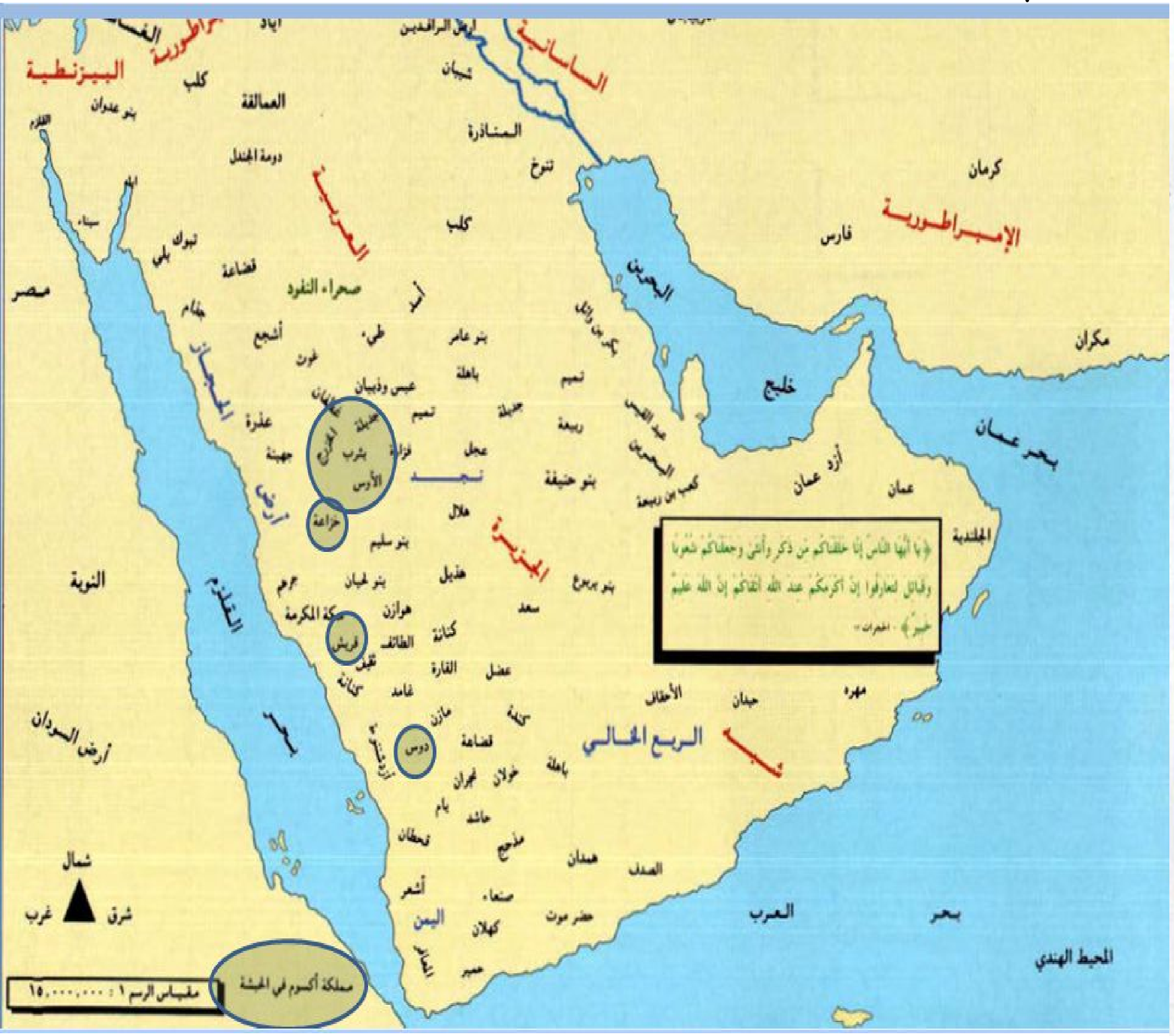

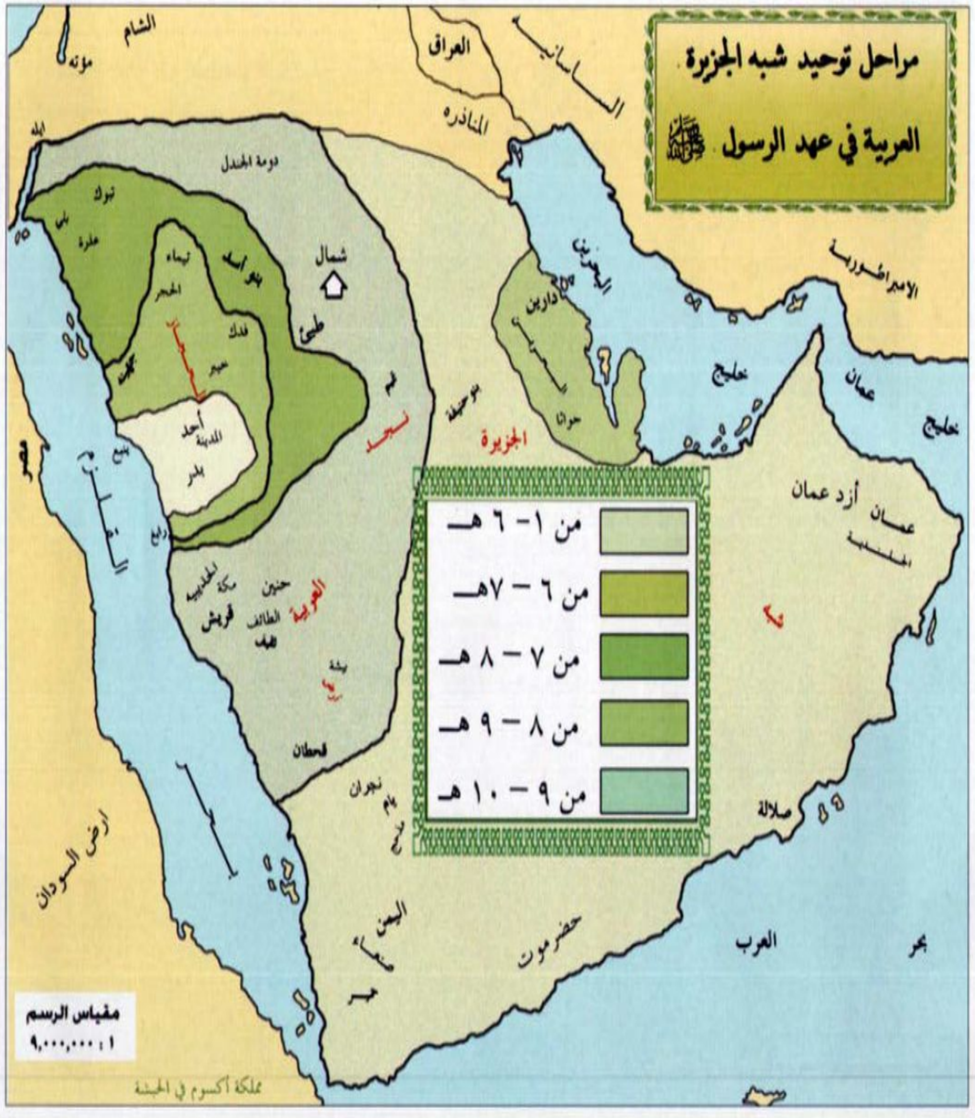

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیگر ممالک کے بادشاہوں کی دعوت اور آخری خطوط میں الٹی میٹم

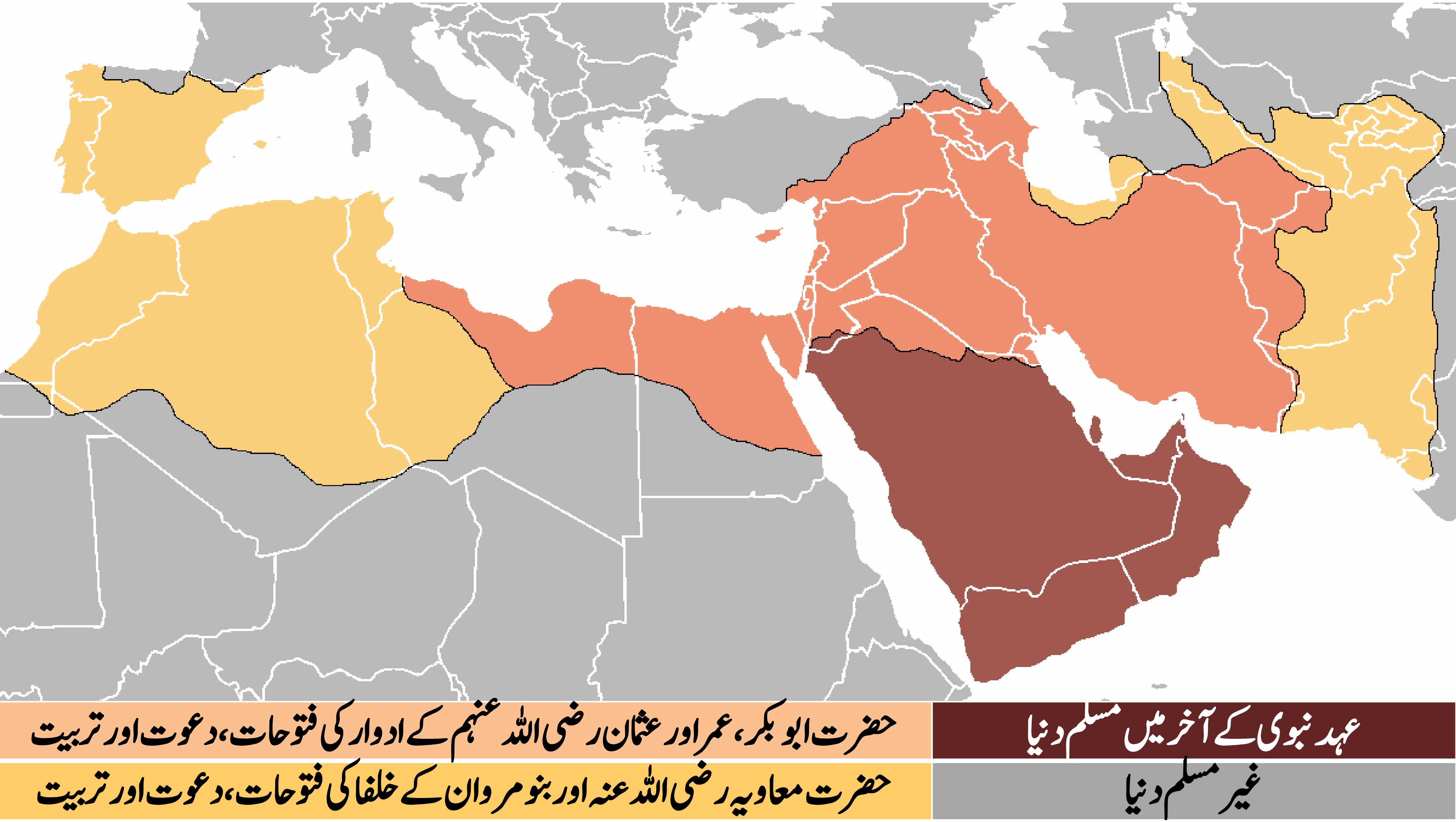
عہد نبوی کے آخر میں مسلم دنیا
حضرت ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ادوار کی فتوحات، دعوت اور تربیت
غیر مسلم دنیا
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور بنو مروان کے خلفا کی فتوحات، دعوت اور تربیت

قرآن مجید کی دعوت اور تربیت کا فروغ

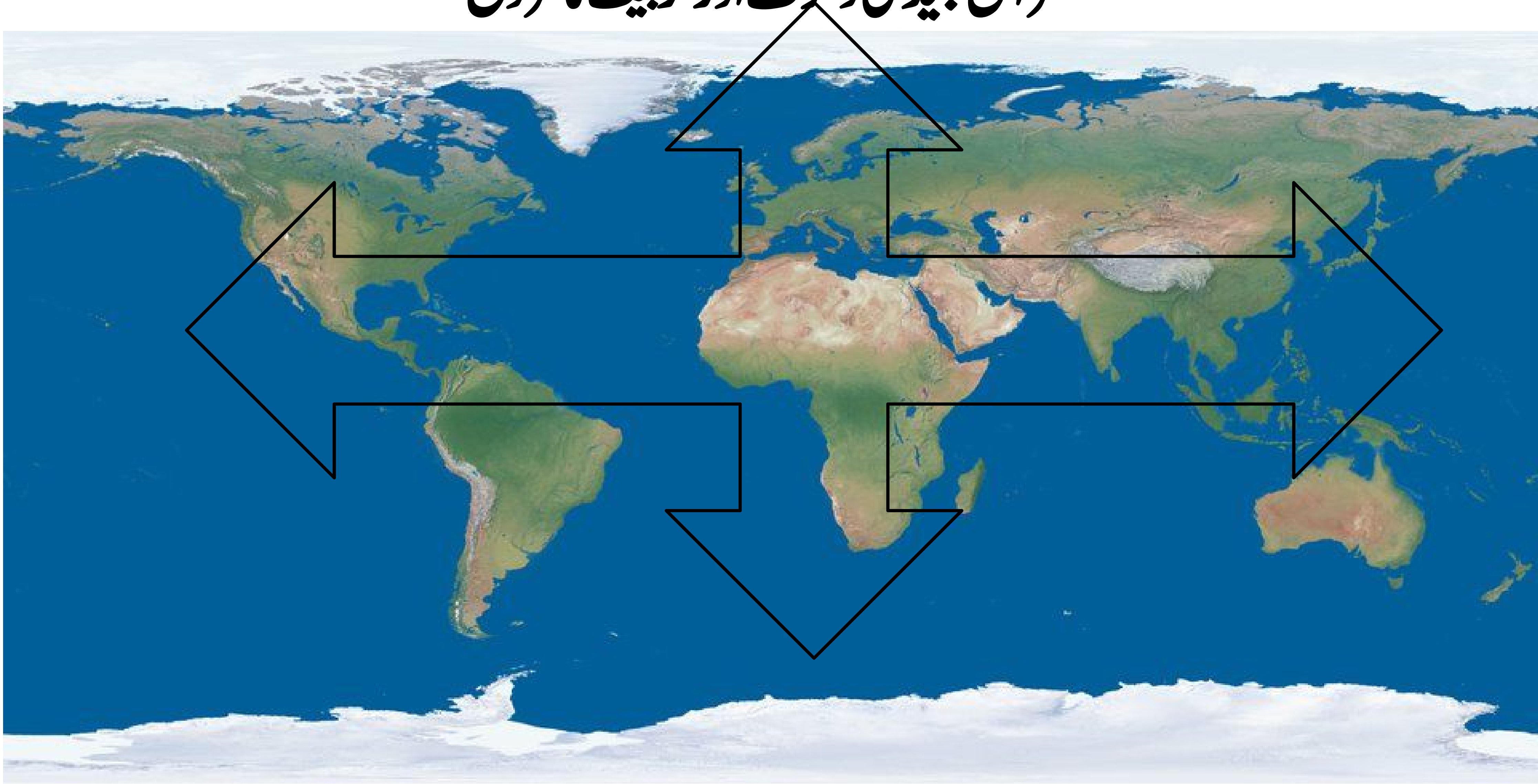

سورۃ آل عمران 3: سورۃ کا اختتام۔۔۔ایمان اور دعا

إِنَّ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَآيَاتٍ لِأُولِي الْأَلْبَابِ.(190)	(یہ عقل کے اندھے ہیں کہ رسول پر ایمان کے لیے ثبوت مانگتے ہیں، ورنہ) حقیقت یہ ہے کہ زمین اور آسمانوں کی تخلیق اور دن اور رات کے باری باری تبدیل ہونے میں ان لوگوں کے لیے بہت ثبوت کافی ہیں جو لاجیکل لوگ ہیں۔
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَامًا وَقُعُودًا وَعَلَىٰ جُنُوبِهِمْ وَيَتَفَكَّرُونَ فِي خَلْقِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هَٰذَا بَاطِلًا سُبْحَانَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ. (191) رَبَّنَا إِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ أَخْزَيْتَهُ وَمَا لِلظَّالِمِينَ مِنْ أَنْصَارٍ.(192)	جو لوگ کھڑے، بیٹھے اور اپنے پہلوؤں پر لیٹتے ہوئے، ہر حال میں اللہ تعالی کو یاد کرتے اور زمین اور آسمانوں کی تخلیق میں غور کرتے رہتے ہیں۔ (ان کی دعا یہ ہوتی ہے کہ) اے رب! آپ نے یہ سب بے مقصد نہیں بنایا ہے۔ یہ تو نا ممکن ہے کہ مقصد کے بغیر آپ کوئی کام کرے چنانچہ آپ ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا لیجیے۔ اے ہمارے رب! آپ نے جسے جہنم میں ڈالا تو اسے در حقیقت بڑی رسوائی میں گر گیا کہ ظالموں کا وہاں کوئی مددگار نہ ہو گا۔
رَبَّنَا إِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُنَادِي لِلْإِيمَانِ أَنْ آمِنُوا بِرَبِّكُمْ فَآمَنَّا رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَيِّئَاتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْأَبْرَارِ.(193)	اے ہمارے رب! ہم نے ایک پکارنے والے (رسول) کو سنا جو ایمان کی طرف بلاتے تھے کہ اپنے رب کو مان لیجیے جسے ہم نے مان لیا ہے۔ اے رب! اب آپ ہمارے گناہوں کو بخش دیجیے، ہماری برائیوں کو ہم سے ڈیلیٹ کر دیجیے اور ہمیں موت کے وقت اپنے وفادار بندوں میں ہی شامل کر دیجیے۔
رَبَّنَا وَآتِنَا مَا وَعَدْتَنَا عَلَىٰ رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِيعَادَ.(194)	اے ہمارے رب! اپنے رسولوں کی زبان سے جو وعدے آپ نے ہم سے کیے ہیں، وہ ہمارے لیے مکمل کر دیجیے اور قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ کیجیے گا۔ یقیناً آپ اپنے وعدے کو خلاف کرنے والے نہیں ہیں۔

سورۃ آل عمران 3: سورۃ کا اختتام ۔۔۔ایمان اور دعا

فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ أَنِّي لَا أُضِيعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِنْكُمْ مِنْ ذَكَرٍ أَوْ أُنْثَىٰ ۖ بَعْضُكُمْ مِنْ بَعْضٍ ۖ فَالَّذِينَ هَاجَرُوا وَأُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأُوذُوا فِي سَبِيلِي وَقَاتَلُوا وَقُتِلُوا لَأُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَلَأُدْخِلَنَّهُمْ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ثَوَابًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَاللَّهُ عِنْدَهُ حُسْنُ الثَّوَابِ.(195)	چنانچہ ان کے رب نے ان کی یہ دعا کو قبول کر لیا کہ مرد ہو یا عورت، آپ میں سے کسی عمل کرنے والے کا کوئی عمل میں ضائع نہ کروں گا۔ آپ سب آپس میں ایک ہی (ساتھی) ہیں۔ لہٰذا جنہوں نے ہجرت کی جنہیں اپنے گھروں سے نکالا گیا، میری راہ میں ستائے گئے اور (میرے جہاد میں) لڑے اور مارے گئے ہیں، ان کے گناہ تو ان سے پھینک دوں گا اور انہیں ضرور ایسے باغوں میں داخل کروں گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالی کی طرف سے ان کا اجر ہے اور بہترین جزا تو اللہ تعالی ہی کرتا ہے۔
لَا يَغُرَّنَّكَ تَقَلُّبُ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي الْبِلَادِ.(196) مَتَاعٌ قَلِيلٌ ثُمَّ مَأْوَاهُمْ جَهَنَّمُ ۚ وَبِئْسَ الْمِهَادُ.(197)	اس ملک کے شہروں میں منکرین کا (بزنس میں) آنا جانا، آپ کو کسی کنفیوژن میں نہ ڈالے۔ یہ تھوڑا سا لطف ہے لیکن ان کا ٹھکانا جہنم ہے اور وہ کیا ہی بری جگہ ہے۔
لَٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا نُزُلًا مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ۗ وَمَا عِنْدَ اللَّهِ خَيْرٌ لِلْأَبْرَارِ.(198)	اس کے برخلاف جو لوگ اپنے رب سے متقی رہے تو ان کے لیے ایسے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی اور وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ یہ اللہ تعالی کے ہاں سب سے پہلی مہمانی ہو گی ہے اور جو کچھ اللہ تعالی کے پاس ہے تو اسے وفادار بندوں کے لیے مزید کہیں بہتر ہے۔

جب یہ سورۃ آل عمران نازل ہوئی تو اس وقت جنگ احد ہوئی تھی۔ اہل مکہ کے مشرکین کو ابھی فائدہ تھا کہ وہ آزادانہ طریقے سے پورے عرب میں بزنس کرتے تھے۔ نئے اہل ایمان کے ذہن میں سوال پیدا ہوا کہ اللہ تعالی انہیں کیوں فائدہ دیا ہے تو اللہ تعالی نے ان کے سوال کا جواب دیا۔ یہی صورتحال ہمارے زمانے میں ہے کہ بہت سے غیر مسلم بزنس میں بڑے کامیاب ہوتے ہیں جبکہ ہماری اکنامکس کمزور ہے تو کیا ہمارا ایمان درست ہے یا نہیں؟ اللہ تعالی نے اس کا جواب دے دیا ہے کہ کچھ عرصے کے لیے مہلت سب کو مل جاتی ہے لیکن لامحدود زندگی کا فائدہ صرف اہل ایمان کے لیے ہوگا۔

سورۃ آل عمران 3: سورۃ کا اختتام۔۔۔ایمان اور دعا

وَإِنَّ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ وَمَا أُنْزِلَ إِلَيْهِمْ خَاشِعِينَ لِلَّهِ لَا يَشْتَرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ۗ أُولَٰئِكَ لَهُمْ أَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ سَرِيعُ الْحِسَابِ۔(199)	یہ حقیقت ہے کہ ان اہل کتاب میں ایسے لوگ بھی ہیں جو اللہ تعالی پر سچا ایمان رکھتے ہیں۔اس کتاب (قرآن مجید) پر ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی ہے اور اس (تورات، زبور اور انجیل) پر بھی اللہ تعالی سے خبر دار رہتے ہوئے ایمان رکھتے ہیں جو ان کی طرف نازل کی گئی تھی۔ وہ اللہ تعالی کی آیات کو تھوڑی قیمت پر بیچتے نہیں ہیں۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے ان کا اجر ان کے رب کے پاس ہے۔اس لیے کہ اللہ تعالی حساب چکانے میں دیر نہیں لگاتا ہے۔
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اصْبِرُوا وَصَابِرُوا وَرَابِطُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ۔(200)	اہل ایمان! (آخری فتح آپ کی ہے چنانچہ ابھی آپ) صبر کیجیے، اپنے حریفوں کے مقابلے میں پامردی دکھایئے، مقابلے کے لیے تیار رہیے اور اللہ تعالی کا تقویٰ اختیار کیجیے تاکہ آپ کامیاب رہیں۔

اہل کتاب کے مخلص لوگ اس وقت بھی موجود تھے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں تھے۔اللہ تعالی نے وہ کوالٹی بتادی کہ ایسے مخلص لوگ اللہ تعالی کی پرانی کتابوں اور قرآن مجید پر بھی ایمان لائیں گے اور ان کا اجر موجود ہے۔اب کس شخص کے دل میں سکون ہے یا نہیں ہے، اس کا جواب ہر انسان اپنے لیے ہی سوچ سکتا ہے اور اللہ تعالی اسے جانتا ہے۔

Contact Details

Muhammad Mubashir Nazir

MS-Islamic Studies, MBA, FCCA, CISA, CIA, CRMA

Email: mubashirnazir100@gmail.com

Web: www.mubashirnazir.org

Quranic Studies Books & Lectures:

https://mubashirnazir.org/2022/11/16/%d8%b9%d9%84%d9%88%d9%85-%d8%a7%d9%84%d9%82%d8%b1%d8%a2%d9%86-%d9%be%d8%b1%d9%88%da%af%d8%b1%d8%a7%d9%85/

https://mubashirnazir.org/lectures/

The Message of Quranتقابلی مطالعہ کا ترجمہ اور تفاسیر کا انتخاب: تفسیر البیان، تفسیر تفہیم القرآن، تدبر القرآن، ضیاء القرآن، معارف القرآن، تفسیر المیزان اور
https://drive.google.com/drive/u/0/folders/1t4LonZnX6kYGOewLs1KcaNrJZ8niPF0t